

مَنَاقِبُ عَلِيٍّ وَالحُسَيْنِ وَأُمَّهُمَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ

کیا بات ہے رضا اس چمنستانِ کرم کی  
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور بن پھول

# چمنستانِ کرم

قصائل

تصنیف:-

الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی روضی

مترجم  
مولانا محمد عمران عنبری  
فائل نمبر: 101

مکتبہ زین العابدین

مناقب

# علیؑ و الحسنینؑ

و اُمّھما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھم

الدکتور عبد علی امین جی قلمچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین لاہور

## ضابطہ :

### جملہ حقوق محفوظ ہیں

مناقب علی و الحسنین و امہما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم

الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی مصری

فضائل چمنستان کرم

مولانا محمد عمران عنبری (فاضل جامعہ نعیمیہ)

1100

= / 500 روپے

نام کتاب (عربی)

تالیف

ترجمہ بنام

مترجم:

تعداد

قیمت

## رابطہ

مکتبہ قادریہ

درہار مارکیٹ لاہور

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

درہار مارکیٹ لاہور

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

مکتبہ تنظیم الاسلام

گوجرانوالہ

نیومنہاج بک شاپ

درہار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ

درہار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

داتا درہار مارکیٹ لاہور

کتب خانہ حاجی نیاز احمد

بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ نظامیہ کتاب گھر

اردو بازار لاہور

احمد بک کارپوریشن

اقبال روڈ راولپنڈی

غوثیہ کتب خانہ

اردو ہاؤس گوجرانوالہ

مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم

نوارہ چوک گجرات

مکتبہ امام احمد رضا

درہار مارکیٹ لاہور

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

مکتبہ قادریہ

نوارہ چوک گجرات

## توشہ آخرت

قارئین کرام! یہ صداقت کے حسن سے مزین حقیقت ہے کہ سید کائنات ﷺ کے ”قربلی“ کے مناقب و فضائل، کمالات و فرمودات کی تشہیر و ترویج کرنا فقط عبادت ہی نہیں بلکہ بہت بڑا صدقہ جاری بھی ہے..... بس یہی سوچ مجھ فقیر کی نیت کا حسن ہے، یہ کتاب مناقب علی و الحسنین و امہما فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ بھی اسی صدقہ جاریہ کا نمونہ ہے..... آج سے تقریباً گیارہ سال پہلے لاہور اردو بازار کے ایک مشہور ادارے سے یہ کتاب خریدی گئی..... جو اپنے موضوعات میں تو لا جواب تھی ہی مگر اس کی طباعت بھی بے مثال تھی..... اور کتاب کو دیکھنے والا یہ محسوس کرتا کہ یہ ضرور حسن نیت کے سایے میں توشہ آخرت کے طور پر پرنٹ کی گئی ہے..... بس پچھلے گیارہ سال سے میں اکثر اس کتاب کی زیارت کرتا اور دل میں ایک خواہش جو کہ گزشتہ گیارہ سال سے دل و دماغ کی مسند پر بجی ہوئی تھی..... وہ خواہش یہ تھی کہ اس کتاب کا ترجمہ کروا کر اس کو پھر سے پرنٹ کیا جائے تو پھر آخر کار اس خواہش کو عملی پوشاک پہنانے کا ارادہ کر لیا گیا اور پھر میں اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر اس مکتبہ پر پہنچا جس سے میں نے یہ کتاب خریدی تھی..... اور کاؤنٹر پر تشریف فرما بزرگوں سے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر اس کا ترجمہ کر کے میں اس کو شائع کروں تو آپ کو کیسا لگے گا؟ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ یہ مجھے جن بزرگوں نے دی تھی..... میں نے جب پرنٹ کر کے ان کے ہاں کتاب پیش کی تھی تو انہوں نے میرا ماتھا چوما تھا اور اگر آپ اس کا ترجمہ کروالائیں تو میں آپ کا ماتھا چوموں گا..... واہ! دیکھئے اس کمال شفقت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کتاب کو باہر سے منگوانے والے اور پھر عربی کتاب کو چھاپ کر قارئین کے حوالے کرنے والے سب ہی اس فرامین مصطفیٰ ﷺ کی کتاب جو کہ مناقب آل محمد مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل ہے..... اس کو توشہ آخرت سمجھتے ہیں..... تو پھر مولانا محمد عمران عنبری صاحب نے انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا اور اب الحمد للہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے مؤلف اور مترجم اور سابقہ ناشر اور مجھ ناچیز کیلئے دعائے مغفرت ضرور کیجئے گا۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی  
زہراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

خاکسار..... قاری محمد نوید شا کرچشتی

مکتبہ زین العابدین لاہور

## حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	عرض ناشر	☆
1	مقدمہ	1
3	آل رسول ﷺ کون ہیں؟	2
5	نبی کریم ﷺ کی اولاد اطہار	3
6	جب تک آل رسول ﷺ سے محبت نہ ہو کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا	4
6	جنہیں حضور ﷺ نے دامن رحمت میں لے لیا	5
8	رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا: میں، تم اور یہ دونوں (بیٹے) اور یہ لیٹا ہوا شخص (حضرت علی) بروز قیامت ایک ہی مقام میں ہوں گے۔	6
9	رسول اللہ ﷺ اس سے جھگڑا کریں گے جو اہل بیت سے جھگڑے گا اور اس سے صلح کریں گے جو ان سے صلح کرے گا۔	7
9	قیامت کے روز اہل بیت کی محبت کا اجر۔	8
11	الامام علی بن ابی طالب۔ ابو الحسن القرشی الهاشمی رضی اللہ عنہ	9
12	حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہوئے۔	10
18	حضرت علی کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا بیان۔	11
20	رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے مرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں	12

24	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھنا:	13
26	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نو، دس یا گیارہ سال کی عمر میں نماز پڑھنا	14
27	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ	15
32	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کا بیان	16
37	آپ رضی اللہ عنہ کا علم بالقرآن	17
38	رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ میں حکمت کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں	18
39	آپ رضی اللہ عنہ کا اتباع رسول ﷺ	19
39	علم حدیث میں کثرت کا سبب	20
40	حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کیلئے آپ کی شدت	21
47	فقہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فوقیت	22
48	حضور ﷺ کا آپ کو مکہ میں سورۃ توبہ تلاوت کرنے کیلئے بھیجنا	23
51	عہدہ قضاء و افتاء	24
52	حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خمس	25
55	حضور ﷺ کا آپ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا	26
56	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چار آدمیوں کا فیصلہ کرنا جن کو شیر نے زخمی کر دیا تھا۔	27
61	حضرت علی رضی اللہ عنہ ان چار لوگوں میں سے ہیں جن سے اللہ نے محبت کا اظہار کیا:	28
63	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مومن پیار کرتا ہے اور منافق بغض رکھتا ہے:	29
68	نبی کریم ﷺ کا فرمان ”جس نے علی رضی اللہ عنہ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی“:	30
69	حضور ﷺ کا فرمان ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ بھی مولا ہے“	31

85	جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ کو برا کہا۔	32
86	حضور ﷺ کا فرمان ”اے علی رضی اللہ عنہ تو میرے لئے ایسے ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ کیلئے ہارون“	33
103	اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں:	34
104	اے علی رضی اللہ عنہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں	35
108	حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ولی ہیں۔	36
112	حضور ﷺ کا فرمان ”اے علی رضی اللہ عنہ میرے بعد تو ہر مومن کی ولی ہے“	37
122	حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کے بھائی ہیں۔	38
123	جنت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشاق ہے۔	39
123	حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔	40
131	حضور علیہ السلام نے حضرت علی کے سوا سب کے دروازے بند کر دینے کا حکم ارشاد فرمایا	41
138	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت	42
139	نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کی خصوصی رعایت فرماتے	43
139	آپ رضی اللہ عنہ کا مستجاب الدعوات ہونا	44
140	نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہہ کر بلانا	45
145	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ ”میں ایک عام مسلمان ہوں“	46
146	آپ رضی اللہ عنہ اللہ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب تھے	47
146	آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے آنکھوں کی شکایت کی تو حضور علیہ السلام نے ان میں اپنا لعاب دہن لگایا جس سے وہ صحیح ہو گئیں	48
164	نبی کریم ﷺ کی دعا سے آپ کا تندرست ہونا	49

165	حضور ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے دعا کرنا	50
172	نبی کریم ﷺ کی دعا کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو نہ گرمی محسوس ہوتی تھی اور نہ سردی	51
174	حضرت علی رضی اللہ عنہ، حسنین کریمین سے بہتر ہیں	52
175	نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دو وقت تھے	53
180	حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا ”کہ قربانی کی کھال اور جھول کو صدقہ کر دیں“	54
180	منی میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنے کا حکم فرمایا	55
183	حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ولیمے کا انتظام کیسے فرمایا:	56
195	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ کو حق مہر میں کیا دیا؟	57
198	نکاح کے بعد حضور ﷺ نے کیسے اپنے وضو کا پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ پر چھڑکا	58
200	حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ کرات کا کھانا کھائے بغیر رات کا ثنا	59
202	فاقہ کی شدت	60
203	آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کجھور مزدوری پر یہودی کیلئے پانی نکالا	61
204	نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو جہل کی بیٹی کیساتھ شادی سے منع کرنا	62
217	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک سریہ میں لونڈی کو اپنے لئے چننا اور لوگوں کا ناپسند کرنا	63
218	نبی کریم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چھپ کر کعبہ میں جانا اور بتوں کو توڑنا	64
219	ہجرت کے موقع پر حضرت علی کا حضور ﷺ کی طرف سے امانتیں لوٹانا	65
220	حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ بھیجنا تاکہ وہ بتوں، قبروں اور تصویروں کو ملیا میٹ کر دیں	66
226	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فلس نامی بت توڑنے کیلئے جانا	67



236	آپ ﷺ کی بہادری اور ہجرت کی رات رسول اللہ ﷺ کی خوابگاہ میں سونا	68
239	شجاعت علی رضی اللہ عنہ	69
241	غزوہ بدر اور تمام جنگوں میں جھنڈا تھا منا	70
241	غزوہ خیبر میں جھنڈا تھا منا	71
246	واقعہ فک کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کا موقف	72
247	حضرت علی رضی اللہ عنہ ذات خدا کے معاملے میں سخت ہیں	73
247	حضور ﷺ کے مرض وصال میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بیعت لینے کی پیشکش کرنا	74
251	کیا حضور ﷺ نے آپ کو کوئی خاص بات بتائی؟	75
255	حضور ﷺ کے جسم اقدس کو غسل دینے کا شرف	76
257	غسل رسول ﷺ کا پانی نوش فرمانا	77
258	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وراثت رسول ﷺ سے حصہ مانگنا	78
261	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وصی النبی ہونے پر حضرت عائشہ کا انکار	79
262	وصال سیدہ فاطمہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے صلح	80
265	یوم الدر کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کا موقف	81
266	جنگ صفین میں آپ رضی اللہ عنہ کا موقف	82
269	حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خوارج	83
278	حق، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔	84
279	حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے مقتل کا علم تھا	85

283	امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے شیعوں کا رد کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے آئیں گے	86
284	نبی کریم ﷺ کا حضرت علی کی طرف یہ کہہ کر اشارہ کرنا کہ ”تم میں ایسا شخص بھی ہے جو تاویل قرآن پر قتال کرے گا“	87
285	حضور ﷺ کا خبر دینا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش سے قتال کریں گے	88
287	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا صحیفہ	89
289	آپ رضی اللہ عنہ کا مذی کے بارے میں سوال کرنا، اور آپ کو مذی کثرت سے آتی تھی	90
296	اولاد علی رضی اللہ عنہ	91
298	زندقیوں کو انجام	92
299	حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیسے قتل کیا گیا؟	93
304	آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک	94
305	آپ رضی اللہ عنہ کے قاتل کا انجام	95
306	وقت شہادت آپ رضی اللہ عنہ نے سونا یا چاندی نہیں چھوڑی	96
308	شہادت علی کے بعد حضرت امام حسن کا خطبہ	97
309	حضرت علی رضی اللہ عنہ، صدیق اکبر ہیں	98
311	باب دوم حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما	99
312	نبی کریم ﷺ نے ان کے نام تبدیل فرمادئے۔	100
313	نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کی طرف سے عقیقہ کیا	101
313	رسول اللہ ﷺ ان دونوں سے کیسی محبت فرماتے تھے	102
317	حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں	103

319	جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی	104
320	حضور ﷺ کا فرمان ”اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ“	105
321	حضور ﷺ کا فرمان ”میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا“	106
227	رسول اللہ ﷺ کا منبر انور سے اتر کر ان دونوں کو اٹھانا	107
227	نبی کریم ﷺ کا ان کیلئے دعا فرمانا	108
329	جو چیز ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر عطا فرمائی	109
330	اے اہل بیت بے شک اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں خوب ستھرا کرنا چاہتا ہے	110
331	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مفاہمتی گفتگو کرنا	111
331	رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجر پر سواری کرنا	112
332	نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو حسین کریمین آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے	113
334	امام حسن رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مشابہت	114
336	امام حسین رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے مشابہت	115
337	حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں	116
338	حسن رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور حسین رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ سے ہیں	117

339	حضور کا فرمان ”مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ حسین رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا“	118
343	باب سوم فاطمہ بنت النبی ﷺ	119
344	حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت	120
344	حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی سے پہلے ابو بکر و عمر نے بھی سیدہ کیلئے نکاح کا پیغام بھیجا	121
346	سیدہ کا جہیز کیا تھا	122
347	نبی کریم ﷺ نے آپ کو جہیز کیسے دیا	123
347	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ حق مہر کیا دیا	124
348	حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے سیدہ کو رخصتی کیلئے تیار کیا	125
349	رسول اللہ ﷺ کو آپ سے کیسی محبت تھی	126
351	حضور ﷺ کا فرمان کہ سیدہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے	127
354	حضرت فاطمہ کا رسول اللہ ﷺ تکلیف دہ چیز (اوجھڑی) کو دور کرنا	128
356	حضرت فاطمہ نے نبی کریم ﷺ کو واحد کے دن آنے والے زخموں کا علاج کیا	129
359	حضور ﷺ کا اپنے مرض و وفات میں سیدہ کے بارے میں کہنا کہ ”اہلبیت میں سے پہلے وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں گی“	130
363	حضرت فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہیں	131
365	حضرت فاطمہ صاحب فضیلت جنتی عورتوں میں سے ہیں	132
367	نبی کریم ﷺ کے مرض اور آپ علیہ السلام کے وصال پر سیدہ کا آنسو بہانا	133
368	سیدہ کی نبی کریم ﷺ سے مشابہت	134

369	گھر میں کام کی مشقت	135
378	میراث نبی ﷺ سے اپنے حصے کا مطالبہ کرنا	136
385	سیدہ فاطمہ کا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہونا	137
390	خاتون جنت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جھگڑنا	138
391	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملہ پر شکایت کرنا	139
392	حضور ﷺ کا حضرت علی و فاطمہ کے مابین صلح کروانے کیلئے تشریف لانا	140
393	آپ کی اولاد پاک	141
393	وفات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	142
394	مدفن فاطمہ رضی اللہ عنہا	143
398	مأخذ و مراجع	144

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### مقدمہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپ

ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ-

اے محبوب ﷺ فرمادیتے تھے کہ میں تم سے (تبلیغ کے بدلے میں) کسی اجر کا سوال نہیں کرتا سوائے اس

کے کہ میرے رشتے داروں سے محبت رکھو۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا-

بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ (اے میرے محبوب کے گھر والو) تم سے پالیدگیاں دور کر دے اور

تمہیں خوب پاک فرمادے۔

رَحْمَةً اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

(اما بعد)

میں نے احادیث نبویہ کی امہات کتب اور دووین اسلام سے اہل بیت رسول ﷺ یعنی حضرت امام

علی بن ابی طالب القرشی البہاشمی، ریحانۃ الرسول ﷺ حضرات حسنین کریمین جو کہ جنتی نوجوانوں کے سردار

ہیں اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ زہراء جو جنتی عورتوں کی سردار ہیں، کے فضائل و مناقب میں احادیث و آثار

اکٹھے کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک مرتبے اور رسول کریم ﷺ کی قربت کا امیدوار ہوں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سخت وقت کو آسانی میں اور تنگدستی و غربت کو کشادگی میں تبدیل فرمائے، بے شک وہ دعا سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے حمد اور فضل ہے اور پہلے یا بعد میں فیصلہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔

دکتر عبدالمعطی قلعجی

القاهرة غرة رجب الفرد ۱۳۹۹



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱)..... مَنْ هُمْ اَللّٰهُ ﷺ

آل رسول ﷺ کون ہیں؟

۱- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ (أَيُّ لِعَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ) وَخَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ أَتَخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ؟ قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزَلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي -

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ- لَا عُطِيبَ الرَّايَةِ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَا وَلَنَا لَهَا، فَقَالَ أَدْعُوَالِي عَلِيًّا فَاتِي بِهِ أَرْمَدًا، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ-

وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاؤَنَا كُمْ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هُوَ لَاءِ اَهْلِيْ،  
حدیث نمبر:

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ

(۱)..... انخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۱۸۵ والحديث: ۱۶۰۸ واسناده صحيح، رواه حاتم بن اسماعيل المدنى وهو ثقة مامون والحديث: رواه مسلم ۳/ ۱۴۴۱ و ۴/ ۱۸۷۱ والحديث: ۳۲ كتاب فضائل الصحابة، والترمذی ۴/ ۶۳۸ والرقم الحديث: ۴۷۲۴ كتاب المناقب وقال هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه-



ﷺ کو حضرت علی سے فرماتے ہوئے سنا، جن کو بعض جنگوں میں خلیفہ بنایا گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کے جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تیری مثال میرے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے ہارون علیہ السلام کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام سے؟ مگر ہارون علیہ السلام نبی تھے اور میرے بعد نبوت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اور میں نے آپ ﷺ کو خیر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں تو پس ہم اس کی خواہش کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا علی کو بلاؤ تو آپ کو لایا گیا اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا، اور جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا، پھر اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسلام کو فتح عطا فرمائی اور جب یہ آیت نازل ہوئی (نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کیلئے دعا کی آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَحَمَلَتْ حَسَنًا مِنْ شِيقٍ وَحُسَيْنًا مِنْ شِيقٍ، وَفَاطِمَةَ فِي حَجْرِهِ فَقَالَ: "رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

حدیث نمبر ۲:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس تھے آپ کی ایک جانب حضرت امام حسن اور ایک جانب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے تھیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو تم پر اے اہل بیت بے شک وہ حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

## (۲) ..... عِتْرَةُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی اولاد اطہار.

۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْمَاطِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقِصْوَاءِ يَخْطُبُ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا : كِتَابَ اللَّهِ ، وَعِترَتِي : أَهْلَ بَيْتِي -  
حدیث نمبر ۳:

ہمیں حدیث بیان کی نصر بن عبدالرحمن الکوفی نے، ہمیں حدیث بیان کی زید بن حسن الانماطی نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے دوران عرفہ کے روز اپنی قصواء اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگوں میں تم میں کچھ چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ان کو پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک کتاب اللہ اور دوسری میرے اہل بیت ہیں۔

۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِترَتِي أَهْلَ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرُدَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمْ -  
حدیث نمبر ۴:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں تم میں کچھ چیزیں

(۳) اخرجہ الترمذی فی باب مناقب اهل البيت ۶۶۲/۴ ورقم الحدیث: ۳۷۸۶

(۴) اخرجہ الترمذی ، کتاب المناقب ، رقم الحدیث : ۳۷۸۸ والطبرانی فی الاوسط وفی اسنادہ رجال مختلف فیہم۔

چھوڑنے والا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے پہلی کتاب اللہ اس کی رسی آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے اور دوسری میری اہل بیت یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ مجھے حوض کوثر پر آملیں، دیکھتے ہیں تم میرے بعد ان سے کیسا برتاؤ کرتے ہو۔

(۳) لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّىٰ يُحِبَّهُمُ

جب تک آل رسول ﷺ سے محبت نہ ہو کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔

۵..... عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَهُمْ يُحَدِّثُونَ ، فَيَقْطَعُونَ حَدِيثَهُمْ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُونَ ، فَإِذَا رَأَوْا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوا حَدِيثَهُمْ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّىٰ يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ ، وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي۔

حدیث نمبر ۵:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے تو گفتگوروک دیتے ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے اس قوم کا؟ کہ آپس میں باتیں کرتے ہیں جب میرے اہل بیت میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگوروک دیتے ہیں اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ اللہ کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت نہ کرے۔

(۴) ..... أَصْحَابُ الْكِسَاءِ

جنہیں حضور ﷺ نے دامن رحمت میں لے لیا

۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رِبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ

(۵) أخرجه ابن ماجة في المقدمة باب ۱۱، والحديث: ۱۴۰، والترمذی فی کتاب المناقب ۵/ ۶۵۳ والحديث

رقم: ۳۷۵۸ وقال هذا حديث حسن صحيح والهشمي في الزوائد وقال رجال اسناده ثقات۔ =

النَّبِيِّ ﷺ (أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هُوَلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَاذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا-

حدیث نمبر ۶:

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ..... " تب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس میں تھا آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر اپنی چادر مبارک اوڑھادی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف تھے تو ان پر بھی چادر اوڑھادی پھر آپ ﷺ نے عرض کیا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست کو دور رکھ اور انہیں خوب پاک کر دے۔

۷- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ اثْنَيْ بَرِّكَ وَأَبْنَيْكَ فَجَاءَتْ بِهِمْ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِسَاءً كَانَ تَحْتِي خَيْبَرِيًّا أَصْبَنَاهُ مِنْ خَيْبَرٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هُوَلَاءِ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ-

حدیث نمبر ۷:

زوجہ رسول ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اپنے شوہر اور بیٹوں کو میرے پاس لاؤ، جب وہ ان کو لے کر آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر خیبری چادر ڈال دی جو میرے نیچے تھی جو ہمیں خیبر سے ملی تھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا، یا اللہ یہ آل محمد ہیں تو اپنی

= (۶) أخرجه الترمذی فی کتاب التفسیر، باب سورة الاحزاب ۳۵۱/۵ والحديث رقم: ۳۲۰۵

(۷) رواه الترمذی فی ابواب المناقب و باب فضل فاطمة والحديث رقم: ۳۷۸۷ و ۳۸۷۱ و رواه احمد فی مسنده

۳۳۰/۱ و ۱۰۷/۴ و ۲۹۲/۶ و ۲۹۶، و رواه ابو يعلى باختصار والطبرانی باسنادین

رحمتیں اور برکتیں آل محمد کو عطا فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم کو عطا فرمائیں بے شک تو حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

(۵)

إِنِّي وَإِيَّاكَ وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا: میں، تم اور یہ دونوں (بیٹے) اور یہ لیٹا ہوا

شخص (حضرت علی) بروز قیامت ایک ہی مقام میں ہوں گے۔

(۸)..... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَرْزَقِ عَنِ عَلِيِّ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى الْمَنَامَةِ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ، قَالَ: مَقَامَ النَّبِيِّ ﷺ

إِلَى شَاةٍ لَنَا بَكِيٌّ فَحَلَبَهَا فَدَرَّتْ، فَجَاءَهُ الْحَسَنُ فَنَحَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّهُ أَحَبُّهُمَا إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ اسْتَسْقَى قَبْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي وَإِيَّاكَ

وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدِي فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبدالرحمن بن ارزق بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر

تشریف لائے تو میں بستر پر سو رہا تھا، حسن یا حسین نے پانی مانگا، نبی کریم ﷺ ہماری ایک بکری کے پاس

تشریف لائے اس کا دودھ دھویا، تو آپ ﷺ کی برکت سے اس کا دودھ زیادہ ہو گیا، پھر آپ ﷺ حضرت

حسن کے پاس آئے اور ان کو دودھ پلایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ

ﷺ کو یہ زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں اس نے پانی پہلے مانگا تھا پھر

آپ ﷺ نے فرمایا بے شک میں، تو، یہ دونوں اور یہ لیٹا ہوا شخص قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔

(۸) رواہ احمد فی مسندہ ۱۰۱/۱ والحدیث رقم: ۷۹۲ والطبرانی بنحوہ و ابو یعلی مختصراً۔

(۶)

الرَّسُولُ حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ ، سَلَّمَ لِمَنْ سَأَلَهُمْ

رسول اللہ ﷺ اس سے جھگڑا کریں گے جو اہل بیت سے جھگڑے گا اور اس سے صلح کریں گے جو ان سے صلح کرے گا۔

۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ :  
أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ ، وَسَلَّمَ لِمَنْ سَأَلْتُمْ۔  
حدیث نمبر ۹:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں اس سے لڑوں گا جو تم سے لڑائی کرے گا اور میں اس سے صلح کروں گا جو تم سے صلح کرے گا۔

۱۰- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ : أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ ، سَلَّمَ لِمَنْ سَأَلَكُمْ  
حدیث نمبر ۱۰:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا میں لڑوں گا اس سے جو تم سے لڑائی کرے گا اور میں صلح کروں گا اس سے جو تم سے صلح کرے گا۔

(۷)

أَجْرُ جِبِّهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے روز اہل بیت کی محبت کا اجر۔

(۹) أخرجه الترمذی ۶۹۹/۵ کتاب المناقب رقم الحدیث : ۳۸۷۰ واحمد فی المسند ۴۴۲/۲

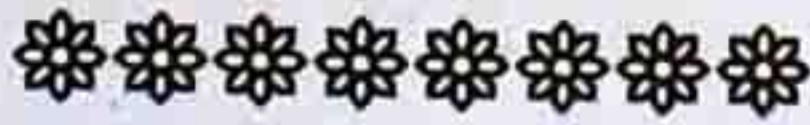
(۱۰) رواه احمد والطبرانی وفيه تلید بن سلمان وفيه خلاف ، وبقية رجاله رجال الصحيح۔

۱۱۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ : مَنْ أَحْبَبَنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأَبِيهِمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
حدیث نمبر ۱۱:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جو مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کریگا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ایک ہی درجے میں ہوگا۔

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعْمِهِ ، وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي۔  
حدیث نمبر ۱۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیونکہ تم اس کی نعمتیں کھاتے ہو اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔



(۱۱) رواہ الترمذی باسناد حسن انظر المسند للامام احمد ۵۷۶/۲

(۱۲) اخرجہ الترمذی ۶۴۴/۵ والحديث رقم: ۳۷۸۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

الامام علی بن ابی طالب - ابوالحسن

القرشی الهاشمی رضی اللہ عنہ

مکتبہ زین العابدین لاہور



(۱)

عَلِيٌّ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہوئے۔

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، بَعْدَ خَدِيجَةَ ، عَلِيٌّ -

وَقَالَ مَرَّةً : أَسْلَمَ -

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی ﷺ کے

ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک مرتبہ فرمایا پہلے اسلام لانے والے بھی حضرت علی

ہیں۔

۱۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے شخص حضرت

علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ آتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ

فَقَالُوا : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ ، قَالَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَلْ

أَقُومُ مَعَكُمْ - قَالَ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ ، قَبْلَ أَنْ يَغْمَى - قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّثُوا ، فَلَا

نَدْرِي مَا قَالُوا -

(۱۳) أخرجه الطيالسي في مسنده باسناد صحيح والحديث رقم: ۳۷۵۳ والترمذي في كتاب المناقب برقم

۳۷۲۴ واحمد في المسند ۳۷۳/۱ والحديث رقم: ۳۵۴۲

(۱۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۶۴/۴ والترمذي في ابواب المناقب رقم حديث: ۳۷۳۵ -

قَالَ ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ : أَفْ وَتَفْ ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا ، يُجِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ - قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ - قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ ؟ قَالُوا : هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ - قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ !

قَالَ فَجَاءَ ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَتَفَّتْ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ -

قَالَ : ثُمَّ بَعَثَ فَلَنَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُ -

قَالَ وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ، فَأَبَوْا - فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا - قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ : وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ - قَالَ : وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ فَقَالَ ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [الاحزاب - ٣٣]

قَالَ : وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ - لَبَسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ - قَالَ : وَكَانَ الْمَشْرِكَوْنَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ - قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ - قَالَ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَيْتِ مَيْمُونٍ ، فَأَذْرَكُهُ - قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ : وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي

(١٥) رواه احمد في مسنده ٣٣٠/١ برقم ٣٠٦٢ ورواه الطبراني في الكبير والوسط باختصار -

بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمَى نَبِيَّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ،  
حَتَّى أَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلثَّيِّمِ - كَانَ صَاحِبُكَ تَرْمِيهِ فَلَا  
يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ -

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ: أَخْرُجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ  
نَبِيُّ اللَّهِ - لَا، فَبَكَى عَلِيُّ - فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بَيْنِي بِمَنْزِلَةِ هِرُونَ مِنْ مُوسَى  
، إِلَّا أَنْكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي -

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي - وَقَالَ سُدُّوا  
أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا، وَهُوَ طَرِيقُهُ، لَيْسَ لَهُ  
طَرِيقٌ غَيْرُهُ -

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيُّ -

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ  
الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ - هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
لِعُمَرَ، حِينَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أُرْسِلَ  
إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ "أَوْ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا  
يُذْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهُ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ -

حدیث نمبر ۱۵:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا  
کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہم یہاں تنہائی  
میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے  
کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے

انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حنی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لاکر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے

اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسار رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے

دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۱۶۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ عَفِيْفِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً تَاجِرًا فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَاتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِابْتِنَاعِ مِنْهُ بَعْضَ التِّجَارَةِ، وَكَانَ امْرَأً تَاجِرًا فَوَاللَّهِ إِنِّي لَعِنْدَهُ بِمِنَى إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ خِيبَاءِ قَرِيبٍ مِنْهُ، فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ فَلَمَّا رَأَاهَا مَالَتْ، يَعْنِي قَامَ يُصَلِّي.

قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ امْرَأَةً مِّنْ ذَلِكَ الْخِيبَاءِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّي ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ جَمِينٌ رَاهِقٌ الْحُلْمَ مِنْ ذَلِكَ الْخِيبَاءِ فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّي.

قَالَ: فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ، مَنْ هَذَا يَا عَبَّاسُ، قَالَ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، ابْنُ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ هَذِهِ امْرَأَةٌ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هَذَا الْفَتَى قَالَ هَذَا عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ ابْنِ عَمِّهِ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا هَذَا الَّذِي يَصْنَعُ؟ قَالَ يُصَلِّي وَهُوَ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ عَلَى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَابْنُ عَمِّهِ هَذَا الْفَتَى - وَهُوَ يَزْعَمُ أَنَّهُ سَيَفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوزَ كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

قَالَ:، فَكَانَ عَفِيْفٌ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الْآشَعَثِ بْنِ قَيْسِ يَقُولُ (وَأَسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ): لَوْ كَانَ اللَّهُ رَزَقَنِي إِلَّا سَلَامَ يَوْمَئِذٍ، فَأَكُونُ ثَالِثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

(۱۶) الحدیث صحیح: رواه البخاری فی التاریخ الكبير عن المدیني وابن كثير فی التاریخ والحاكم فی المستدرک

وقال هذا حدیث صحیح الاسناد وقال الذهبي: صحیح ورواه الطبري فی التاریخ وابن عبد البر فی الاستیعاب وقال

الهیثمی فی مجمع الزوائد ۱۰۳/۹ "رواه احمد ابو یعلی بنحوه، والطبرانی باسانید، رجال احمد ثقات -

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت اسماعیل بن ایاس بن عقیف کندی رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر شخص ہوں میں حج کے دنوں میں عباس بن عبدالمطلب کے پاس بعض تجارتی سامان بیچنے کے لیے آیا اور وہ بھی ایک تاجر شخص تھے۔ بخدا میں منی میں ان کے پاس تھا کہ ایک آدمی قریب ہی ایک خیمے سے نکلا پھر اس نے سورج کی طرف دیکھا پس جب سورج کو ڈھلتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ عقیف کندی نے کہا، کچھ دیر بعد ایک عورت اسی خیمے سے نکلی جس سے وہ آدمی نکلا تھا تو اس کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی پھر ایک لڑکا جو بلوغت کے قریب تھا اس خیمے سے نکلا اور اس کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ میں نے حضرت عباس سے پوچھا اے عباس یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، یہ میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہے۔ پھر میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میں نے کہا یہ نوجوان کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس کا چچا زاد علی بن ابی طالب ہے۔ میں نے کہا یہ کیا کر رہا ہے انہوں نے جواب دیا یہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ نبی ہے اور اس کی بات کو اس کی بیوی اور چچا زاد نوجوان کے علاوہ کسی نے نہیں مانا۔ اس کا خیال ہے کہ اس پر کسری و قصیر کے خزانے کھول دیے جائیں گے راوی نے کہا عقیف جو کہ اشعث بن قیس کے چچا زاد بھائی ہیں، کہا کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ اس دن مجھے اسلام کی دولت سے سرفراز فرماتا تو میں علی بن ابی طالب کے ساتھ تیسرا مسلمان شخص ہوتا (انہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اسی پر ثابت قدم رہے۔)

(۲)

### مُبَايَعَةُ الرَّسُولِ ﷺ

حضرت علی کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا بیان۔

۱۷۔ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ دَعَا رَسُولُ

(۱۷) رواه احمد، ورجاله ثقات۔

اللہ ﷺ بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِّبِ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَدْعَةَ، وَيَشْرَبُ الْفَرْقَ! قَالَ: فَصَنَعَ لَهُمْ مِدًّا مِنْ طَعَامٍ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ: وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغَمْرٍ، فَشَرِبُوا حَتَّى رَوُوا، وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، أَوْلَمْ يُشْرَبْ، فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَلِّبِ: إِنِّي بُعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَالْيَ النَّاسِ بِعَامَّةٍ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ، وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ: اجْلِسْ - قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي: اجْلِسْ، حَتَّى كَانَ الثَّلَاثَةَ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى يَدِي -

حدیث نمبر ۱۷:

حضرت ربیعہ بن ناجد رضی اللہ عنہ، حضرت علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عبدالمطلب کی دعوت کی ان میں چند گروہ تھے جو سب جدعہ (اونٹنی کا تقریباً ۳ سالہ بچہ) تناول کرتے اور فرق میں پانی پیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے ایک مدّ کھانا تیار کیا پس انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کے کھالینے کے باوجود کھانا اسی طرح باقی رہا گویا کہ اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا) پھر آپ ﷺ نے غمر (چھوٹا پیالہ) منگوایا پس لوگوں نے پانی پیا حتیٰ کہ سیراب ہو گئے اور پانی باقی بچا رہا گویا کہ اسے چھوا بھی نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! مجھے تمہارے لیے خصوصاً اور لوگوں کی طرف عموماً مبعوث کیا گیا ہے اور یہ نشانی (معجزہ) تم نے دیکھ لی پس تم میں سے کون ہے جو میری اس بات پر بیعت کرے کہ وہ میرا بھائی اور ساتھی بن کر رہے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص بھی آپ کی طرف کھڑا نہ ہوا۔ پس میں آپ کی طرف اٹھا جب کہ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح کہا اور ہر بار میں ہی کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ مجھے کہتے بیٹھ جاؤ حتیٰ کہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی۔



(۳)

عَلِيٍّ أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے مرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں:

۱۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ -

حدیث نمبر ۱۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۹۔ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ -

حدیث نمبر ۱۹:

حضرت حبة عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ کے

ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا آدمی میں ہوں۔

۲۰۔ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ:

ثُمَّ كَانَ أَوَّلُ ذَكَرٍ مِنَ النَّاسِ آمَنَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَصَلَّى مَعَهُ وَصَدَّقَ بِمَا

جَاءَهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ عَبْدِ الْمَطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ، رِضْوَانُ اللَّهِ

وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَشْرٍ سِنِينَ -

وَكَانَ بِمَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيَّ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ فِي جِجْرِ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْإِسْلَامِ -

(۱۸) أخرجه الترمذی ۶۴۲/۵ کتاب المناقب وقال هذا حديث غريب من هذا الوجه -

(۱۹) أخرجه احمد ۱۴۱/۱ والحديث: ۱۱۹۱ -

(۲۰) السيرة النبوية لابن هشام ۲۶۲/۱ - ۲۶۴ -

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَبْرِ أَبِي الْحَجَّاجِ قَالَ:

كَانَ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَبِمَا صَنَعَ اللَّهُ لَهُ، وَأَرَادَهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ أَنْ قُرَيْشًا أَصَابَتْهُمْ أَرْمَةٌ شَدِيدَةٌ وَكَانَ أَبُو طَالِبٍ ذَا عِيَالٍ كَثِيرٍ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ عَمِّهِ، وَكَانَ مِنْ أَيْسَرِ بَنِي هَاشِمٍ يَا عَبَّاسُ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا طَالِبٍ كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَ النَّاسَ مَا تَرَى مِنْ هَذِهِ الْأَرْمَةِ - فَاذْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ فَلْنُخَفِّفْ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ أَخْذًا مِنْ بَيْنِهِ رَجُلًا، وَتَأْخُذُ أَنْتَ رَجُلًا، فَتُكْفُهُمَا عَنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ نَعَمْ - فَاذْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا أَبَا طَالِبٍ، فَقَالَ لَهُ، إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتَّى يَنْكَشِفَ عَنِ النَّاسِ مَا هُمْ فِيهِ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو طَالِبٍ: إِذَا تَرَكْتُمَا لِي عَقِيلًا، فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا -

فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا فَضَمَّهُ إِلَيْهِ - وَأَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّهُ إِلَيْهِ - فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَعَثَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيًّا - فَاتَّبَعَهُ عَلِيٌّ رَضِيًّا وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَلَمْ يَزَلْ جَعْفَرٌ عِنْدَ الْعَبَّاسِ حَتَّى أَسْلَمَ وَاسْتَعْنَى عَنْهُ -

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَذَكَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ، إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ إِلَى شِعَابِ مَكَّةَ وَخَرَجَ مَعَهُ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيًّا مُسْتَخْفِيًّا بَيْنَ أَبِيهِ أَبِي طَالِبٍ، وَمِنْ جَمِيعِ أَعْمَامِهِ وَسَائِرِ قَوْمِهِ، فَيُصَلِّيَانِ الصَّلَوَاتِ فِيهَا - فَإِذَا أَمْسَيَا رَجَعَا - فَمَكَّنَا كَذَا لِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يُمَكَّنَا - ثُمَّ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ عَثَرَ عَلَيْهِمَا يَوْمًا، وَهُمَا يُصَلِّيَانِ - فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا بَنَ أَخِي! مَا هَذَا الدِّينُ الَّذِي أَرَاكَ تَدِينُ بِهِ؟ قَالَ أَيْ عَمَّ! هَذَا دِينُ اللَّهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ وَدِينُ رُسُلِهِ وَدِينُ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ أَوْ كَمَا قَالَ ﷺ - بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ رَسُولًا إِلَى الْعِبَادِ - وَأَنْتَ، أَيْ عَمَّ! أَحَقُّ مَنْ بَدَلْتُ لَهُ

النَّصِيحَةَ وَدَعَوْتَهُ إِلَى الْهُدَى وَأَحَقُّ مَنْ أَجَابَنِي إِلَيْهِ وَأَعَانَنِي عَلَيْهِ - أَوْ كَمَا قَالَ فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: أَيُّ ابْنِ أَخِي! إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَفَارِقَ دِينَ آبَائِي وَمَا كَانُوا عَلَيَّ - وَلَكِنْ، وَاللَّهِ! لَا يُخْلَصُ إِلَيْكَ بِشَيْءٍ تَكْرَهُهُ مَا بَقِيَتْ -

وَذَكَرُوا أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ: أَيُّ بَنِي! مَا هَذَا الدِّينُ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: يَا أَبَتِ! أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِ اللَّهِ، وَصَدَّقْتُهُ بِمَا جَاءَ بِهِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ لِلَّهِ وَاتَّبَعْتُهُ - فَزَعَمُوا أَنَّهُ قَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَدْعُكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ، فَالْزَمَهُ -

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے پہلا شخص جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا، آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور اللہ کی طرف سے لائے ہوئے دین کی تصدیق کی وہ حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم رضوان اللہ وسلامہ علیہم ہیں اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ تھا کہ آپ اسلام سے قبل رسول اللہ ﷺ کے زیر پرورش تھے۔

حضرت ابن اسحاق بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابی شیح نے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابی حجاج جبر سے روایت کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر اللہ کے انعام میں سے اور جو اللہ نے ان سے بھلائی کا ارادہ کیا اس میں سے یہ بھی ہے۔

حضرت علی کے والد، حضرت ابوطالب کثیر العیال تھے، قریش کو جس وقت شدید تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس کو کہا جو کہ بنو ہاشم میں خوشحال تھے اے عباس! تیرا بھائی ابوطالب کثیر العیال ہے اور لوگوں کو تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے جو تم دیکھ رہے ہو پس ہم چلتے ہیں ان کے پاس تاکہ ان کی عیال کے حوالے سے ان پر نرمی کریں ان سے ایک بیٹا میں لے لوں گا اور ایک تم لے لینا، ہم دونوں اس کیلئے کافی ہوں گے۔ تو حضرت عباس نے کہا ٹھیک ہے پس آپ دونوں ابوطالب کے پاس آئے اور ان کو کہا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی عیال کے حوالے سے آپ پر نرمی کریں حتیٰ کہ لوگوں سے یہ تنگ دستی دور

ہو جائے تو ابوطالب نے ان دونوں سے کہا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو باقی جو تم چاہو کرو تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت عباس نے جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلان نبوت کا حکم ارشاد فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی اتباع کی، ایمان لے آئے اور آپ کی تصدیق کی۔ حضرت جعفر ہمیشہ حضرت عباس کے ساتھ رہے حتیٰ کہ اسلام قبول کر لیا اور ان کو کسی کی حاجت نہ رہی۔

حضرت اسحاق بیان کرتے ہیں بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے جب نماز کا وقت ہوتا تو رسول اللہ ﷺ مکہ کے پہاڑوں کی طرف نکلتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے باپ ابوطالب، تمام لوگوں اور اپنی قوم سے چھپ کر آپ ﷺ کے ساتھ نکلتے آپ دونوں وہاں پر نماز پڑھتے پس جب فارغ ہوتے تو واپس لوٹ آتے، پس جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا آپ وہاں پر ٹھہرتے، پھر ایک دن حضرت ابوطالب ان کے پاس آئے آپ دونوں نماز پڑھ رہے تھے ابوطالب نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے بھتیجے یہ کون سا دین ہے جس پر میں تجھے دیکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! یہ اللہ کا، ملائکہ کا، تمام رسولوں کا اور ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے، او کما قال، اللہ نے مجھے اپنے بندوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اے چچا تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ میں پہلے تجھے نصیحت کروں اور ہدایت کی طرف بلاؤں اور تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ میری بات کو قبول کرے اور اس پر میری مدد کرے او کما قال، ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے میں اس دین کو چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا جس پر میرے آباؤ اجداد تھے، لیکن اللہ کی قسم جب تک میں ہوں تم تک کوئی تکلیف دہ چیزیں نہیں پہنچے دوں گا۔

اور بعض نے ذکر کیا کہ ابوطالب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اے بیٹے یہ کون سا دین ہے جس پر تو ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابا جان! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں اور میں تصدیق کرتا ہوں اس کی جو ان کے پاس ہے، میں ان کی اتباع کرتا ہوں اور ان کے ساتھ اللہ کی نماز پڑھتا ہوں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ابوطالب نے (جواب میں) کہا کہ یہ تم کو بھلائی ہی کی طرف بلائیں گے ان کو لازم پکڑ لو۔

(۴)

لَقَدْ صَلَّى قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھنا:

۲۱۔ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : أَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، وَأَخُو رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ

سِنِينَ -

حدیث نمبر ۲۱:

حضرت عباد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ

ﷺ کا بھائی ہوں اور میں زیادہ سچ بولنے والا ہوں میرے بعد جو یہ بات کہے گا وہ جھوٹا ہے میں نے لوگوں

سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

۲۲۔ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ

ضِحْكَكَ أَكْثَرَ مِنْهُ ، حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، ثُمَّ قَالَ : ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ، ظَهَرَ عَلَيْنَا

أَبُو طَالِبٍ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةٍ ، فَقَالَ : مَا تَصْنَعَانِ يَا ابْنَ

أَخِي ؟ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ : مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ ، أَوْ

بِالَّذِي تَقُولَانِ بَأْسٌ - وَلَكِنْ ، وَاللَّهِ ! لَا تَعْلُونِي اسْتَيْ أَبَدًا ! وَضِحْكَ تَعْجُيبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ -

ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ ! لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبْدُكَ قَبْلِي ، غَيْرَ نَبِيِّكَ (ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ) لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا -

(۲۱) أخرجه ابن ماجه فى المقدمة ، ۴ / ۱ والحدیث رقم : ۱۲۰ وقال الهیثمی : اسنادہ صحیح ورجاله ثقات ، رواه

الحاکم فى المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین -

(۲۲) أخرجه الامام احمد فى مسنده ۹۹ / ۱ والحدیث رقم : ۷۷۶ واسنادہ حسن ورواه ابو یعلی باختصار والبیزار والطبرانی فى الاوسط -

حدیث نمبر ۲۲:

حضرت حبہ عمری رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر مسکراتے ہوئے دیکھا اس سے پہلے آپ کو اتنا مسکراتے کبھی نہ دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ کی نوا جذاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے والد ابو طالب کی ایک بات یاد آئی ہے۔ میں اور رسول اللہ ﷺ کھجوروں کے درمیان نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو طالب ہمارے پاس آئے اور کہا اے بھتیجے تم کیا کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ ابو طالب نے کہا جو تم کرتے اس میں کوئی حرج نہیں یا جو تم کہتے اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اللہ کی قسم! تم تجربے میں مجھ سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی اس بات پر تعجب کرتے ہوئے مسکرارہے تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ اس امت میں مجھ سے پہلے تیرے کسی بندے نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی ﷺ کے (یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا) پھر کہا میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

۲۳- عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ فَضَحِكَ ضِحْكَ مَا رَأَيْتُهُ ضَحِكَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ- فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَصْلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطَّلَعَ أَبِي عَلَيْنَا وَأَنَا أَصْلِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَيُّ بُنَى! مَا كُنْتُمْ تَصْنَعَانِ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُصَلِّي- فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ وَاللَّهِ! لَا تَعْلُونِي اسْتَيْ أَبَدًا- فَرَأَيْتُهُ يَضْحَكُ مِنْ قَوْلِ أَبِيهِ- ثُمَّ أَبِيهِ- ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ حِجَابًا.

حدیث نمبر ۲۳:

حضرت حبہ عمری رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ منبر پر مسکرا رہے تھے، میں نے اس سے پہلے کبھی ان کو اتنا مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

آپ نے فرمایا میں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ میں رسول اللہ

ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا تو میرے باپ ابوطالب آئے انہوں نے کہا اے میرے بیٹو! تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا ہم نماز پڑھ رہے ہیں تو ابوطالب نے کہا اللہ کی قسم تم میری سیرین کبھی بلند نہیں کر سکتے (یعنی تجربے میں مجھ سے نہیں بڑھ سکتے) تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی اس بات پر مسکراتے ہوادیکھا پھر آپ نے (حضرت علی نے) فرمایا میں نے خود کو تمام لوگوں سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۲۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: أَوْلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَلِيٌّ.

حدیث نمبر ۲۴:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص

حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۵)

صَلَاتُهُ وَهُوَ فِي التَّاسِعَةِ أَوِ الْعَاشِرَةِ أَوِ الْحَادِيَةِ عَشْرَةَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نو، دس یا گیارہ سال کی عمر میں نماز پڑھنا

۲۵۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَوْلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ، وَهُوَ ابْنُ عَشْرَ سِنِينَ. وَعَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَرَّارَةَ قَالَ: أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَهُوَ ابْنُ تِسْعَ سِنِينَ.

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي

طَالِبٍ، حِينَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، إِلَى الْإِسْلَامِ، كَانَ ابْنُ تِسْعَ سِنِينَ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ

زَيْدٍ: وَيُقَالُ دُونَ التِّسْعِ سِنِينَ وَلَمْ يَعْبُدِ الْآوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهِ.

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوْلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ، بَعْدَ خَدِيجَةَ، عَلِيٌّ. قَالَ مُحَمَّدٌ

بْنُ عُمَرَ: وَأَصْحَابُنَا مُجْمَعُونَ أَنَّ أَوْلَ أَهْلِ الْقِبْلَةِ الَّذِي اسْتَجَابَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

(۲۳) أخرجه الطيالسي في مسنده: رقم الحديث: ۶۷۸

(۲۵) طبقات ابن سعد ۲/۳

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ . ثُمَّ اخْتَلَفَ عِنْدَ نَافِي ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اِيْتَهُمْ اِسْلَمَ اَوْ لَا . فِى اَبِي بَكْرٍ وَعَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ . وَمَا نَجِدُ اِسْلَامَ عَلِيٍّ صَحِيْحًا اِلَّا وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً .  
حدیث نمبر ۲۵:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلام لانے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی اس وقت آپ کی عمر نو سال تھی۔

حضرت حسن بن زید بیان کرتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے کچھ زیادہ تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بچپن کی حالت میں بھی کبھی بتوں کی پوجا نہ کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔ حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا اس بات پر اتفاق ہوا کہ اہل قبلہ (مسلمانوں میں) سے جس نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول کیا وہ حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں، پھر تین مردوں کے بارے ہمارا اختلاف ہوا کہ ان سے پہلے ایمان کون لایا وہ تین حضرت ابوبکر، علی، اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں تو ہم نے حضرت علی کو اسلام میں پہلے پایا اور اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی۔

(۶)..... صِفَتُهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ

۲۶- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا، وَكَانَ عَرِيضَ اللَّحْيَةِ وَقَدْ أَخَذَتْ مَابَيْنَ

مَنْكَبَيْهِ أَصْلَعٌ، عَلِيٌّ رَأْسُهُ زُغَبَاتٌ.



حدیث نمبر ۲۶:

حضرت شععی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کی داڑھی لمبی تھی دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ (سینہ داڑھی کے ساتھ) چھپا ہوا تھا۔ سر کے اگلے حصے کے بال گرے ہوئے اور سر پر روئیں تھیں۔

۲۶۔ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي اسْحَاقَ . قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا . فَقَالَ لِي أَبِي : قُمْ ، يَا عَمْرُو ! فَانظُرْ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَلَمْ أَرَهُ يَخْضِبُ لِحْيَتَهُ ، ضَخْمَ اللَّحْيَةِ .

حدیث نمبر ۲۷:

حضرت یونس بن ابی اسحاق اپنے باپ ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا (وہ کہتے ہیں) میرے والد نے مجھے کہا اے عمرو! کھڑے ہو کر امیر المؤمنین کی طرف دیکھو، لہذا میں نے ان کو دیکھا کہ آپ کی داڑھی گھنی اور لمبی تھی اور اس پر خضاب نہیں لگا تھا۔

۲۷۔ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ .

حدیث نمبر ۲۸:

حضرت سفیان ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی مبارک کے بال سفید تھے۔

۲۸۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ، كَانَ عَلِيٌّ يَطْرُدُنَا مِنَ الرَّحْبَةِ وَنَحْنُ صَبِيَّانَ ، أَبْيَضَ

الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ .

حدیث نمبر ۲۹:

حضرت جابر، حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں، ہمیں بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹا دیتے تھے، اس وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال سفید تھے۔

۳۰۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْرَضَ لِحَيَّةٍ مِّنْ عَلِيٍّ قَدْ مَلَأَتْ مَابَيْنَ

مَنْكَبَيْهِ ، بَيْضَاءَ۔

حدیث نمبر ۳۰:

حضرت عامر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لمبی داڑھی والا کوئی شخص نہیں دیکھا  
تحقیق آپ کی داڑھی مبارک سفید تھی اور اس نے آپ کے کندھوں کے درمیان کو بھر رکھا تھا۔

۳۱۔ عَنْ أَبِي هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا

أَصْفَرَ اللَّحْيَةَ۔

حدیث نمبر ۳۱:

حضرت ابو ہلال بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی سوادہ بن حنظلہ قشیری نے وہ بیان فرماتے ہیں  
میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کی داڑھی مبارک زرد تھی۔

۳۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ: خَضَبَ عَلِيٌّ بِالْحِنَاءِ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكَهُ۔

حدیث نمبر ۳۲:

حضرت محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مہندی کا خضاب لگایا پھر اس کو  
ترک کر دیا۔

۳۳۔ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْلَعَ ، كَثِيرَ الشَّعْرِ ، كَأَنَّما اجْتَابَ إِهَابَ

شَاةٍ۔

حدیث نمبر ۳۳:

حضرت ابو رجاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے سر کے اگلے بال جھڑے  
ہوئے تھے حالانکہ آپ کے جسم میں بہت زیادہ بال تھے گویا کہ بکری کی کھال کو لپیٹا ہو۔

۳۴۔ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَتَابٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ضَخْمَ الْبَطْنِ ، ضَخْمَ مُشَاةٍ

الْمَنْكَبِ ، ضَخْمَ عَضَلَةِ الذِّرَاعِ ، دَقِيقَ مُسْتَدَقِهَا ، ضَخْمَ عَضَلَةِ السَّاقِ ، دَقِيقَ مُسْتَدَقِهَا - قَالَ : رَأَيْتُهُ يَخْطُ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الشِّتَاءِ ، عَلَيْهِ قَمِيصٌ قَهْرٌ ، وَإِذَا ارَانَ قَطْرِيَّانِ ، مُعْتَمًا بِسَبِّ كَتَانٍ بِمَا يَنْسَجُ فِي سَوَادِكُمْ -

حدیث نمبر ۳۴:

حضرت قدامتہ بن عتاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑا، کندھے گوشت سے بھرے ہوئے، کلائیوں اور پنڈلیوں کی بریک ہڈی پر سخت گوشت تھا۔ میں نے ان کو گرمیوں میں ایک دن خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ پر ریشم کی قمیص دو قطری چادریں تھیں، آپ نے کتانی عمامہ باندھا ہوا تھا جو تمھارے علاقوں میں بنا جاتا ہے۔

۳۵- عَنْ رَزَامِ بْنِ سَعْدِ الضُّبِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَنْعَتُ عَلِيًّا قَالَ : كَانَ رَجُلًا فَوْقَ الرَّبْعَةِ ، ضَخْمَ الْمَنْكَبَيْنِ ، طَوِيلَ اللَّحْيَةِ وَإِنْ شَعَتْ قُلَّتْ إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهِ هُوَ آدَمُ ، وَإِنْ تَبَيَّنَتْهُ مِنْ قَرِيبٍ قُلَّتْ أَنْ يَكُونَ أَسْمَرَ أَدْنَى مِنْ أَنْ يَكُونَ آدَمَ -

حدیث نمبر ۳۵:

حضرت رزام بن سعد ضبی بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا: حضرت علی درمیانے قد سے کچھ بلند، بھرے کندوں والے، لمبی داڑھی والے، اگر تو ان کو دیکھے تو کہہ سکتا ہے کہ وہ گورے رنگ کے تھے اور اگر تو ان کو قریب سے واضح دیکھے تو کہہ سکتا ہے وہ سفیدی مائل گندم گوں رنگ والے تھے۔

۳۶- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ قُلْتُ : مَا كَانَتْ صِفَةُ عَلِيٍّ ؟ قَالَ : رَجُلٌ آدَمٌ شَدِيدُ الْأَدَمَةِ ، ثَقِيلُ الْعَيْنَيْنِ ، عَظِيمُهُمَا ، ذُو بَطْنٍ ، أَصْلَعُ ، إِلَى الْقَصْرِ أَقْرَبُ .

حدیث نمبر ۳۶:

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حلیہ مبارک کے متعلق سوال کیا کہ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ گندم گوں رنگ والے، موٹی آنکھوں والے، بڑے پیٹ والے آدمی تھے۔ سر کے اگلے حصے سے بال جھڑے ہوئے اور ان کا قد چھوٹے پن سے کچھ قریب تھا۔

۳۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بَيَّاعِ الْكَرَابِيسِ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْتِي السُّوقَ فِي الْأَيَّامِ فَيَسَلُّمُ عَلَيْهِمْ - فَإِذَا رَأَوْهُ قَالُوا (بوزا شکنب امد) قَبِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّكَ ضَخْمُ الْبَطْنِ فَقَالَ: إِنَّ أَعْلَاهُ عِلْمٌ ، وَأَسْفَلُهُ طَعَامٌ -  
حدیث نمبر ۳۷:

حضرت ابوسعید کھردرے کپڑے کے تاجر، آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مختلف اوقات میں بازار آیا کرتے تھے، پس آپ لوگوں کو سلام کرتے اور کہتے ”بوزا شکنب امد“ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ان الفاظ کا مطلب بیان کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں آپ بڑے پیٹ والے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اس کے اوپر کے حصے میں علم اور نیچے کے حصے میں کھانا ہے۔

۳۸۔ عَنْ مُدْرِكِ أَبِي الْحَجَّاجِ قَالَ: رَأَيْتُ فِي عَيْنِي عَلِيَّ أَثَرَ كُحْلِ -  
حدیث نمبر ۳۸:

ابو حجاج سے ملنے والے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں سرمے کا اثر دیکھا۔

۳۹۔ عَنْ أَبِي الرَّضِيِّ الْقَيْسِيِّ قَالَ: رُبَّمَا رَأَيْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُنَا وَعَلَيْهِ إِزَارٌ، وَرِدَاءٌ مُرْتَدٍ يَا بِهِ، غَيْرُ مُلْتَجِفٍ، وَعِمَامَةٌ - فَيَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ صَدْرِهِ وَبَطْنِهِ -  
حدیث نمبر ۳۹:

ابوالرضی قیسی بیان کرتے ہیں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر خطبہ دیتے ہوئے دیکھتے انہوں نے عمامہ اور تہہ

باندھا ہوتا اور چادر اوڑھی ہوتی، لیکن اس کو مکمل طور پر لپیٹا نہ ہوتا، آپ کے سینے اور پیٹ کے بال نظر آ رہے ہوتے تھے۔

(۷)..... ذِکْرُ لِبَاسِهِ

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کا بیان۔

۳۰۔ عَنْ خَالِدِ أَبِي امِيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا وَقَدْ لَحِقَ إِزَارُهُ بِرُكْبَتَيْهِ۔

حدیث نمبر ۳۰:

حضرت خالد ابوامیہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کا تہہ بند گھٹنوں سے ملا ہوتا۔

۳۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ قَمِيصٌ رَازِيٌّ، إِذَا مَدَّ

كُمَهُ بَلَغَ الظُّفْرَ، فَإِذَا أَرْخَاهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاعِدِهِ۔

حدیث نمبر ۳۱:

حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر کوری قمیص تھی

جب اس کی آستینوں کو کھینچا جاتا وہ ناخنوں تک پہنچ جاتی جب اس کو ڈھیلا کرتے تو نصف کلانی تک آ جاتی۔

۳۲۔ عَنْ عَطَاءِ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ عَلِيٍّ قَمِيصًا مِنْ هَذَا الْكِرَابِيسِ،

غَيْرَ غَسِيلٍ.

حدیث نمبر ۳۲:

حضرت عطاء ابی محمد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موٹے کپڑے کی قمیص پہنے ہوئے

دیکھا جو دھلی ہوئی نہیں تھی۔

۳۳۔ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يَأْزِرُ فَوْقَ السُّرَّةِ.

حدیث نمبر ۳۳:

حضرت ابوالعلاء جو اسلمیوں کے غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ناف سے

اور تہبند باندھے ہوئے دیکھا۔

۴۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّ عَلِيًّا رَأَى عَلَيْهِ إِزَارًا مَرْفُوعًا فَقِيلَ لَهُ . فَقَالَ : يُخَشِعُ الْقَلْبَ ، وَيَقْتَدِي بِهِ الْمُؤْمِنُ .

حدیث نمبر ۴۴:

حضرت عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیوند لگی تہبند باندھے ہوئے دیکھا جب اس بارے ان سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ دل کو خشوع عطاء کرتا ہے اور مومن اس کی جستجو میں ہوتا ہے۔

۴۵۔ عَنِ الْحُرَبِيِّ جُرْمُوزٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْرُجُ مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قَطْرِيَّتَانِ ، إِزَارًا إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَرِدَاءً مُشَمَّرًا قَرِيبَ مَنَّهُ ، وَمَعَهُ دِرَّةٌ لَهُ يَمْشِي بِهَا فِي الْأَسْوَاقِ وَيَأْتُرُهُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنِ الْبَيْعِ وَيَقُولُ : أَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ . وَيَقُولُ : لَا تَنْفُخُوا اللَّحْمَ .

حدیث نمبر ۴۵:

حضرت حرب بن جرموز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا آپ پر دو قطری کپڑے نصف پنڈلی تک تہبند اور اسی کے برابر چادر لپٹی ہوئی تھی اور ان کے پاس ایک عصا تھا جس کے سہارے وہ بازار میں چلتے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرنے اور اچھے طریقے سے خرید و فروخت کرنے کا حکم دیتے۔ آپ فرماتے ماپ تول پورا کرو اور گوشت کو نہ پھولاؤ۔

۴۶۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَخْرُجُ مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قَطْرِيَّتَانِ .

حدیث نمبر ۴۶:

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر دو قطری چادریں دیکھیں۔

۴۷۔ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمِّ قَالَ : سَمِعْتُ فَرُّوخَ ، مَوْلَى لِبْنِي الْأَشْتَرِ

قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا فِي بَنِي دِيوَارٍ، وَأَنَا غُلَامٌ. فَقَالَ: أَتَعْرِفُنِي؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ أَتَى آخِرُ فَقَالَ: أَتَعْرِفُنِي؟ فَقَالَ: لَا. فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيصًا زَابِيًا فَلَبِسَهُ. فَمَدَّ كُمَ الْقَمِيصِ فَإِذَا هُوَ مَعَ أَصَابِعِهِ فَقَالَ لَهُ: كُفَّهُ. فَلَمَّا كُفَّهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

حدیث نمبر ۴۷:

حضرت حمید بن عبداللہ اصم بیان کرتے ہیں میں نے فروخ سے سنا جو بنی اشتر کے غلام تھے حضرت فروخ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بنو دیوار میں دیکھا، میں لڑکا تھا آپ نے فرمایا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں آپ امیر المؤمنین ہیں پھر ایک دوسرا آدمی آیا، آپ نے فرمایا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر اس سے آپ نے زابی قمیص خرید کر پہن لی جب قمیص کی آستینوں کو کھینچا تو وہ (پھٹ کر) آپ کی انگلیوں تک آگئیں آپ نے اس سے کہا اس کو سی دو، جب اس نے سی دی تو آپ نے کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے علی بن ابی طالب کو یہ کپڑا پہنایا۔

۴۸۔ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ دِينَارٍ، أَبِي سُلَيْمَانَ الْمُكْتَبِ قَالَ: حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا يَمْشِي فِي السُّوقِ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ، وَبُرْدَةٌ عَلَى ظَهْرِهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ نَجْرَانِيِّينِ-

حدیث نمبر ۴۸:

حضرت ایوب بن دینار ابوسلیمان المکتب بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازار میں چلتے ہوئے دیکھا آپ نے نصف پنڈلی تک تہبند باندھا ہوا تھا اور آپ کی پیٹھ پر بھی ایک چادر تھی، میں نے ان پر دو نجرانی چادریں دیکھیں۔

۴۹۔ عَنْ أُمِّ كَثِيرَةَ أَنَّهَا رَأَتْ عَلِيًّا وَمَعَهُ بِخُفَّةٌ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ سُنْبُلَانِيٌّ،

وَقَمِيصٌ كَرَابِيسُ. وَإِزَارٌ كَرَابِيسُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ الْإِزَارُ وَالْقَمِيصُ-

حدیث نمبر ۴۹:

حضرت ام کثیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے پاس درہ تھا اور آپ نے سنبلائی چادر کھر درے کپڑے کی قمیص اور موٹے کپڑے کا تہبند نصف پنڈلی تک بندھا ہوا تھا۔

۵۰۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَطُوفُ فِي السُّوقِ بِيَدِهِ دِرَّةٌ۔ فَاتَى بِقَمِيصٍ لَهُ سُنْبَلَانِي فَلَبِسَهُ. فَخَرَجَ كَمَا هُوَ عَلَى يَدَيْهِ۔ قَامَرَ بِهِمَا فَقَطَعَا حَتَّى اسْتَوَيَا بِيَدَيْهِ. ثُمَّ أَخَذَ دِرَّتَهُ فَذَهَبَ يَطُوفُ۔

حدیث نمبر ۵۰:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بازار میں آئے ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپ کے پاس سنبلائی قمیص لائی گئی آپ نے اس کو پہن لیا جب اس کی آستینوں کو کھینچا وہ ہاتھوں پر آگئیں، آپ نے درزی کو انگلیوں سے اوپر کا حصہ کاٹنے کا حکم دیا، جب آستینیں برابر ہو گئیں تو آپ نے اپنا درہ پکڑا اور گشت کیلئے نکل گئے۔

۵۱۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ابْتَاعَ عَلِيُّ قَمِيصًا سُنْبَلَانِيًّا بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمٍ فَجَاءَهُ الْخِيَّاطُ فَمَدَّ كُمَّ الْقَمِيصِ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْطَعَهُ بِمَا خَلْفَ أَصَابِعِهِ۔

حدیث نمبر ۵۱:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار درہم کے بدلے سنبلائی قمیص خریدی پھر آپ درزی کے پاس آئے اور قمیص کی آستینیں کھینچ کر کہا جو انگلیوں کے اوپر ہے اسکو کاٹ دو۔

۵۲۔ عَنْ هُرْمُزٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا مُتَعَصِّبًا سَوْدَاءً، مَا أَدْرِي أَيَّ طَرَفَيْهَا أَطْوَلُ؟  
الَّذِي قَدَّ امَةٌ أَوِ الَّذِي خَلْفَهُ، يَعْنِي عِمَامَةَ۔



حدیث نمبر ۵۲:

حضرت ہرمز بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ رنگ کی پٹی باندھے ہوئے دیکھا میں نہیں جانتا اسکا کونسا سر المبتا تھا آپ کے آگے والا یا آپ کے پیچھے والا۔ سیاہ پٹی سے آپ کی مراد عمامہ شریف ہے۔

۵۲- عَنْ هُرْمُزٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَّخَاَهَا مِنْ يَدِ يَدَيْهِ

وَمِنْ خَلْفِهِ.

حدیث نمبر ۵۳:

حضرت ہرمز بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا جسے آپ نے آگے اور پیچھے لٹکا رکھا تھا۔

۵۳- عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يَوْمَ قِتْلِ

عُثْمَانَ. قَالَ وَرَأَيْتُهُ جَالِسًا فِي ظِلِّ النِّسَاءِ، وَسَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ، يَوْمَ قِتْلِ عُثْمَانَ، يَقُولُ، تَبَّ لَكُمْ سَائِرَ الدَّهْرِ!

حدیث نمبر ۵۴:

حضرت ابو جعفر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا راوی کہتے ہیں میں نے آپ کو عورتوں کے کجاوے میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اور جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ”لوگو تمہارے لئے بربادی ہو۔“

۵۴- عَنْ عَطَاءِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الصَّغِيرِ، فَصَلَّى

رَكَعَتَيْنِ حُسَيْنٍ إِزْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ كَرَابِيسُ كَسْكَرِيٍّ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ. وَكُمَاهُ إِلَى الْأَصَابِعِ، وَأَصْلُ الْأَصَابِعِ غَيْرُ مَغْسُولٍ.

حدیث نمبر ۵۵:

حضرت عطاء بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوٹے دروازے سے نکلتے دیکھا

(۵۵) الأحادیث ۴۰ الی ۵۵ أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى صفحة: ۲۷-۳۰

جب سورج بلند ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے گھٹنوں سے اوپر موٹے کپڑے کی کسکری قمیض پہنی ہوئی تھی اس کی آستیں انگلیوں تک تھیں اور انگلیوں کی جڑیں کھلی ہوئی نہیں تھیں۔

(۸)

علمہ بالقرآن

آپ رضی اللہ عنہ کا علم بالقرآن

۵۶۔ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَاللَّهِ ! مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَا نَزَلَتْ وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ إِنَّ رَبِّي وَهَبَ لِي قَلْبًا عَقُولًا  
وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حدیث نمبر ۵۶:

حضرت سلیمان الحمسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر آیت کے نزول کو جانتا ہوں۔ وہ کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور کس بارے نازل ہوئی ہے۔ بیشک میرے رب نے مجھے سمجھا کر دل اور میٹھی زبان عطا کی ہے۔

۵۷۔ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : سَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللَّهِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ آيَةٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بَلِيلٍ نَزَلَتْ أُمِّ بِنَهَارٍ ، فِي سَهْلٍ أُمِّ فِي جَبَلٍ۔  
حدیث نمبر ۵۷:

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے بارے مجھ سے سوال کرو میں ہر آیت کے بارے جانتا ہوں وہ دن کے وقت نازل ہوئی یا رات کو اور میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔

۵۸۔ عَنْ أَنَسِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ . وَأَشَدُّ هُمْ

(۵۷-۵۶) ابن سعد فی الطبقات ۲/۳۳۸

(۵۸) اخرجہ الطیالسی فی مسنده برقم الحدیث: ۲۰۹۶

فِي دِينِ اللَّهِ عَمْرٌ. وَأَشَدُّهُمْ حَيَاءً (أَوْ أَصْدَقَهُمْ حَيَاءً) عُثْمَانُ. وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ. وَأَعْلَمُهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ وَأَبِي بَنُ كَعْبٍ. وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

حدیث نمبر ۵۸:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے امتیوں میں سب سے زیادہ میری امت پر مہربان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ حیا میں سب سے زیادہ سچے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہیں۔ نزول قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حضرت علی اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما ہیں۔ علم الفرائض کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اس امت کے سب سے زیادہ امین ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹)

أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں

۵۹۔ عَنِ الصُّنَابِيَّ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا دَارُ

الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

حدیث نمبر ۵۹:

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حکمت کا گھر

اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔

(۱۰)

مُتَابِعَتُهُ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ ﷺ کا اتباع رسول ﷺ

۶۰- عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيِّ الظُّهَرَ، فَاَنْطَلَقَ اِلَى مَجْلِسٍ لَهُ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، ثُمَّ حَضَرَتِ الْعَصْرُ، فَاتَى بِاِنَاءٍ، فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ بِرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَ اِنَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي حَدَّثْتُ اَنَّ رَجُلًا يَكْرَهُ هَوْنَ اَنْ يُشْرَبَ اَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ، اِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَعَلَّ كَمَا فَعَلْتُ-

حدیث نمبر ۶۰:

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ کھلے میدان میں مجلس لگا کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ پھر عصر کا وقت ہو گیا آپ کے پاس برتن میں پانی لایا گیا آپ نے اس سے چلو بھرا کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا پھر اپنے چہرے اور دونوں کہنیوں کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اس طرح کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں، بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا، جیسا میں نے کیا ہے۔

(۱۱)

كَيْفَ تَلَقَىٰ عِلْمُهُ بِالْحَدِيثِ

علم حدیث میں کثرت کا سبب

(۶۰) اسنادہ صحیح، وقد رواه احمد فی مسنده ۱۵۹/۱ والحديث رقم: ۱۳۶۶

۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قِيلَ لِعَلِيِّ : مَا لَكَ أَكْثَرَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، حَدِيثًا؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُهُ أَنْبَأَنِي ، وَإِذَا سَكَتُ ابْتَدَأَنِي۔

حدیث نمبر ۶۱:

حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اصحاب رسول ﷺ و رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیثیں کون جانتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں ہی ہوں، جب میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا تو آپ مجھے جواب دیتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ خود بتاتے۔

(۱۲)

شِدَّةُ عِنَايَتِهِ بِحَدِيثِ الرَّسُولِ ﷺ

حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کیلئے آپ کی شدت

۶۲۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي . وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ . فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ . وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ، وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ۔

ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ

----- إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [۳۳۔ آل عمران۔

(۶۱) طبقات ابن سعد ۲/۳۳۸

(۶۲) أخرجه الترمذی فی کتاب تفسیر المناقب باب تفسیر سورة آل عمران ۵/۲۲۸ برقم حدیث: ۳۰۰۶

حدیث نمبر ۶۲:

حضرت اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں ایسا شخص ہوں جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو اللہ مجھے اس سے جو چاہتا ہے نفع پہنچاتا ہے اور جب میں حدیث بیان کرتا ہوں آپ کے کسی صحابی سے تو میں اس سے قسم لیتا ہوں جب وہ قسم دے دے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے حدیث بیان کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اور ابو بکر سچے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص گناہ کر بیٹھے پھر وہ کھڑا ہو، اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے اور اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور وہ لوگ جو بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں وہ اللہ کو یاد کریں) الی آخر الایۃ۔

۶۳۔ عَنْ أَسْمَاءِ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ - وَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنْ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي، وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الوُضُوءَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا غُفِرَ لَهُ۔

حدیث نمبر ۶۳:

حضرت اسماء بن حکم فزاری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ مجھے اس سے نفع پہنچاتا جو وہ چاہتا، اور جب میں کسی اور سے حدیث سنتا تو میں اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو شخص گناہ کر لے پس وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

(۶۳) رواہ احمد فی مسنده ۲/۱ والحدیث رقم: ۲ وقال اسنادہ صحیح وقال ابن حجر فی التہذیب ۱/۲۶۷-۲۶۸ هذا

الحدیث جید الاسناد۔

۶۴۔ عَنْ أَسْمَاءِ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ، وَإِذَا حَدَّثَنِي غَيْرِي عَنْهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ. وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ.

ثُمَّ تَلَا: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ [۳- آل عمران ۱۳۵]

حدیث نمبر ۶۴:

حضرت اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو اللہ مجھے اس سے نفع پہنچاتا جو وہ چاہتا اور جب میں کسی دوسرے سے حدیث سنتا تو میں اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا آپ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ابو بکر سچے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عبد مومن گناہ کر لے وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اللہ اس کے گناہ معاف فرما دے گا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(اور وہ لوگ جو بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں۔ آل عمران ۱۳۵)

۶۵۔ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، فَلَا تَنْجُرُوا مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ.

وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ. وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانَهُمْ حَنَا جِرَّهُمْ. فَإِنَّمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ. فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ

(۶۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۰ برقم الحديث ۵۶

(۶۵) أخرجه احمد في المسند ۱/۸۱ والحديث رقم: ۶۱۶ وقال اسناده صحيح -

لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

حدیث نمبر ۶۵:

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کروں تو مجھے خود کو آسمان سے گرانا زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب میں تم سے حدیث بیان کروں کسی اور سے تو میں محارب ہوں (جنگ کرنے والا) اور جنگ دھوکہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آخر زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی ان کے دانت بڑے، نوجوان بیوقوف نیک لوگوں کی طرح باتیں کریں گے ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا جہاں تم ان سے ملوان قتل کرو جو ان کو قتل کرے گا قیامت کے دن اس کا اجر پائے گا۔

۶۶- عَنْ سُؤَيْدِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَلَا نَ أَخْرَ مِنْ أَسْمَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ. وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ، فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مَحَارِبٌ. وَالْحَرْبُ خُدَعَةٌ- سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحَدَاتُ الْإِثْنَانِ، سُفَهَاءٌ إِلَّا حَلَامٍ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ. لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَا جِرَّهُمْ. فَإِنَّمَا لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ. فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

حدیث نمبر ۶۶:

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تمہیں کوئی حدیث بیان کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو مجھے خود کو آسمان سے گرانا زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور جب میں تمہیں حدیث بیان کروں کسی اور سے تو میں محارب ہوں (جھگڑنے والا) اور جنگ دھوکہ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آخر زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی ان کے دانت



بڑے بڑے، نوجوان اور بے وقوف ہوں گے۔ نیکوں کی طرح بات کریں گے ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا پس وہ جہاں تم کو ملیں ان کو قتل کر دو جو ان کو قتل کرے گا اس پر قیامت کے دن اسے اجر ملے گا۔

۶۷۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا

فَظَنُّوا الَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَهْيَأُ، وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى۔

حدیث نمبر ۶۷:

حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی

حدیث بیان کی جائے تو ان کے بارے یقین کرو وہی سب سے زیادہ ہدایت پر ہیں وہی سب سے زیادہ

محبوب اور وہی سب سے زیادہ متقی ہیں۔

۶۸۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي أَهْيَأُ وَأَهْدَاهُ وَأَتْقَاهُ۔

حدیث نمبر ۶۸:

حضرت ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی

حدیث بیان کی جائے تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے یقین رکھو آپ ہی سب سے زیادہ محبوب، آپ ہی سب

سے زیادہ متقی اور آپ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر ہیں۔

۶۹۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حَدِيثًا، فَظَنُّوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَهْيَأُ وَأَتْقَاهُ وَأَهْدَاهُ۔

حدیث نمبر ۶۹:

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ سے کوئی

حدیث بیان کرو تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے یقین رکھو آپ ہی سب سے زیادہ محبوب، آپ ہی سب سے

زیادہ متقی اور آپ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر ہیں۔

۷۰۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظَنُّوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْيَاهُ وَأَهْدَاهُ وَأَتَقَاهُ۔  
حدیث نمبر ۷۰:

حضرت عبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے یقین رکھو آپ ہی سب سے زیادہ محبوب، آپ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر اور آپ ہی سب سے زیادہ متقی ہیں۔

۷۱۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْيَا وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتَقَى۔  
حدیث نمبر ۷۱:

حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو یقین کرو وہ ہی سب سے زیادہ محبوب وہ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر اور وہ ہی سب سے زیادہ متقی ہیں۔

۷۲۔ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ فَظَنُّوا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتَقَى وَالَّذِي هُوَ أَهْيَا۔  
حدیث نمبر ۷۲:

حضرت ابو عبدالرحمن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث ذکر کرو تو یقین کرو وہ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر وہ ہی سب سے زیادہ متقی اور وہ ہی سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۷۱) اسنادہ صحیح رواہ احمد فی مسندہ ۱۲۶/۱ رقم الحدیث: ۱۰۳۹

(۷۲) رواہ احمد فی المسند ۱۳۰/۱، ۱۰۸۰، ۱۰۸۲

۷۳۔ عَنْ أَسْمَاءَ أَوْ أَبِي أَسْمَاءَ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي مِنْهُ۔ قَالَ عَلِيٌّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، إِلَّا غَفَرَ لَهُ۔ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ۔۔۔۔۔ الْآيَةَ [۳۔ آل عمران۔ ۱۳۵] وَالْآيَةَ الْآخَرَى: وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ۔۔۔۔۔ الْآيَةَ [۴۔ النساء۔ ۱۱۰] حَدِيثُ نُمْبَر ۷۳:

حضرت اسماء یا ابواسماء فزاری رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ مجھے اس سے نفع پہنچاتا جو وہ چاہتا، مجھے حدیث بیان کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابو بکر سچے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ گناہ کر بیٹھے پھر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (اور وہ لوگ جو بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں وہ اللہ کا ذکر کریں اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (۳۔ آل عمران ۱۳۵) اور دوسری آیت کی تلاوت کی (اور جو برا عمل کرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے، الخ الآية ۴۔ النساء ۱۱۰۔)

۷۴۔ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ فَيَقُولُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقِيلَ لَهُ: قَوْلِكَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، فَوَاللَّهِ لَإِنْ أَخْرَجْتُمَنِي الطَّيْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ۔ وَإِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ نَفْسِي فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ، وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ

(۷۳) أخرجه الطيالسي حديث رقم ۱ في مسنده۔

(۷۴) أخرجه أبو داود الطيالسي في مسنده برقم الحديث: ۶۸

النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ، يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفْهَاءُ إِلَّا حَلَامٌ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ- يَقْرُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُوا يُمَانَهُمْ حَنَا جِرَهُمْ- يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهُمُ مِنَ الرِّمِيَّةِ- فَمَنْ أَدْرَكَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ (أُولِيَقَاتِلُهُمْ) فَإِنَّ لِمَنْ قَتَلَهُمْ أَجْرًا فِي مِثْلِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

حدیث نمبر ۷۴:

حضرت سوید بن غفلہ جعفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار کی طرف گئے آپ فرما رہے تھے اللہ اور اس کا رسول ﷺ سچا ہے آپ سے کہا گیا کہ آپ کے اس قول ”اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ سچا ہے“ سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول ﷺ سچا ہے جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کروں اللہ کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرایا جائے اور پرندے مجھے اچک لیں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کہوں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اس بات کے بارے جو میں نے نہ سنی ہو اور جب میں حدیث بیان کروں اپنے پاس سے پس میں محارب ہوں (جنگ کرنے والا) اور جنگ دوکھا ہے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا آخر زمانہ میں کچھ قومیں نکلیں گی لمبے دانتوں والے نوجوان بیوقوف ہوں گے نیک لوگوں کی طرح باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکلتا ہے پس تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو پس جو کوئی ان کو قتل کرے گا روز محشر اس کو اجر سے نوازا جائے گا۔

(۱۳)

تَفَوْقَهُ عَلَى عُمَرَ فِي الْفِقْهِ

فقہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فوقیت

۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا-

(۷۵) الاحادیث ۷۵ الی ۷۸ أخرجهما ابن سعد في الطبقات ۲/۳۳۹-۳۴۰

حدیث نمبر ۷۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

۷۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ مُعْضِلِهِ لَيْسَ فِيهَا

أَبُو حَسَنٍ۔

حدیث نمبر ۷۶:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے پیچیدہ مسئلوں سے اللہ کی پناہ مانگتے جن میں ابوالحسن نہ ہوتے۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشورہ نہ ہوتا۔)

۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبْنَا عُمَرَ فَقَالَ: عَلِيُّ أَقْضَانَا وَأَبِي أَقْرَوْنَا۔

حدیث نمبر ۷۷:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم سے اچھے قاضی اور ابی ہم سے بہتر قاری ہیں۔

۷۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَّانِي سِيسِي، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: عَلِيُّ أَقْضَانَا لِلْقَضَاءِ وَأَبِي أَقْرَأَنَا لِلْقُرْآنِ۔

حدیث نمبر ۷۸:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سے

زیادہ اچھے فیصلے کرنے والے اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والے ہیں۔

(۱۴)

بَعَثَهُ إِلَى مَكَّةَ بِسُورَةِ التَّوْبَةِ

حضور اللہ ﷺ کا آپ کو مکہ میں سورۃ توبہ تلاوت کرنے کیلئے بھیجنا

۷۹۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ بِرَاءَةً فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِينِ وَلَا بِالْخَطِيبِ، قَالَ: مَا بُدُّ أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ، قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَسَأَذْهَبُ أَنَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَإِنَّ اللَّهَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ۔ قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ۔

حدیث نمبر ۷۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ پر سورہ براءۃ نازل ہوئی (تو نبی ﷺ نے مجھے اہل مکہ کی طرف یہ حکم سنانے کے لیے بیجا چاہا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا نبی اللہ! میں نہ ہی زیادہ گفتگو کرنے والا اور نہ ہی خطیب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ضروری ہے کہ میں جاؤں یا تو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر کوئی چارہ نہیں تو میں ہی جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جا اللہ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو سیدھا رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

۸۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةِ عَلِيٍّ النَّبِيِّ ﷺ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ دَعَا نَبِيَّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ فَحَيْثُمَا لِحِقَّتُهُ فَخُذِ الْكِتَابَ مِنْهُ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْهُ عَلَيْهِمْ۔ فَلِحِقَّتُهُ بِالْجُحْفَةِ فَاخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ وَرَجَعْتُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: لَنْ يُؤَدِيَ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ۔

حدیث نمبر ۸۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ پر سورہ براءۃ کی پہلی دس آیات نازل ہوئیں نبی

(۷۹) أخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۵۰ والحدیث رقم: ۱۲۸۶ واسناده صحيح الترمذی فی کتاب التفسیر

۲۷۵/۵ ورقم الحدیث: ۳۰۹۰

(۸۰) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۵۱ والحدیث رقم: ۱۲۹۶ ونقله ابن كثير في التفسیر ۴/۱۱۱ وقال هذا اسناد فيه ضعف۔

ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف یہ حکم سنانے کے لئے بھیجا پھر نبی ﷺ نے مجھے بلایا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ابو بکر کو تلاش کرو جب تم ان کو پا لو تو ان سے کتاب لے کر اہل مکہ کے پاس جانا اور انہیں یہ احکام سنانا پس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مجھ مقام پر جا ملا میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کتاب لی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا یہ کام آپ خود کریں یا وہ جو آپ کے خاندان سے ہے

۸۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَيْثُ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِبِرَاءَةٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ؟ قَالَ: كُنَّا نُنَادِي: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ، أَوْ أَمِدَّهُ، إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ إِلَّا رُبْعَهُ إِلَّا شَهْرٌ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ، وَلَا يَحُجُّ هَذَا الْبَيْتَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، قَالَ: فَكُنْتُ أَنْادِي حَتَّى صَجَلْ صَوْتِي-

حدیث نمبر ۸۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورہ برآة دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا اس وقت میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (جب ہم نے یہ حکم اہل مکہ کو سنایا انہوں نے کہا تم کیا کہتے ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم یہ کہتے ہیں جنت میں صرف مومن ہی جائے گا اور کوئی بھی اس گھر کا طواف ننگے ہو کر نہ کرے تم میں سے جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی عہد ہے اس کو چار ماہ تک مہلت دی جاتی ہے جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول ﷺ بری ہوں گے مشرکین سے۔ اور ایک سال کے بعد کوئی مشرک اس گھر کا حج نہیں کرے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

(۸۱) مواضع الحدیث: مسند احمد ۲/۲۹۹ والنسائی ۲/۲۳۷ والطبری ۱۰/۴۶ بولاقیة والترمذی بنحوہ ۵/۲۷۶ رقم

الحدیث: ۳۰۹۲ عن ابن عمر وابن کثیر فی التاريخ ۵/۳۸-

لوگوں کو یہ بتا رہا تھا حتیٰ کہ میری آواز (بول بول کر) بھاری ہو گئی۔

(۱۵)

بعد صینہ کھاض

آپ کا عہدہ قضاء و افتاء

۸۲۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ يُفْتُونَ عَلِيَّ

عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -

حدیث نمبر ۸۲:

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت

ابو بکر، عمر، عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم فتویٰ دیا کرتے تھے۔

۸۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا حَدَّثْنَا بَقَّةً عَنْ عَلِيٍّ بِفُتْيَا لَا نَعْدُوهَا -

حدیث نمبر ۸۳:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم سے کوئی ثقہ راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ بیان

کرتا تو ہم اس کی چھان بین نہ کرتے۔

۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبِي إِسْحَاقُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ: أَقْضَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ ابْنُ أَبِي

طَالِبٍ -

حدیث نمبر ۸۴:

حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ کے بڑے قاضی

ابن ابی طالب ہیں۔

(۸۲) طبقات ابن سعد ۳۳۵/۲

(۸۳) طبقات ابن سعد ۳۳۸/۲

(۸۴) طبقات ابن سعد ۳۳۹/۲



۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا۔

حدیث نمبر ۸۵:-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم سے بڑے قاضی ہیں۔

۸۶۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيَّ أَصْحَابِي يَوْمًا

فَقَالَ: أَفْتُونِي فِي شَيْءٍ صَنَعْتَهُ الْيَوْمَ۔ فَقَالُوا مَا هُوَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ لِي فَأَعْجَبْتَنِي، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، وَأَنَا صَائِمٌ! قَالَ، فَعَظَمَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، وَعَلَيٌّ سَاكِتٌ فَقَالَ: مَا تَقُولُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: جِئْتُ حَلَالًا، وَيَوْمًا مَكَانَ يَوْمٍ۔ فَقَالَ: أَنْتَ خَيْرُهُمْ فَتَوَى۔

حدیث نمبر ۸۶:-

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے

پاس آئے آپ نے فرمایا مجھے ایک مسئلہ بتاؤ جو آج ہی درپیش آیا انہوں نے کہا وہ کیا ہے امیر المؤمنین؟ آپ

نے فرمایا میرے پاس میری لونڈی آئی وہ مجھے اچھی لگی پس میں نے اس سے جماع کر لیا اور میں روزے دار تھا

راوی کہتے ہیں لوگوں نے ان کی بڑھائی بیان کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اے ابن ابی طالب آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے حلال کام کیا اور روزے کے بدلے

روزہ رکھ لینا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اچھا فتویٰ دیتے ہیں۔

(۱۶) ..... عَلِيٌّ وَالْخُمْسِ

حضرت علی اور خمس

۸۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا يَقُولُ:

(۸۶) طبقات ابن سعد ۲/۳۳۸

(۸۵) طبقات ابن سعد ۲/۳۳۹

اجْتَمَعْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْعَبَّاسُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَبُرَ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَكَثُرَتْ مُؤَنَّتِي فَإِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَأْمُرَ لِي بِكَذَا وَكَذَا وَسَقَا مِنْ طَعَامٍ فَافْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفَعَلُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ أَعْطَيْتَنِي أَرْضًا كَانَتْ مَعِيشَتِي مِنْهَا، ثُمَّ قَبَضْتُهَا، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَافْعَلْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، نَفَعَلُ ذَلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤَلِّينِي هَذَا الْحَقَّ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ لِنَافِي كِتَابِهِ مِنْ هَذَا الْخُمْسِ فَأَقْسِمُ فِي حَيَاتِكَ، كَيْلَا يُنَازِعَنِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَفَعَلُ ذَلِكَ - فَوَلَانِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمْتُهُ فِي حَيَاتِهِ، ثُمَّ وَلَانِيهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُهُ فِي حَيَاتِهِ ثُمَّ وَلَانِيهِ عُمَرُ فَقَسَمْتُهُ فِي حَيَاتِهِ حَتَّى كَانَتْ آخِرَ سَنَةٍ بَيْنَ سِنِّي وَعُمُرٍ، فَإِنَّهُ آتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ -

حدیث نمبر ۸۷:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں میں نے امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں فاطمہ، حضرت عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری عمر زیادہ، ہڈیاں کمزور اور مجھ پر بوجھ زیادہ ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ چاہیں تو میرے لیے کھانے سے اتنے اتنے وسق کا حکم دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسا کریں گے۔ پھر زید بن حارثہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے مجھے زمین کا کچھ حصہ دیا جس سے میرا کام چلتا تھا پھر آپ نے وہ لے لیا اگر آپ چاہیں تو وہ مجھے واپس لوٹا دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسا کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ چاہیں تو مجھے والی بنا دیں اس حق کا جو اللہ نے اپنی کتاب میں میرے لیے مقرر کیا ہے خمس سے تاکہ اس کو آپکی حیات میں تقسیم

(۸۷) أخرجه الامام احمد في مسنده ۸۴/۱ والحديث رقم ۶۴۶ ورواه ابو داود ۱۰۷/۳-۱۰۸

کردوں۔ تاکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی اس بارے جھگڑانہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسا کرے گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا پس میں نے اس کو آپ کی حیات میں ہی تقسیم کر دیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا میں نے ان کی حیات میں تقسیم کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا کیا میں نے ان کی حیات میں تقسیم کر دیا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آخری سال تھا کہ ان کے پاس بہت زیادہ مال آگیا۔

۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيُقْسِمَ الْخُمْسَ، قَالَ فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطِرُ، قَالَ: فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا- لِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ- قَالَ: وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا، قَالَ: فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ: أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تُبْغِضْهُ (وَقَالَ مَرَّةً: فَأَجِبْهُ) فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ  
حدیث نمبر ۸۸:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف خمس تقسیم کرنے کے لیے بھیجا راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کے وقت آئے آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے حضرت خالد بن ولید نے بریدہ سے کہا کیا تو دیکھ رہا ہے جو یہ شخص کر رہا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کیا تھا) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تو علی سے بغض نہ رکھ (اور ایک مرتبہ کہا تو ان سے محبت کر) پس ان کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حصہ ہے۔

(۱۷).....بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا

حضور ﷺ کا آپ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا

۸۹۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ ، قَالَ: قُلْتُ: تَبْعْتُنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي لِسَانَكَ وَيُثَبِّتُ قَلْبَكَ، قَالَ: فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَاءِ بَيْنِ اثْنَيْنِ بَعْدُ

حدیث نمبر ۸۹:

حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور میں نو عمر تھا میں نے عرض کی آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جس کے بہت سے مسائل ہیں اور مجھے فیصلہ کرنا نہیں آتا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تیری زبان کو ہدایت اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد میں نے فیصلہ کرنے میں کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

۹۰۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّكَ تَبْعْتُنِي إِلَى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّي لَا قِضَى بَيْنَهُمْ ، قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ

حدیث نمبر ۹۰:

حضرت حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو جا اللہ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ہدایت

(۸۹) الحدیث فی طبقات ابن سعد ۳۳۷/۲ وابن ماجہ ۲۶۰۲ ورواہ احمد فی المسند ۸۳/۱ برقم ۶۳۶

(۹۰) اسنادہ صحیح رواہ احمد فی مسندہ ۸۸/۱ برقم ۶۶۶ و ابو داؤد ۳۲۷/۳ وروی الترمذی بعضہ ۲۷۷/۲ حسنه

عطا فرمائے گا۔

۹۱۔ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ۲ إِذَا تَقَدَّمَ إِلَيْكَ خَصْمَانِ فَلَا تَسْمَعْ كَلَامَ الْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخِرِ، فَسَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ قَاضِيًا۔

حدیث نمبر ۹۱:

حضرت حنش رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا جب دو جھگڑا کرنے والے تیرے پاس آئیں کسی ایک کی بات سن کے فیصلہ نہ کرنا حتیٰ کہ دوسرے کی بات سن لینا پس تو دیکھے گا تو نے کیا فیصلہ کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔

(۱۸)

قَضَاؤُهُ فِي الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ جَرَحَهُمُ الْأَسَدُ

حضرت علی کا چار آدمیوں کا فیصلہ کرنا جن کو شیر نے زخمی کر دیا ہے۔

۹۲۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ - فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زُبْيَةَ لِلْأَسَدِ - فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ يَتَدَافِعُونَ، إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ، فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ، ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِآخَرَ - حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فَانْتَدَبَ لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ، وَمَاتُوا مِنْ جَرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ۔

فَقَامُوا أَوْلِيَاءَ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخِرِ فَأَخْرَجُوا السِّلَاحَ لِيَقْتَتِلُوا فَاتَاهُمْ عَلِيٌّ عَلَى تَفِيئَةٍ ذَلِكَ فَقَالَ: تَرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ؟ إِنْ أُقْضِيَ بَيْنَكُمْ قَضَاءٌ، إِنْ رَضِيتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ - وَالْأَحْجَزُ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ

(۹۱) أخرجه الامام احمد في المسند برقم ۶۹۰

(۹۲) رواه الامام احمد في ۷۷/۱ برقم ۵۷۳

ﷺ فَيَكُونُ هُوَ الَّذِي يَقْضِي بَيْنَكُمْ، فَمَنْ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا حَقَّ لَهُ - اجْمَعُوا مِنْ قَبَائِلِ الَّذِينَ حَفَرُوا الْبُرُزُوعَ الدِّيَةِ وَتِلْكَ الدِّيَةِ وَنِصْفَ الدِّيَةِ كَامِلَةً فَلِلْأَوَّلِ الرَّبْعُ - لِأَنَّهُ هَلَكَ مِنْ فَوْقِهِ - وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ - وَلِلثَّلَاثِ نِصْفُ الدِّيَةِ - فَأَبُوا أَنْ يَرْضَوْا -  
فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ، أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ وَاحْتَبَى فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنَّ عَلِيًّا قَضَى فِينَا فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ - فَأَجَازَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

حدیث نمبر ۹۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا) ابھی وہ یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر پڑا۔ اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑے۔ اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا شیر ہلاک ہو گیا۔ اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بے مقولین کے اولیاءِ اسلحہ نکال کر جنگ کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آگئے اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو نبی ﷺ حیات ہیں تم ان کی حیات میں ایک دوسرے کو قتل کرو گئے؟ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو فیصلہ ہو گیا اور اگر تم سمجھو کہ تمہاری اس سے تشفی نہیں ہوئی تو تم نبی ﷺ کے پاس جا کر اس کا فیصلہ کرو لینا وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دیں گے اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا وہ حق پر نہیں ہوگا فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس گڑھے کی کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت تہائی دیت، نصف دیت اور پوری دیت لے کر جمع کرو اور جو شخص پہلے گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا۔) چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے پاس تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو سارا قصہ سنایا آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں یہ کہہ کر آپ گوٹ مار کر بیٹھ گئے اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا نبی ﷺ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

۹۳۔ عَنْ حَنْشِ الْكِنَانِيِّ أَنَّ قَوْمًا بِالْيَمَنِ حَفَرُوا زُبَيْبَةَ لِأَسَدٍ فَوَقَعَ فِيهَا۔ فَكَابَّ النَّاسُ عَلَيْهِ۔ فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ، فَتَعَلَّقَ بِأَخْرٍ، ثُمَّ تَعَلَّقَ الْآخَرَ بِأَخْرٍ، حَتَّى كَانُوا فِيهَا أَرْبَعَةً۔ فَتَنَازَعَ فِي ذَلِكَ حَتَّى أَخَذَ السِّلَاحَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ۔ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: أَتَقْتُلُونَ بَاتَيْنِ فِي أَرْبَعَةٍ؟ وَلَكِنَّ سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ إِنْ رَضِيْتُمُوهُ: لِلأَوَّلِ رُبْعُ الدِّيَةِ وَلِلثَانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَلِلثَالِثِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةُ۔ فَلَمْ يَرْضُوا بِقَضَائِهِ۔ فَأَتَوُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ، سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ۔ فَأُخْبِرَ بِقَضَائِهِ عَلِيٌّ، فَأَجَازَهُ۔

حدیث نمبر ۹۳:

حضرت حنش کنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر ڈھانپ رکھا تھا شیر اس میں گر پڑا وہاں لوگوں کی بھیڑ ہو گئی اچانک ایک آدمی اس میں گر پڑا اس کے پیچھے دوسرا، پھر تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی اس میں جا گئے (اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا یہ دیکھ کر ایک آدمی نے نیزہ پکڑا اور شیر کو مارا شیر ہلاک ہو گیا اور وہ چاروں آدمی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بے) تو مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کرنے کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دو سو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو اگر تم اس بات پر راضی ہو تو میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں جو شخص سب سے پہلے گڑھے میں گر کر شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دوسرے کو تہائی دیت تیسرے کو نصف دیت اور چوتھے کو مکمل دیت دے دو وہ اس فیصلے پر راضی نہ ہوئے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ

ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

۹۴۔ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ بِالْيَمَنِ، فَاحْتَفَرُوا زُبَيْةَ لِلْأَسَدِ، فَجَاءَ حَتَّى وَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ، وَتَعَلَّقَ بِأَخْرٍ، وَتَعَلَّقَ الْأَخْرُ بِأَخْرٍ، حَتَّى صَارُوا أَرْبَعَةً، فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فِيهَا۔ فَمِنْهُمْ مَنْ مَاتَ فِيهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ أُخْرِجَ فَمَاتَ۔ قَالَ، فَتَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ حَتَّى أَخَذُوا السِّبْلَاحَ۔

قَالَ، فَأَتَاهُمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُونَ مَاتِي إِنْسَانَ فِي شَأْنِ أَرْبَعَةٍ أَنَا سِيٌّ! تَعَالَوْا أَقْضِ بَيْنَكُمْ بِقَضَائِي۔ فَإِنْ رَضِيْتُمْ بِهِ، وَإِلَّا فَارْتَفِعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

قَالَ، فَقَضَى لِلْأَوَّلِ رُبْعَ الدِّيَةِ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ، وَلِلثَّلَاثِ نِصْفَ الدِّيَةِ، وَلِلرَّابِعِ دِيَّةً كَامِلَةً۔

قَالَ، فَرَضِي بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ۔ وَجَعَلَ الدِّيَةَ عَلَى قَبَائِلِ الدِّينِ اِرْتَحَمُوا۔

قَالَ، فَارْتَفَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُتَكِيًا، فَاحْتَبَى۔ قَالَ سَأُقْضَى بَيْنَكُمْ بِقَضَائِي فَأُخْبِرَ أَنَّ عَلِيًّا قَضَى بِكَذَا وَكَذَا۔

قَالَ، فَأَمْضَى بِقَضَائِهِ۔

حدیث نمبر ۹۴:

حضرت حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے کہ لوگوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا اچانک ایک آدمی بھی اس گڑھے میں گر پڑا اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی اس میں گر پڑھے تو شیر نے ان کو زخمی کر دیا ان میں سے کچھ گڑھے میں مر گئے اور کچھ کو باہر نکالا گیا تو وہ بھی مر گئے مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کیلئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے



آگے اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دو سو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اس پر راضی ہو جاؤ وگرنہ تم اس معاملے کو نبی ﷺ کی بارگاہ میں اٹھانا آپ نے فیصلہ کیا جو شخص پہلے گڑھے میں گر کر شیر سے زخمی ہوا اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دوسرے کو تہائی دیت تیسرے کو نصف دیت اور چوتھے کو مکمل دیت دے دو راوی کہتے ہیں ان میں سے بعض اس فیصلے پر راضی ہوئے اور بعض نے اس کو ناپسند کیا اور دیت ان قبائل پر لازم کر دی جو جھگڑے تھے راوی کہتے ہیں وہ اس معاملے کو لے کر نبی ﷺ کی بارگاہ میں آئے آپ ﷺ گوٹ مار کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح فیصلہ فرمایا ہے پس آپ ﷺ نے اسی پر فیصلہ فرما دیا۔

۹۵۔ عَنِ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ الْكِنَانِيِّ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ حَفَرَ قَوْمٌ زُبْيَةَ لِأَسَدٍ، فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الزُّبْيَةِ وَوَقَعَ فِيهَا الْأَسَدُ - فَوَقَعَ رَجُلٌ، وَتَعَلَّقَ الرَّجُلُ بِرَجُلٍ، وَتَعَلَّقَ الرَّجُلُ بِالْآخِرِ، حَتَّى صَارُوا أَرْبَعَةً، فَجَرَحَهُمْ إِلَّا سَدًا فِيهَا حَتَّى هَلَكُوا - وَحَمَلَ الْقَوْمُ السِّلَاحَ، فَكَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ -

قال، فَأَتَيْتُهُمْ فَقُلْتُ: أَتَقْتُلُونَ بَائِتِي رَجُلٍ مِّنْ أَجْلِ أَرْبَعَةٍ أَنَا؟ تَعَالَوْا أَقْضِ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ، فَإِنْ رَضِيْتُمُوهُ فَهُوَ قَضَاءٌ بَيْنَكُمْ وَإِنْ أَبِيْتُمْ رَفَعْتُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ، -

فَجَعَلَ لِلْأَوَّلِ رُبْعَ الدِّيَةِ، وَجَعَلَ لِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ، وَجَعَلَ لِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ، وَجَعَلَ لِلرَّابِعِ الدِّيَةَ - وَجَعَلَ الدِّيَاتِ عَلَى مَنْ حَفَرَ الزُّبْيَةَ، عَلَى الْقَبَائِلِ الْأَرْبَعَةِ - فَسَخَطَ بَعْضُهُمْ وَرَضِيَ بَعْضُهُمْ -

ثُمَّ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ -  
 فَقَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ عَلِيًّا قَدْ قَضَى بَيْنَنَا - فَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَضَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ الْقَضَاءُ كَمَا قَضَى عَلِيٌّ - وَفِي رِوَايَةٍ (فَأَمْضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَضَاءَ عَلِيٍّ) -  
 حدیث نمبر ۹۵:

حضرت ابن معتمر الکنانی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ  
 ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لیے گڑھا کھودا اور اس کو ڈھانپ دیا لوگ  
 اس پر جھگڑنے لگے شیر اس میں گر گیا اچانک ایک آدمی بھی اس میں گر گیا اور اس کے بعد دوسرا آدمی پھر تیسرا  
 آدمی حتیٰ کہ چار آدمی اس گڑھے میں جا گرے پس شیر نے ان کو زخمی کر دیا حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو گئے اور قوم نے اسلحہ  
 نکال لیا قریب تھا وہ ایک دوسرے کو قتل کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان کے پاس پہنچا میں نے کہا کیا  
 تم ان چار آدمیوں کے بدلے دوسو قتل کرو گے؟ تم چاہو تو میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اس پر راضی  
 ہو جاؤ تم سمجھو فیصلہ ہو گیا اور اگر تم انکار کرو تو یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جانا پس وہ فیصلہ کرنے کا  
 زیادہ حق رکھتے ہیں پس جس کو سب سے پہلے گڑھے میں شیر نے زخمی کیا اس کو چوتھائی دیت دو، دوسرے کو تہائی  
 دیت تیسرے کو نصف دیت اور چوتھے کو کامل دیت دو اور دیت گڑھا کھودنے والے چار قبائل پر ہے بعض نے  
 اس فیصلے کو ناپسند کیا اور بعض اس پر راضی ہوئے پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ قصہ بیان کیا  
 آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں کسی نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان  
 فیصلہ کیا ہے آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی خبر دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فیصلہ وہی ہے جو علی نے کیا  
 ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر بھی فیصلہ فرمایا۔

(۱۹)

عَلِيٌّ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ الَّذِينَ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يُحِبَّهُمْ

حضرت علی ان چار لوگوں میں سے ہیں جن سے اللہ نے محبت کا اظہار کیا:

۹۶- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِّهِمْ لَنَا - قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا - وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ - أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ -  
حدیث نمبر ۹۶:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور مجھے بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ ان کے نام بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ، بھی ان میں سے ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا اور ابو ذر، مقداد اور سلمان فارسی مجھے حکم دیا ان سے محبت کرنے کا، اور مجھے بتلایا کہ وہ (اللہ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے۔

۹۷- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا، وَأَبُو ذَرٍّ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ -  
حدیث نمبر ۹۷:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی بھی ان میں سے ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا اور ابو ذر، سلمان فارسی، اور مقداد رضی اللہ عنہم ہیں۔

۹۸- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ! عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ

(۹۶) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۵/ ۶۳۶ برقم الحدیث ۳۷۱۸ وابن ماجه فی المقدمة باب

فضائل اصحاب رسول الله ﷺ حدیث رقم ۱۴۹ الامام احمد فی المسند ۳۵۱/۵

(۹۷) أخرجه ابن ماجه فی المقدمة باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ ۵۳/۱ برقم الحدیث ۱۴۹

(۹۸) أخرجه الامام احمد فی مسنده ۳۵۵/۵

أَصْحَابِي أَرْبَعَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ- قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
 قَالَ، إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، وَأَبُو ذَرٍّ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ-  
 حديث نمبر ۹۸:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ میرے چار صحابیوں  
 سے محبت کرتا ہے۔ مجھے بتلایا کہ وہ ان کو محبوب رکھتا ہے اور مجھے بھی اس کا حکم دیا۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ وہ  
 کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک حضرت علی، ابو ذر، سلمان فارسی اور مقداد بن اسود کنڈی ہیں۔  
 ۹۹- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِحُبِّ  
 أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي - أَرَى شَرِيكََا - قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ عَلِيٌّ مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ وَ  
 سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ-)

حديث نمبر ۹۹:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے صحابیوں  
 کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ بھی ان کو محبوب رکھتا  
 ہے ان میں حضرت علی، ابو ذر، سلمان فارسی اور مقداد کنڈی ہیں۔

(۲۰)

لَا يُحِبُّهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُ إِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت علی سے مومن پیار کرتا ہے اور منافق بغض رکھتا ہے:

۱۰۰- عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ الْأَيْمِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ

إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ-

(۹۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۵۶/۵

(۱۰۰) أخرجه الترمذی في كتاب المناقب ۶۴۳/۴ برقم الحديث ۳۷۳۶

قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ -

حدیث نمبر ۱۰۰:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تجھ سے مومن محبت اور منافق بغض رکھے گا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور (کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

۱۰۱- وَعَنِ الْمُسَاوِرِ الْحَمِيرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ

فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ، لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ -

حدیث نمبر ۱۰۱:

حضرت مساور حمیری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھے گا۔

۱۰۲- عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ الْأَيْمِيِّ ﷺ أَنَّهُ

لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ -

حدیث نمبر ۱۰۲:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا مجھ سے مومن ہی محبت کریگا اور منافق ہی بغض کریگا۔

۱۰۳- عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ إِنَّهُ مِمَّا عَهْدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَنَّهُ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ ، وَلَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ -

(۱۰۱) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۶۴۳/۴ برقم الحدیث ۳۷۳۶

(۱۰۲) أخرجه بن ماجه فی المقدمه باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ ۴۲/۱ رقم الحدیث ۱۱۴

(۱۰۳) رواه احمد فی مسنده ۸۴/۱ برقم الحدیث ۶۴۲ وأخرجه مسلم فی کتاب الايمان ۸۱/۱ برقم الحدیث ۱۳۲

حدیث نمبر ۱۰۳:

حضرت زربن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا اور مومن ہی مجھ سے محبت کریگا۔

۱۰۳ - عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ -

حدیث نمبر ۱۰۴:

حضرت زربن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۰۵ - عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهْدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ -

حدیث نمبر ۱۰۵:

حضرت زربن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۰۶ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، بُرَيْدَةُ قَالَ: أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بُغْضًا لَمْ يُبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ - قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ لَّمْ أَحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا - قَالَ: فَبِعْتَ ذَلِكَ الرَّجُلَ عَلَى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، مَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا - قَالَ فَاصْبِنَا سَبِيًّا - قَالَ فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ابْعَثْ إِلَيْنَا مَن يُحَمِّسُهُ - قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّيِّ وَصِيفَةٍ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّيِّ - فَخَمَسَ وَقَسَمَ -

(۱۰۴) اسنادہ صحیح و أخرجه الامام احمد في مسنده ۹۵/۱ رقم الحديث ۷۳۱

(۱۰۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۱۲۸/۱

(۱۰۶) أخرجه الامام احمد في مسنده ۳۵۰/۵

فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطَّى - فَقُلْنَا: يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ النَّبِيِّ  
كَانَتْ فِي السَّبِي؟ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمْسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي  
أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، وَوَقَعَتْ بِهَا - قَالَ - فَكَتَبَ الرَّجُلُ  
إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِبْعَثْنِي - فَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا - قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَاءَ الْكِتَابِ  
وَأَقُولُ: صَدَقَ -

قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ - أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ: قَالَ فَلَا  
تُبْغِضْهُ؟، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْ دَدْ لَهُ حُبًّا - فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ النَّصِيبُ آلِ  
عَلِيٍّ فِي الْخُمْسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ - قَالَ، فَمَا كَانَ أَحَدًا، بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ -

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ (رَاوِي الْحَدِيثِ): فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ  
فِي هَذَا الْحَدِيثِ، غَيْرُ أَبِي، بُرَيْدَةَ -  
حدیث نمبر 106:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی بریدہ کہتے ہیں  
ابتداء میں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نفرت  
کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا  
تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا۔ صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا ہم لوگوں نے چند قیدی  
پکڑے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کر لے  
چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ بھی تھی جو قیدیوں میں سب  
سے عمدہ خاتون تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔  
ہم نے اس سے پوچھا اے ابوالحسن یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی

میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی پھر وہ اہل بیت نبوت میں آگئی اور وہاں سے آل علی میں آگئی اور میں نے اس سے صحبت کی ہے اس شخص نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اسی صورت حال سے آگاہ کیا میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا میں نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں خط پڑھا اور کہا انہوں نے سچ کہا نبی ﷺ نے اس خط سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کرو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے خمس میں آل علی کا حصہ وصفیہ سے بھی زیادہ ہے چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔ حضرت عبداللہ (حدیث کے راوی) نے کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس حدیث میں میرے اور نبی ﷺ کے درمیان میرے والد بریدہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔

۱۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيُقْسِمَ الْخُمْسَ (وَفِي رِوَايَةٍ: لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ) قَالَ فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ۔ قَالَ فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ: أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا؟ (لِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ) قَالَ، وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا۔ قَالَ: فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَتُبْغِضُ عَلِيًّا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَلَا تُبْغِضُهُ (وَفِي رِوَايَةٍ: فَأَجِبْهُ) فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

حدیث نمبر ۱۰۷:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس تقسیم کرنے کے لیے بھیجا (اور ایک روایت میں ہے کہ خمس لینے کیلئے بھیجا) حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کے وقت پہنچے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کیا تو دیکھ رہا ہے جو یہ شخص کر رہا ہے (یعنی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا) حضرت



بریدہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا نہ بغض رکھ تو علی سے (اور ایک روایت میں ہے محبت کر تو علی سے) پس ان کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حصہ ہے۔

۱۰۸ - عَنِ الْمُسَاوِرِ الْجَمِيرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ :  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ ، لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ -  
حدیث نمبر ۱۰۸:

حضرت مسارو حمیری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا مومن تجھ سے کبھی بغض نہیں کریگا اور منافق تجھ سے کبھی محبت نہیں کریگا۔

(۲۱)..... مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

نبی کریم ﷺ کا فرمان ”جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی“

۱۰۹ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاشٍ الْأَسْلَمِيِّ ، قَالَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ) قَالَ :  
خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ ، حَتَّى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي  
عَلَيْهِ - فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شِكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ  
۲ - فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غُدْوَةٍ ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ - فَلَمَّا رَأَيْتِي  
أَبَدَنِي عَيْنِيهِ (يَقُولُ حَدَّدَ إِلَيَّ النَّظَرَ) حَتَّى إِذَا جَلَسْنَا قَالَ ، يَا عَمْرُو ! وَاللَّهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي ،  
قُلْتُ : آعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُوذِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ ، بَلَى : مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي -  
حدیث نمبر ۱۰۹:

حضرت عمرو بن شاش اسلمی بیان کرتے ہیں (یہ اصحاب حدیبیہ میں سے ہیں) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

ساتھ یمن گیا۔ اس سفر میں آپ نے مجھ سے اعراض کیا۔

حتیٰ کہ میرے دل میں ان کے بارے غلط خیال آیا۔ جب میں آیا تو مسجد میں اس شکایت کا اظہار کیا حتیٰ کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی۔ صبح کے وقت میں مسجد میں آیا۔ رسول اللہ ﷺ اصحاب میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو اپنی آنکھیں پھیر لیں۔ (کہتے ہیں مجھ سے ناراضگی کی حالت میں نظر پھیر لی) حتیٰ کہ جب ہم بیٹھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر واللہ کی قسم تو نے مجھے اذیت پہنچائی۔ میں نے عرض کی اس بات سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ ﷺ کو اذیت پہنچاؤں۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

(۲۲) ..... مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

حضور ﷺ کا فرمان ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے“

۱۱۰۔ عَنْ زَادَانَ، أَبِي عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ:

مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ، وَهُوَ يَقُولُ مَا قَالَ؟ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔  
حدیث نمبر ۱۱۰:

حضرت زاذان ابو عمر سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے

اس بات پر قسم لیتے سنا کہ کون ہے جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا؟ تیرہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

۱۱۱۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَنْشُدُ النَّاسَ فَقَالَ:

(۱۰۹) أخرجه الامام احمد ۴۸۳/۳

(۱۱۰) رواه الامام احمد في مسنده ۸۴/۱ برقم الحديث ۶۴۱

(۱۱۱) رواه احمد في مسنده ۸۸/۱ برقم ۶۷۰

أَنْشُدَ اللَّهُ رَجُلًا مُسْلِمًا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ مَا قَالَ؟  
فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا، فَشَهِدُوا-

حدیث نمبر ۱۱۱:

حضرت زیاد بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے اس بات پر قسم لیتے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو انہوں نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا؟ تو بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

۱۱۲۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَا: نَشَدُ عَلِيَّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ، إِلَّا قَامَ- قَالَ، فَقَامَ مِنْ قَبْلِ سَعِيدِ سِتَّةٌ، وَمِنْ قَبْلِ زَيْدِ سِتَّةٌ- فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ، أَلَيْسَ اللَّهُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قَالُوا: بَلَىٰ- قَالَ اللَّهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ- اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ-

حدیث نمبر ۱۱۲:

حضرت ابواسحاق، سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کھلے میدان میں قسم لی۔ کون ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا وہ کھڑا ہو جائے راوی کہتے ہیں سعید سے پہلے چھ آدمی اور زید سے پہلے چھ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا اللہ مومنوں کا سب سے زیادہ ولی نہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اُسے جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ

(۱۱۲) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۱

(۱۱۳) أخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۱۹ برقم ۹۵۱

: أَنْشُدَ اللَّهُ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ، يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ۔ نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ، يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ ، أَلَسْتُ أَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ بِأَنْفُسِهِمْ ، وَأَزْوَاجِي أُمَّهَاتِهِمْ؟

فَقُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ!

قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ أَللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۱۳:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے قسم لیتے دیکھا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا۔ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ وہ کھڑے ہو کر گواہی دے۔ حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے گویا میں ان میں سے ہر ایک کو دیکھتا ہوں انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا کیا میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق دار نہیں ہوں اور میری بیویاں ان کی مائیں نہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھا سے جو اس کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۳۔ عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ - حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ وَرَجُلٌ مِّنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ عَنِ

عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔"

حدیث نمبر ۱۱۳:

حضرت نعیم بن حکیم بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابو مریم نے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

مجلس میں بیٹھے تھے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے راوی کہتے ہیں بعد میں لوگوں نے یہ زائد کیا۔ اے اللہ تو دوست رکھا سے جو اسے دوست رکھے اور تو دشمنی رکھا اس سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ أَتَاهُ تِسْعَةٌ رَهْطٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ - قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ، قَبْلَ أَنْ يَغْمَى - قَالَ فَابْتَدَأَ وَافْتَحَدُوا، فَلَا نَدْرِي مَا قَالُوا -

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ - قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ - قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَفَنَفَتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ -

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَا نَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ -

قَالَ وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ، فَابْتَدَأَ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَابْتَدَأَ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ - قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ٢ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [الا حزاب - ٣٣]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ - لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ - قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمًا - قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ - قَالَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَيْتِ مَيْمُونٍ، فَأَذْرَكُهُ - قَالَ فَاَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ، حَتَّى أَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلنَّبِيِّمِ - كَانَ صَاحِبُكَ نَرَبِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ -

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرِجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ - لَا، فَبَكَى عَلِيٌّ - فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنْكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي -

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّ فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي - وَقَالَ سُدُّوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا، وَهُوَ طَرِيقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ -

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ -

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ - هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟

قَالَ، وَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لِعُمَرَ (حِينَ قَالَ: إِذْ دُنِيَ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ) قَالَ - أَوْ

كُنْتَ فَاعِلًا؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ: اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ۔  
حدیث نمبر ۱۱۵:

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آ جائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمون نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں، ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے

ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسارہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی



نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔)

۱۱۶۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانزَلْنَا بِغَدِيرِ خَمٍّ - فَنُودِيَ فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ - وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى -

قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أُولَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالَ: بَلَى فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ - اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَآلَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ - قَالَ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ: هَنِيئًا يَا بَنَ أَبِي طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ -

حدیث نمبر ۱۱۶:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ہم غدیر خم کے مقام پر ٹھہرے۔ ہمیں نداء دی گئی۔ الصلاة جامعة (یعنی نماز کا وقت ہو گیا۔) اور دو درختوں کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی پس ظہر کی نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں سب نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کی جان کا زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھا سے جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھا اس سے جو اس سے دشمنی رکھے راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا اے ابن ابی طالب مبارک ہو تو صبح اور شام ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہے۔

۱۱۷۔ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ خَتَنَائِي حَدَّثَنِي

عَنْكَ بِحَدِيثٍ فِي شَأْنِ عَلِيٍّ ص، يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ- فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ-

فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيكُمْ مَا فِيكُمْ-

فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ بَيْنِي بَأْسٌ- فَقَالَ: نَعَمْ-

كُنَّا بِالْجُحْفَةِ- فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْنَا ظَهْرًا، وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ ص-

فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى- قَالَ:

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ- قَالَ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ

عَادَاهُ؟ قَالَ: إِنَّمَا أَخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ-

حدیث نمبر ۱۱۷:

حضرت عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے داماد نے

مجھے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک حدیث بیان کی ہے غدیر خم کے دن والی۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے منہ سے سنوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عراقیوں کے گروہ جو تم میں ہے وہ ہے میں نے عرض کی آپ کو مجھ سے کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے ہم مقام جھتہ پر تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے ظہر کی نماز ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر فرمایا اے لوگوں کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق رکھتا ہوں لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ مولا ہے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔ کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔ اے اللہ تو دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھے اور تو دشمن رکھ اس کو جو اس کو دشمن رکھے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تجھے خبر دی جیسے میں نے سنا۔

۱۱۸۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَمَعَ عَلِيُّ ص النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُوا اللَّهَ كُلَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ، مَا سَمِعَ، لَمَّا قَامَ-  
فَقَامَ ثَلَاثُونَ مِنَ النَّاسِ، فَشَهِدُوا جِئْنَا أَخَذَ يَدَهُ، فَقَالَ لِلنَّاسِ اتَّعَلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى النَّاسِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟  
قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَهَذَا مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَاوَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ-  
قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكَانَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ- فَلَقِيْتُ زَيْدَ بَنِ أَرْقَمٍ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ كَذَا وَكَذَا-  
قَالَ: فَمَا تُنْكِرُ؟ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ لَهُ-  
حدیث نمبر ۱۱۸:

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھلے میدان میں

جمع ہوئے پھر آپ نے ان سے کہا میں ہر اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا جس نے بھی سنا وہ کھڑا ہو ہو جائے لوگوں میں سے تیس (۳۰) آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو فرمایا کیا تم نہیں جانتے میں لوگوں کی جانوں کا زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں یہ بھی اس کا مولا ہے اے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ راوی کہتے ہیں میں وہاں سے نکلا میرے دل میں کھٹکا تھا میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ملا میں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایسے کہتے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اس کا انکار کرتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا۔

۱۱۹۔ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِي خَمٍّ - فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيرٍ - قَالَ فَخَطَبَنَا - وَظَلَّلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشُوبٍ عَلَى شَجَرَةٍ سَمُرَةٍ، مِنَ الشَّمْسِ - فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ، (أَوِ أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ) أَنِّي أَوْلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟  
قَالُوا: بَلَىٰ: قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ - اللَّهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ -

حدیث نمبر ۱۱۹:

حضرت مایمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وادی میں ٹھہرے بتایا گیا یہ وادی خم ہے آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا پس وہاں ظہر کی نماز پڑھی آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ پر ببول کے درخت پر کپڑا ڈال کر سورج سے سایہ کیا گیا پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے یا فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی

جان کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے اور تو دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھے۔

۱۲۰۔ وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى

الْفُسْطَاسِ (لَعَلَّهُ الْفُسْطَاطُ) فَسَأَلَهُ عَنْ دَاءٍ۔

فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

قَالُوا: بَلَىٰ۔ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

قَالَ مَيْمُونٌ: فَحَدَّثَنِي بَعْضُ الْقَوْمِ عَنْ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! وَاوَالِ مَنْ

وَاوَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۲۰:

حضرت میمون ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک آدمی خیموں کے آخر سے آیا۔ اس نے کسی بیماری کے متعلق سوال کیا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے دوران گفتگو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ حضرت میمون کہتے ہیں مجھے بعض لوگوں نے حضرت زید بن ارقم سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے فرمایا اے اللہ تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے اور تو دوست رکھ اس کو جو اس سے دوستی رکھے۔

۱۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً۔ فَلَمَّا

قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَفَّصْتُهُ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ۔

فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

قُلْتُ: بَلَىٰ، يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۲۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت بریدہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن میں ایک غزوہ پر گیا میں نے حضرت علی کو اس سے اعراض کرتے دیکھا جب میں آیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کی تنقیص کی۔ پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ کیا مجھے مومنوں کی جانوں پر زیادہ حق نہیں۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۲۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، بُرَيْدَةُ قَالَ: أَبْغَضْتُ عَلِيًّا غَضْبًا لَمْ يُبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ۔ قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ لَّمْ أُحِبُّهُ إِلَّا عَلِيٌّ بُغِضَهُ عَلِيًّا۔

قال: فَبِعِثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلِيَّ خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، مَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلِيٌّ بُغِضَهُ عَلِيًّا۔ قَالَ فَاصْبُنَا سَبِيًّا۔ قَالَ فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ابْعَثْ إِلَيْنَا مَن يُخَمِّسُهُ۔ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّنِي وَصِيفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبِي - فَخَمَسَ وَقَسَمَ - فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطِّيًّا - فَقُلْنَا: يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبِي؟ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ، وَوَقَعَتْ بِهَا - قَالَ - فَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: ابْعَثْنِي - فَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا - قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَاءَ الْكِتَابِ وَأَقُولُ: صَدَقَ -

قال: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ - أَتُبْغِضُ عَلِيًّا -؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ: قَالَ فَلَا

تُبَغِضُهُ؟، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْ دَدْ لَهُ حُبًّا۔ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ الْكَنْصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمْسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيْفَةٍ۔ قَالَ، فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ، بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ (رَأَى الْحَدِيثَ): فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، غَيْرُ أَبِي، بُرَيْدَةَ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی بریدہ کہتے ہیں ابتداء میں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا۔ صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا ہم لوگوں نے چند قیدی پکڑے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کر لے چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا اے ابوالحسن یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی پھر وہ اہل بیت نبوت میں آگئی اور وہاں سے آل علی میں آگئی اور میں نے اس سے صحبت کی ہے اس شخص نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اسی صورت حال سے آگاہ کیا میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا میں نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں خط پڑھا اور کہا انہوں نے سچ کہا نبی ﷺ نے اس خط سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے خمس میں آل علی کا حصہ وصیفہ سے بھی زیادہ ہے چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص

محبوب نہ رہا۔ حضرت عبداللہ (حدیث کے راوی) نے کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس حدیث میں میرے اور نبی ﷺ کے درمیان میرے والد بریدہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔

۱۲۳۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاوَلُونَ مِنْ عَلِيٍّ - فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى عَلِيٍّ شَيْءٌ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ - فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَأَصَبْنَا سَبِيًّا - قَالَ، فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةَ بِنَ الْخُمْسِ لِنَفْسِهِ - فَقَالَ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ: دُونَكَ -

قال: فلما قدمنا على النبي ﷺ جعلتُ أحدثه بما كان - ثم قلت: إن عليًا أخذ جارية من الخمس - قال، وكنت رجلاً مكبابًا - قال، فرفعت رأسي فإذا وجه رسول الله ﷺ قد تغير فقال: من كنت وليه، فعلي وليه -

حدیث نمبر ۱۲۳:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جہاں لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق باتیں کر رہے تھے وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے بوجھ تھا اور اسی طرح خالد بن ولید کے دل میں بھی پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جنگ میں بھیجا جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر مقرر تھے ہمیں وہاں کچھ قیدی ہاتھ لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک باندھی اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد بن ولید نے فرمایا ٹھرو۔ پھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں وہ واقعہ بیان کرنے لگا اور کہا علی نے خمس میں سے باندھی لی ہے میں نے اس وقت سر جھکایا تھا جب میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ رسول ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہونا چاہئے۔

۱۲۳۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كُنْتُ وَلِيَهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَهُ -

(۱۲۳) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۵۸/۵

(۱۲۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۶۱/۵



حدیث نمبر ۱۲۴:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مددگار ہوں علی بھی اس کا مددگار ہے۔

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ - فَقَامَ خَمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۲۵:

حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن وہب سے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی۔ تو نبی ﷺ کے اصحاب سے پانچ یا چھ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۲۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ - اسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فَقَالَ: اُنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔  
قَالَ، فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا ، فَشَهِدُوا۔

حدیث نمبر ۱۲۶:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گواہی دینے کے لیے کہا آپ نے فرمایا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اس کو جو اس سے دوستی رکھے اور تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے راوی کہتے ہیں سولہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

(۱۲۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۶۶/۵ وقال الهيثمي ۱۰۷/۹ اسنادہ حسن

(۱۲۶) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۷۰/۵

۱۲۷۔ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرُّحْبَةِ فَقَالُوا: السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا۔

قَالَ: كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ، وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ۔

قَالُوا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، يَقُولُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هَذَا

مَوْلَاهُ۔

قَالَ رِيَّاحٌ: فَلَمَّا مَضُوا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ: مَنْ هُوَ لَأَيِّ؟ قَالُوا: نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ،

فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ۔

حدیث نمبر ۱۲۷:

حضرت ریح بن حارث بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھلے میدان میں ایک گروہ آیا

۔ انہوں نے کہا ”السلام علیک یا مولانا“ (اے ہمارے مولا تم پر سلامتی ہو) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم

عرب قوم ہو میں تمہارا مولا کیسے ہوں انہوں نے کہا ہم نے غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس

کا میں مولا ہوں یہ بھی اس کا مولا ہے۔ حضرت ریح کہتے ہیں جب وہ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا میں نے

ان سے سوال کیا وہ کون ہیں انہوں نے کہا انصار کی جماعت سے ہیں جس میں ابوایوب انصاری ہیں۔

(۲۳)

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ

جس نے حضرت علی کو برا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ کو برا کہا

۱۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِي: أَيَسَبُّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيكُمْ؟

(۱۲۷) أخرجه الامام احمد في المسند ۵/ ۴۱۹

(۱۲۸) أخرجه الامام احمد في المسند ۶/ ۳۲۳

قُلْتُ: مَعَاذَ اللَّهِ! (أَوْ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا)

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي -

حدیث نمبر ۱۲۸:

حضرت عبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے فرمایا کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے؟ میں نے معاذ اللہ، یا سبحان اللہ، یا اس جیسا کوئی کلمہ بولا۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے علی کو گالی دی تحقیق اس نے مجھے گالی دی۔

(۲۴)

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

حضور ﷺ کا فرمان ”اے علی تو میرے لئے ایسے ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ کیلئے ہارون“

۱۲۹ - عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيِّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ

تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟

حدیث نمبر ۱۲۹:

حضرت ابراہیم بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام

سے تھی؟

۱۳۰ - عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ

وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا - فَقَالَ: أَتُخْلِفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟

قَالَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي -

(۱۲۹) أخرجه البخاری فی کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ ۲۲/۵

(۱۳۰) أخرجه البخاری فی کتاب المغازی باب غزوة تبوك

حدیث نمبر ۱۳۰:

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوک کی طرف نکلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۳۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ: أَنْتَ بِنْتِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

قال سعيد (هو سعيد بن المسيب أحد رجال السند): فأحبت أن أشفاه بها سعداء، فحدثته بما حدثني عامر۔ فقال: أنا سمعته فقلت: أنت سمعته؟ فوضع إصبعه على أذنيه، فقال: نعم وإلا فاستكتنا۔

حدیث نمبر ۱۳۱:

حضرت عامر بن سعد ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

حضرت سعید نے کہا (یہ سعید بن مسیب ہیں جو سند کے رجال سے ایک ہیں) میں نے چاہا میں اس حدیث کو بیان کروں حضرت سعد کے سامنے پس میں نے وہ حدیث بیان کی جو مجھے حضرت عامر نے ذکر کی۔ حضرت سعد نے کہا میں نے اس کو سنا ہے۔ میں نے پھر کہا آپ نے سنا ہے؟ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں پر رکھیں پھر کہا جی ہاں۔ اگر میں نے نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

۱۳۲۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ:

(۱۳۱-۱۳۲) أخرجه مسلم في كتاب فضائل الصحابة رقم الحديث ۳۰، ۳۱، ۳۲

خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هِرُونَ مِنْ مُوسَى؟

حدیث نمبر ۱۳۲:

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کے جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۳۳ - وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا - فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ فَقَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَنْ أُسَبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، خَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هِرُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي - وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا عَطِيبَ الرَّأْيَةِ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ - قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا - فَقَالَ: ادْعُوا إِلَيَّ، فَأَتَى بِهِ أَرْمَدٌ - فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ - فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ - وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ [۳- آل عمران - ۶۱] دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ هُوَلَاءِ أَهْلِي -

حدیث نمبر ۱۳۳:

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے

حضرت سعد کو کہا تجھے ابو تراب کی برائی بیان کرنے سے کون سی بات روکتی ہے؟ حضرت سعد کہتے ہیں میں نے وہ تین باتیں ذکر کیں جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے فرمائیں۔ پس میں ہرگز ان کی برائی بیان نہیں کروں گا کہ مجھے ان سے ایک بات بھی یاد ہو۔ یہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے ان کو بعض جنگوں میں اپنا خلیفہ بنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے اور خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا میں جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک اس کی خواہش کرنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا علی کو بلاؤ۔ وہ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا اور جھنڈا ان کو تھا ما دیا پس اللہ نے ان کو فتح دی۔ اور تیسری بات۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اے محبوب ﷺ آپ فرمائیے کہ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا رہے ہیں (۳۔ آل عمران) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ یہ میری اہل بیت ہیں۔

۱۳۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔  
حدیث نمبر ۱۳۴:

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۳۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ،

(۱۳۴) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۶۴۱/۵ برقم الحدیث ۳۷۳۱

(۱۳۵) أخرجه ابن ماجه فی المقدمة باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ رقم الحدیث ۱۱۵

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟

حدیث نمبر ۱۳۵:

حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں میں نے سنا حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے حدیث ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۳۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ - وَخَلَّفَ عَلِيًّا فِي أَهْلِهِ - فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: مَا مَنَعَهُ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ صُحْبَتَهُ - فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا - فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ - أَمَا تَرْضَى أَنْ تَنْزَلَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟

حدیث نمبر ۱۳۶:

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ جنگ کے ارادے سے غزوہ تبوک پر گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل کے پاس چھوڑا بعض لوگوں نے کہا آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وجہ سے نہیں لے کر گئے کہ وہ آپ کی صحبت میں رہنا پسند نہیں کرتے جب یہ بات حضرت علی کو پہنچی تو آپ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى جَاءَ ثَنِيَّةَ الْوُدَاعِ، وَعَلِيُّ يَبْكِي يَقُولُ: تُخَلِّفُنِي مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ: أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا النُّبُوَّةَ؟

(۱۳۶) أخرجه ابن سعد في الطبقات ۳/۳۲

(۱۳۷) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۷۰ رقم الحديث ۱۴۶۳

حدیث نمبر ۱۳۷:

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ثنیۃ الوداع پہنچے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے آپ مجھے پیچھے چھوڑ کے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۳۸ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ، وَأَنَا أَهَابُكَ، أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، يَا ابْنَ أُخِي! إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا، فَسَلْنِي عَنْهُ، وَلَا تَهْبِنِي - قَالَ فَقُلْتُ: قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ، حِينَ خَلَفَهُ بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ -

فَقَالَ سَعْدٌ: خَلَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَخْلِفُنِي فِي الْخَالِفَةِ، فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى -

قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ!

قَالَ: فَأَذْبَرَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارِ قَدَمَيْهِ، يَسْطَعُ - وَقَدْ قَالَ حَمَادٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): فَرَجَعَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا -

حدیث نمبر ۱۳۸:

حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا میں ایک حدیث کے بارے آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں آپ اس بات سے کہ آپ اس کے بارے کوئی سوال کریں۔ حضرت سعد بن مالک نے کہا اے بھتیجے تو ایسا نہ کر جب تو یہ جانتا ہے کہ میرے پاس علم ہے پس مجھ



سے اس کے بارے سوال کر اور تو مجھے نہ ڈرا۔ حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کا وہ قول جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جب آپ کو خلیفہ بنایا مدینہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ کا خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ آپ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس وہ خوشی میں جلدی سے لوٹ گئے گویا کہ آج بھی میں ان کے قدموں کی اڑتی ہوئی غبار دیکھ رہا ہوں۔ اور حضرت حماد نے (جو سند کے رجال سے ایک ہیں) فرجع علی مسرعاً۔ کے الفاظ بیان فرمائے۔

۱۳۹۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هِرُونَ مِنْ مُوسَى-

حدیث نمبر ۱۳۹ ::

حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں میں نے ابراہیم بن سعد کو حدیث بیان کرتے سنا وہ حضرت

سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۴۰۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ

مَالِكٍ: إِنَّكَ إِنْسَانٌ فِيكَ حِدَّةٌ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ - قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ قُلْتُ حَدِيثَ

عَلِيِّ قَالَ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ - أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هِرُونَ مِنْ

مُوسَى؟-

قَالَ: رَضِيْتُ - ثُمَّ قَالَ: بَلَى، بَلَى -

(۱۳۹) أخرجه الامام احمد فى المسند ۱/ ۱۷۴

(۱۴۰) أخرجه الامام احمد فى المسند ۱/ ۱۷۵

حدیث نمبر ۱۴۰:

حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن مسیب سے سنا تو میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہا آپ ایسے شخص ہیں آپ میں گرمی پائی جاتی ہے اور میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا وہ کیا؟ علی بن زید کہتے ہیں میں نے حدیث علی کا ذکر کیا تو سعد بن مالک نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں خوش ہوں پھر کہا کیوں نہیں۔ کیوں نہیں۔

۱۴۱۔ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، حَدَّثَنِي ابْنُ لِسْعَدِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ۔ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى سَعْدِ فَقُلْتُ: حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَنْكَ حِينَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ؟ قَالَ فَغَضِبَ، فَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ فَكْرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَهُ أَنْ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبُ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا إِلَّا وَأَنَا مَعَكَ۔ فَقَالَ: أَوْ مَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔

حدیث نمبر ۱۴۱:

حضرت ابن مسیب کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی سعد بن مالک کے بیٹے نے انہوں نے اپنے والد سے حدیث روایت کی حضرت مسیب کہتے ہیں میں حضرت سعد کے پاس حاضر ہوا میں نے کہا مجھے آپ سے ایک حدیث بیان کی گئی جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ ابن مسیب کہتے ہیں حضرت سعد غصے میں آگئے آپ نے کہا کون ہے جس نے تجھے حدیث بیان کی؟ پس میں نے ناپسند جانا میں آپ کو خبر دوں کہ آپ کے بیٹے نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ اس سے ناراض ہوں پھر آپ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کیلئے نکلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے مدینہ پر خلیفہ بنایا حضرت علی

رسول اللہ ﷺ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۴۲۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ: أَنْتَ مِنِّي

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

قِيلَ لِسُفْيَانَ (هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟

قَالَ: قَالَ: نَعَمْ۔

حدیث نمبر ۱۴۲:

حضرت سعید بن مسیب حضرت سعد بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا

تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا (یہ سفیان بن عیینہ ہیں جو سند کے رجال سے ہیں) آپ نے یہ بھی کہا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے آپ نے کہا جی ہاں۔

۱۴۳۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ۔ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ

وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ

بَعْدِي۔

حدیث نمبر ۱۴۳:

حضرت مصعب بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر خلیفہ بنایا آپ نے عرض کی یا رسول اللہ

(۱۴۲) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۷۹

(۱۴۳) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۲ والحديث برقم ۱۵۸۳

ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۴۴ - عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ خَلَفَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: أَتُخَلِّفُنِي؟ قَالَ: لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي -  
حدیث نمبر ۱۴۴:

حضرت حمزہ بن عبد اللہ اپنے والد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۴۵ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، وَخَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَتُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي - سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِينَ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا -  
فَقَالَ: ادْعُوا عَلِيًّا -

فَأَوْتِي بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ - وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (نَدُّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاؤُكُمْ) [۳- آل عمران ۶۱] دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ اللَّهُمَّ! هُوَلَاءِ أَهْلِي -

(۱۴۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/ ۱۸۴

(۱۴۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/ ۱۸۵ ورواه مسلم والترمذی كلاهما عن قتيبة باسناد حسن

حدیث نمبر ۱۲۵:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلفیہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ کو خبیر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھا مادی پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلا رہے ہیں (۳ آل عمران - ۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ میرے اہل بیت ہیں۔

۱۲۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةَ رَهْطٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقَوْمٌ مَعَكُمْ - قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ، قَبْلَ أَنْ يَغْمَى - قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّثُوا، فَلَا نَدْرِي مَا قَالُوا.

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ - قَالَ آئِنَ عَلِيٍّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ - قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَتَفَكَ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ -

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَا نَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ -

قَالَ وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ، فَأَبَوْا - فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا - فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ - قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ۲ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا [الاحزاب - ۳۳]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ - لَبَسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ - قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ - قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ

أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ - قَالَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَيْتِ مَيْمُونٍ ، فَأَدْرَكُهُ - قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي

بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ ، حَتَّى أَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلَّيْمِ - كَانَ صَاحِبُكَ تَرْمِيهِ فَلَا

يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ -

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكِ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرِجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ - لَا ، فَبَكَى عَلِيٌّ - فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

إِلَّا أَنْكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي -

قال: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي - وَقَالَ سُدُّوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيقُهُ ، لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ -

قال: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ -

قال: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ - هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ، حِينَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أَرْسَلَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ "أَوْ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ ااعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ -

حدیث نمبر ۱۴۶:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں، ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے

فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا



ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسار ہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۱۴۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي -

حدیث نمبر ۱۳۷:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۳۸ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُخَلِّفَ عَلِيًّا رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ لَهُ عَلِيُّ: مَا يَقُولُ النَّاسُ فِي إِذَا خَلَفْتَنِي؟ قَالَ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ

بِنَبِيِّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ (أَوْ لَا يَكُونُ بَعْدِي نَبِيٌّ -)

حدیث نمبر ۱۳۸:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ لوگ میرے بارے کیا کہیں گے جب آپ ﷺ مجھے چھوڑ کر گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (یا یہ کہا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔)

۱۳۹ - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِثِّي

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ بْنِ مُوسَى ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ -

حدیث نمبر ۱۳۹:

حضرت اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے

ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۵۰ - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ - يَا عَلِيُّ

(۱۴۸) أخرجه الامام احمد في المسند ۳/۳۸

(۱۴۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۶/۳۸۹

(۱۵۰) أخرجه الامام احمد في المسند ۶/۴۳۸

أَنْتَ بَيْنِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

حدیث نمبر ۱۵۰:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اے علی رضی اللہ عنہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بَيْنِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ

مِنْ مُوسَى؟

حدیث نمبر ۱۵۱:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۵۲۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ

تَبُوكَ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ

تَكُونَ بَيْنِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

حدیث نمبر ۱۵۲:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کے جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۵۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بَيْنِي

(۱۵۱) أخرجه أبو داود الطيالسي برقم الحديث ۲۰۵

(۱۵۲) أخرجه الطيالسي في مسنده والحديث ۲۰۹

(۱۵۳) أخرجه أبو داود الطيالسي في مسنده ۲۱۳

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى -

حدیث نمبر ۱۵۳:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔

(۲۵)

عَلِيٌّ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَاللَّهُ وَرَسُولَهُ يُحِبُّانَهُ

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں:

۱۵۴ - عَنْ عَابِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، وَخَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَتُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي - سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لِأَعْطَيْنَ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا - فَقَالَ: اذْعُوا لِي عَلِيًّا - فَأَوْتِيَ بِهِ أَرْمَدًا، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ -

وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (نَدُّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاؤَكُمْ) [۳- آل عمران ۶۱] اذْعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ اللَّهُمَّ! هُوَلَاءِ أَهْلِي -

حدیث نمبر ۱۵۳:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلفیہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں

ہے (۱۰۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۵

اور میں نے آپ ﷺ کو خیر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھا ما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران - ۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲۶)

أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ

اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں

۱۵۵۔ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيِّ أُنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔

حدیث نمبر ۱۵۵:

نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۱۵۶۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ

عَلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ۔ فَأَصَابَ جَارِيَةً۔ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ۔

وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةَ بَنِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبِرْنَا بِمَا

صَنَعَ عَلِيٌّ۔ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَّوْا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَّمُوا

عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ۔

فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ فَقَالَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

(۱۵۵) أخرجه البخاری فی کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ

(۱۵۶) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۶۳۲/۵

اللَّهُ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ بِمِثْلِ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ.

ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ بِمِثْلِ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ.

ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ بِمِثْلِ مَا قَالُوا۔ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي

وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُونَ مِنِّي؟ مَا تُرِيدُونَ مِنِّي؟ أَمْ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنُّهُ۔ وَهُوَ

وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي۔

حدیث نمبر ۱۵۶:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

اس پر امیر مقرر کیا پس وہ چھوٹا سا لشکر لے کر جنگ میں گئے آپ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لے لی

تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اصحاب رسول اللہ ﷺ سے چار نے یہ ارادہ کر لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ

سے ملیں گے آپ کو اس کی خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور مسلمان جب سفر سے واپس لوٹتے پہلے رسول اللہ

ﷺ کے پاس آکر آپ کو سلام کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے جب یہ لشکر جنگ سے واپس آیا تو نبی ﷺ کو

سلام کیا۔ پھر ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نہیں دیکھتے علی بن ابی طالب

رضی اللہ عنہ کو انہوں نے ایسے ایسے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی

کیا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کیا آپ ﷺ نے اس سے

بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی وہی کیا جو انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور آپ

ﷺ کے چہرے سے غصے کے آثار نظر آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ تم کیا

چاہتے ہو علی سے؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

۱۵۷۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْتَ مِنِّي

وَأَنَا مِنْكَ -

حدیث نمبر ۱۵۷:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۱۵۸ - عَنْ حَبِشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلِيُّ مِنِّي وَأَنَا

مِنْهُ - وَلَا يُودِي عَنِّي إِلَّا عَلِيٌّ -

حدیث نمبر ۱۵۸:

حضرت حبشی بن جنادہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی حق ادا نہیں کر سکتا۔

۱۵۹ - عَنْ حَبِشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ (وَكَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ عَلِيُّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ - وَلَا يُودِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَقْضِي عَنِّي

دَيْنِي ، إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

حدیث نمبر ۱۵۹:

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (یہ حجۃ الوداع کے دن حاضر تھے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور نہیں کوئی حق ادا کر سکتا میری طرف سے سوائے میرے یا علی

رضی اللہ عنہ کے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میری طرف سے میرا قرض سوائے میرے یا علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔

۱۶۰ - عَنْ حَبِشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ -

عَلِيُّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ - وَلَا يُودِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ -

(۱۵۸) أخرجه ابن ماجه في المقدمة برقم الحديث ۱۱۹

(۱۵۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۱۶۴/۴

(۱۶۰) أخرجه الامام احمد في المسند ۱۶۵/۴

حدیث نمبر ۱۶۰:

حضرت حبشی بن جنادۃ السلولی بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میری طرف سے میرا حق سوائے میرے یا علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔

۱۶۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔

فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

فَقَالُوا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى نَسْأَلَهُ۔

فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاؤُوا وَيَسْتَأْذِنُونَهُ - فَقَالَ اخْرُجْ فَانظُرْ مِنْ هُوَلَاءِ۔

فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ (مَا أَقُولُ: أَبِي)

قَالَ - ائْذَنْ لَهُمْ - وَدَخَلُوا - فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ۔

قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ - قَالَ أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ! فَأَشْبَهَ خَلْقَكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي

خُلُقَكَ، وَأَنْتَ بَيْنِي وَشَجَرَتِي - وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدِي، وَأَنَا بَيْنَكَ وَأَنْتَ

بَيْنِي - وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ! فَمَوْلَايَ، وَبَيْنِي وَالِيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ۔

حدیث نمبر ۱۶۱:

حضرت محمد بن اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت جعفر، علی اور زید بن

حارثہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے پس حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے زیادہ رسول اللہ کو محبوب ہوں اور حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے کہا میں زیادہ محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ مجھے محبوب رکھتے ہیں۔

انہوں نے کہا آؤ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھتے ہیں حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ آئے

انہوں نے اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ دیکھو یہ کون ہیں میں نے کہا یہ جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم ہیں

(۱۶۱) أخرجه الامام احمد في المسند ۲۰۴/۵



آپ ﷺ نے فرمایا ان کو بلا لاؤ۔ وہ حاضر ہوئے اور کہا آپ ﷺ کو کون زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ انہوں نے کہا، ہم مردوں کے بارے پوچھ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے جعفر جہاں تک تیری بات ہے تو صورت اور اخلاق میں میرے زیادہ مشابہ ہے اور تو میرے خاندان سے ہے اور اے علی جہاں تک تیری بات ہے تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں (یعنی حسن، حسین) کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں تو مجھ سے ہے اور اے زید جہاں تک تیری بات ہے تو میرا بیٹا ہے اور مجھ سے ہے اور ساری قوم سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۷)

عَلِيٌّ وَلِيُّ النَّبِيِّ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت علی دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ولی ہیں۔

۱۶۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةَ رَهْطٍ فَقَالُوا:

يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ - قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ، قَبْلَ أَنْ يَعْمَى - قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّاثُوا، فَلَا نَدْرِي

مَا قَالُوا -

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - وَقَعُوا فِي

رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - قَالَ

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ - قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ - قَالَ وَمَا

كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَتَفَّتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا،

فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُتَيْبٍ -

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَا نَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا

(۱۶۲) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۳۳۰

يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ۔

قَالَ وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ،  
فَأَبَوْا۔ فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ قَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔  
قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا  
قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔  
قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ۔ قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ  
عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ  
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [الا حزاب - ۳۳]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ۔ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ۔ قَالَ: وَكَانَ  
الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمًا۔ قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ  
أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ۔ قَالَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ  
بَيْتِ سَيْمُونِ ، فَأَذْرَكُهُ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ۔ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي  
بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ۔ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ ،  
حَتَّى أَصْبَحَ۔ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلثَّيْمِ۔ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا  
يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ۔

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرِجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ  
نَبِيُّ اللَّهِ - لَا، فَبَكَى عَلِيٌّ۔ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى  
، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي۔ وَقَالَ سُدُّوا  
أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيقُهُ ، لَيْسَ لَهُ

طریقِ غیْرہ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ، فَإِنَّ مَوْلَاَهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ، حِينَ قَالَ لَهُ إِذْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أُرْسِلَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ "أَوْ كُنْتُ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ۔

حدیث نمبر ۱۶۲:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آ جائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام

المؤمنین حضرت صفیہ بنت حنی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب بھرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح

تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسارہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم ہر مومن کے بارے میں دوست ہو۔ اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

(۲۸) ..... أَنْتَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

حضور ﷺ کا فرمان ”اے علی میرے بعد تو ہر مومن کی ولی ہے“

۱۶۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ

(۱۶۳) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب وقد سبق برقم ۱۴۶

عَلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ - فَأَصَابَ جَارِيَةً - فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ -  
وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْنَا بِمَا  
صَنَعَ عَلِيُّ - وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَّوْا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَلَّمُوا  
عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ -

فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ - فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ  
اللَّهِ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -  
ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ بِمِثْلِ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ -  
ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ بِمِثْلِ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ -  
ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ بِمِثْلِ مَا قَالُوا - فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي  
وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تَرِيدُونَ مِنِّي عَلِيُّ؟ مَا تَرِيدُونَ مِنِّي عَلِيُّ؟ إِنْ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ - وَهُوَ  
وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي -

حدیث نمبر ۱۶۳:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو  
اس پر امیر مقرر کیا پس وہ چھوٹا سا لشکر لے کر جنگ میں گئے آپ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لے لی  
تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اصحاب رسول اللہ ﷺ سے چار نے یہ ارادہ کر لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ  
سے ملیں گے آپ کو اس کی خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور مسلمان جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے رسول  
اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ کو سلام کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر جنگ سے واپس آیا نبی  
ﷺ کو سلام کیا۔ پس ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھیں ذرا علی بن ابی  
طالب رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے  
ہی کہا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس

سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی وہی کہا جو انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرے سے غصے کے آثار نظر آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

۱۶۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةَ رَهْطٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ، قَبْلَ أَنْ يَغْمَى۔ قَالَ فَابْتَدُوا فَتَحَدَّاثُوا، فَلَا نَدْرِي مَا قَالُوا۔

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفِضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ۔ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ۔ قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ۔ قَالَ فَتَفَّتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَا نَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ۔ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ بَنِي وَأَنَا مِنْهُ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ۔ هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ، حِينَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أُرْسِلَ

إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ "أَوْ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ،  
حدیث نمبر ۱۶۴:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آ جائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔



ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔)

۱۶۵۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ. فَأَخَذَتْ شَيْئًا فِي سَفَرِهِ. فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يُذَكِّرُوا أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ عِمْرَانُ: وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ بَدَأْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ.

قَالَ: فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا. فَأَعْرَضَ عَنْهُ.

ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا. فَأَعْرَضَ عَنْهُ.

ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَّنِّي عَلِيًّا فَعَلَّ كَذَا وَكَذَا - فَأَعْرَضَ عَنْهُ -  
ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ عَلِيًّا فَعَلَّ كَذَا وَكَذَا: قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ الرَّابِعَ، وَقَدْ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَقَالَ دُعُوا عَلِيًّا، دُعُوا عَلِيًّا - إِنَّ عَلِيًّا بَنِي وَأَنَا  
بِنْتُهُ - وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي -

حدیث نمبر ۱۶۵:

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجا اور حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر بنایا۔ ان کو سفر میں کوئی حادثہ لاحق ہوا پس اصحاب محمد ﷺ میں سے چار نے ارادہ کیا کہ  
اس امر کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کریں گے حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں جب ہم کسی سفر سے واپس آتے  
پہلے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام کرتے راوی کہتے ہیں جب وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں  
حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ  
ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ  
ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ  
ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ  
ﷺ چوتھے کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی کو چھوڑ دو  
علی کو چھوڑ دو بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہیں۔

۱۶۶ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، بُرَيْدَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثَيْنِ

إِلَى الْيَمَنِ - عَلِيٌّ أَحَدُهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيُّ الْآخِرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ - فَقَالَ:  
إِذَا التَّقِيتُمْ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ - وَإِنْ افْتَرَقْتُمْ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ عَلَى جُنْدِهِ -  
وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ - أَيُّكُمْ يَوْمَ الْيَوْمِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - ؟

قَالَ: وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ - فَأَبَوْا - فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ:  
 أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ فَتَرَكَهُ - ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيٌّ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقَالَ: أَيُّكُمْ  
 يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا -  
 قَالَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ -

قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ، بَعْدَ خَدِيْجَةَ -  
 قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ  
 فَقَالَ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [٥١] الا  
 [حزاب - ٣٣]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ - لَبَسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ - قَالَ: وَكَانَ  
 الْمُسْرِكُونَ يَرْمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمًا - قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ  
 نَبِيُّ اللَّهِ - قَالَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَيْتِ  
 سَيْمُونٍ، فَأَذَرَكَهُ - قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي  
 بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ بِالثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ،  
 حَتَّى أَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنِ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِلثَّيْمِ - كَانَ صَاحِبُكَ نَزَمِيَهُ فَلَا  
 يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ -

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرِجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ  
 نَبِيُّ اللَّهِ - لَا، فَبَكَى عَلِيٌّ - فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى  
 ، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ مِنِّي، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي -  
 قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي - وَقَالَ سُدُّوا

أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيقُهُ ، لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ -

قَالَ: فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ ، مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ - فَاقْتَتَلْنَا - فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَكَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبِينَا الدَّرِيَةَ - فَاصْطَفَى عَلِيُّ امْرَأَةً مِّنَ السَّبِيِّ لِنَفْسِهِ - قَالَ بُرَيْدَةُ: فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعْتُ الْكِتَابَ - فَقَرِئَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ - بَعَثَنِي مَعَ رَجُلٍ ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ أُطِيعَهُ ، فَفَعَلْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقَعُ فِي عَلِيٍّ ، فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ - وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي - وَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي -

حدیث نمبر ۱۶۶:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو لشکر یمن کی طرف بھیجے ان میں سے ایک کا امیر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کا امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم اکٹھے ہو جاؤ تو علی تم سب کے امیر ہیں اور جب تم جدا ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک اپنے لشکر کا امیر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے سب نے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے پھر ان کو چھوڑ کر ایک اور آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے سب نے انکار کیا تو حضرت علی نے عرض کی میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو تو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہی ہے راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے مسلمان ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا پکڑا پکڑا پھر حضرت علی ، سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کے اوپر ڈال

کر فرمایا۔ انما یرید اللہ۔ بیشک اللہ تو یہ ہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ فروخت کر دیا انہوں نے نبی ﷺ کا لباس پہنا پھر ان کی جگہ سو گئے مشرکین نبی کریم ﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت علی سور ہے تھے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ اللہ نبی سور ہے ہیں انہوں نے کہا یا نبی ﷺ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کے نبی تو یرمیمون کی طرف چلے گئے ہیں پس تم جاؤ اور ان سے جا ملو سو ابو بکر چلے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل ہوئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پتھر مار گئے جس طرح نبی ﷺ کو مارے جاتے تھے اور وہ تکلیف میں تھے آپ رضی اللہ عنہ اپنے سر کو کپڑے سے چھپا کر لیٹے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی جب صبح انہوں نے کپڑے سے سر نکالا تو مشرکوں نے کہا تم تو کینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے صاحب پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تو تکلیف میں تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ راوی نے کہا اور رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں لوگوں کے ساتھ نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں بھی آپ کے ساتھ آؤں تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تو حضرت علی نے رونا شروع ہو گئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہے ہو جیسا ہارون کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے اس کے کہ تم نبی نہیں ہو مناسب یہی ہے کہ میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ بن کر رہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو آپ ﷺ نے فرمایا علی کے دروازے کے سوا مسجد کے سب دروازے بند کر دو راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں بھی مسجد میں آجاتے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا راوی کہتے ہیں پس ہم اہل یمین سے زید کے بیٹوں کو ملے ہماری آپس لڑائی ہوئی تو مسلمان مشرکوں پر غالب آ گئے پس ہم نے ان کو قتل کیا اور ان کے بچوں کو چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھوڑے ہوؤں سے ایک عورت کو اپنے لیے چن لیا حضرت بریدہ کہتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خط لکھ کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی خبر دینے کے لیے بھیجا جب میں نبی ﷺ کے پاس آیا میں نے لکھا ہوا پڑھ کر سنایا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ پناہ کی جگہ ہے آپ ﷺ نے

مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا میں نے اس کے حکم کی اطاعت کی وہی کیا جس کے ساتھ اس نے مجھے بھیجا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو بے شک وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے دو مرتبہ فرمایا۔

۱۶۷۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا، فِي جَيْشٍ فَرَأَوْا مِنْهُ شَيْئًا فَأَنْكَرُوهُ فَاتَّفَقَ نَفَرٌ أَرْبَعَةٌ وَتَعَاقَدُوا أَنْ يَخْبِرُوا النَّبِيَّ ﷺ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ - قَالَ عِمْرَانُ وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ لَمْ نَأْتِ أَهْلَنَا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَنْظُرَ إِلَيْهِ فَجَاءَ النَّفَرُ الْأَرْبَعَةُ فَقَامَ أَحَدُهُمْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَمْ تَرِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ -

ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ -

ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَهُمْ وَلِعَلِّي إِنْ عَلِيًّا مِثِّي

وَأَنَا مِثُّهُ وَهُوَ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي -

حدیث نمبر ۱۶۷:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس پر امیر مقرر کیا پس وہ چھوٹا سا لشکر لے کر جنگ میں گئے آپ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لے لی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اصحاب رسول اللہ ﷺ سے چار نے یہ ارادہ کر لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملیں گے آپ کو اس کی خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ حضرت عمران کہتے ہیں ہم لوگ جب سفر سے واپس آتے تھے تو پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے آپ کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کتے اور پھر اپنے گھر والوں

(۱۶۷) أخرجه الطيالسي في مسنده ح ۸۲۹

کے پاس جاتے۔ جب یہ لشکر جنگ سے واپس آیا تو ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھیں ذرا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ علی سے کیا چاہتے ہیں؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

۱۶۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

بَعْدِي۔

حدیث نمبر ۱۶۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

(۲۹)

عَلِيُّ أَخُو النَّبِيِّ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت علی دنیا اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کے بھائی ہیں۔

۱۶۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيُّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ۔ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْاَخِيْتُ بَيْنَ أَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ؟

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

حدیث نمبر ۱۶۹:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان مواخات قائم

(۱۶۸) أخرجه الطيالسي في المسند ح ۲۷۵۲

(۱۶۹) أخرجه الترمذي في كتاب المناقب ۶۳۶/۵

کی حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی اور میری کسی سے مواخات قائم نہیں کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(۳۰)

إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَيْهِ  
جنت حضرت علی کی مشتاق ہے۔

۱۷۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ:

عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ۔

حدیث نمبر ۱۷۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔

(۳۱)

أَحَدُ الْمُبَشِّرِينَ بِالْجَنَّةِ  
حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

۱۷۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ، فِي نَفَرٍ، أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ - وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ - وَعُثْمَانُ

وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ -

قَالَ، فَعَدُّ هُوَ لَأَيِّ التِّسْعَةِ، وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ -

(۱۷۰) أخرجه الترمذی برقم الحدیث ۳۷۹۷

(۱۷۱) أخرجه الترمذی باب مناقب عبد الرحمن بن عوف ۶۴۸/۵



فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ! مَنْ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشُدُّ تُمُونِي بِاللَّهِ! أَبُو  
الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ -

حدیث نمبر ۱۷۱:

حضرت عبدالرحمن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت میں  
اس حدیث کو بیان کیا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس لوگ جنتی ہیں ابو بکر جنت میں ہیں عمر جنت میں ہے  
عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جنت میں ہیں راوی کہتے ہیں حضرت سعید  
نو کا ذکر کر کے دسویں پر خاموش ہو گئے لوگوں نے کہا اے ابو اعور ہم تجھے اللہ کی قسم دیتے ہیں دسواں کون ہیں  
حضرت سعید نے کہا تم مجھے اللہ کی قسم دیتے ہو ابو الاعور جنت میں ہیں۔

۱۷۲ - عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ -  
وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ - فَجَاءَ رَجُلٌ يَدْعَى سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ - فَجَاءَ  
الْمُغِيرَةَ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ - فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَاسْتَقْبَلَ  
الْمُغِيرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ - فَقَالَ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا، يَا مُغِيرَةَ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ - قَالَ: يَا مُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ، يَا مُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ (ثَلَاثًا) أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّونَ عِنْدَكَ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ! فَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعْتُ  
أُذْنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِنِّي لَمْ أَكُنْ أُرَوِي عَنْهُ كَذِبًا، يَسْأَلُنِي عَنْهُ  
إِذَا لَقِيْتُهُ - إِنَّهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي  
الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ  
فِي الْجَنَّةِ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ -

قال: فضجَّ أهلُ المسجدِ يُناشدونَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ! مَنْ التَّاسِعُ؟ قَالَ:

نَا شَدُّ تَمُونِي بِاللَّهِ - وَاللَّهُ الْعَظِيمُ! أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَاشِرُ -  
 ثُمَّ أَتْبَعَ ذَلِكَ يَمِينًا قَالَ: وَاللَّهِ! لَمْ شَهَدْ شَهِدَهُ رَجُلٌ يُغَيِّرُ فِيهِ وَجْهَهُ مَعَ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ، أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ، وَلَوْ عَمَرَ عُمَرَ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ -  
 حديث نمبر ۱۷۲:

حضرت رباح بن حارث بیان کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ جامع مسجد میں تھے اور اہل کوفہ ان کے دائیں  
 بائیں موجود تھے ایک شخص آیا جس کو سعید بن زید کہا جاتا ہے حضرت مغیرہ آئے اور ان کو چار پائی پر اپنے ساتھ بٹھالیا  
 اہل کوفہ سے ایک شخص مغیرہ کے سامنے آیا اس نے سب و شتم کیا سعید بن زید نے کہا اے مغیرہ یہ کس کو برا بھلا کہہ رہا  
 ہے؟ مغیرہ نے کہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے سعید بن زید نے کہا اے مغیرہ بن شعبہ! اے مغیرہ بن شعبہ!  
 تین مرتبہ کہا۔ میں سن رہا ہوں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو تیرے سامنے برا بھلا کہا جا رہا ہے نہ ہی تو ناپسند کرتا ہے  
 اور نہ ہی روکتا ہے میں گواہی دیتا ہوں میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور رسول اللہ ﷺ کے اس  
 فرمان اپنے دل میں جگہ دی بیشک میں آپ ﷺ کی طرف سے کوئی جھوٹی روایت نہیں کرتا کیونکہ جب میں  
 آپ ﷺ سے ملوں گا تو مجھ سے اس کے بارے سوال ہوگا بیشک آپ ﷺ نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہے، عمر جنت  
 میں ہے، علی جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، عبد الرحمن جنت میں ہے،  
 سعد بن مالک جنت میں ہے، اور مومنین سے نواں جنت میں ہے اگر میں ان کا نام بتانا چاہوں تو نام بھی بتا سکتا ہوں  
 راوی کہتے ہیں اہل مسجد نے شور و غل کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قسم دی۔ اے رسول اللہ ﷺ کے صاحب نواں کون ہے سعید  
 بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے اللہ کی قسم دیتے ہو اور اللہ سب سے بڑا ہے مومنین سے نواں میں ہوں اور رسول اللہ  
 ﷺ دسویں ہیں اس کے بعد وہ دائیں طرف چلے گئے اور فرمایا بخدا وہ ایک غزوہ جس میں کوئی شخص نبی ﷺ کے  
 ساتھ شریک اور اس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو وہ تمہارے ہر عمل سے افضل ہے چاہے تمہیں عمر نوح ہی مل جائے۔

۱۷۳ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ - أَسْكُنْ، حَرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا

(۱۷۳) (أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۸)

نَبِيٍّ أَوْ صِدِّيقٍ أَوْ شَهِيدٍ -

قَالَ: وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -

حدیث نمبر ۱۷۳:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہاڑ کو حکم دیا ٹھہر جا تجھ پر نبی یا صدیق یا  
شہید ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس (پہاڑ) پر نبی ﷺ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبد الرحمن اور سعید بن  
زید رضی اللہ عنہم تھے۔

۱۷۴ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ: خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَنَالَ مِنْ  
عَلِيٍّ - فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ،  
وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ  
، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ - وَلَوْ شِئْتُ أَنْ  
أَسْمِيَ الْعَاشِرَ -

حدیث نمبر ۱۷۴:

حضرت عبد الرحمن بن اخس روایت کرتے ہیں ہمیں مغیرہ بن شعبہ نے خطبہ دیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی  
بے عزتی کی تو حضرت سعید بن زید نے کھڑے ہو کر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نبی جنت میں  
ہے، ابو بکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت  
میں ہے، عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہے، سعد جنت میں ہے رضی اللہ عنہم اور اگر چاہوں دسویں کا نام بتاؤں۔

۱۷۵ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ  
فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ،

(۱۷۴) المرجع السابق

(۱۷۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۹۳

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ نَفِيلٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ -

حدیث نمبر ۱۷۵:

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے علی جنت میں ہے عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، عبدالرحمن جنت میں ہے، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنت میں ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح جنت میں ہے۔

۱۷۶ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَهَنَيْنَاهُ -

ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَدَخَلَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَهَنَيْنَاهُ) ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدْيِ (صِغَارَ النَّخْلِ) يَقُولُ - اللَّهُمَّ ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا - فَدَخَلَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَهَنَيْنَاهُ -

حدیث نمبر ۱۷۶:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر تھے وہ کھانا لے کر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو خوشخبری دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو خوشخبری دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص

آئے گا راوی کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کھجور کے چھوٹے پودے کے نیچے سر کر کے کہتے ہوئے اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کی علی بنادے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو بھی خوشخبری دی۔

۱۷۷۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هَذَا السُّورِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قَالَ، فَطَلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَهَنَّأَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔ ثُمَّ لَبِثَ هُنَيْهَةً: ثُمَّ قَالَ - يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هَذَا السُّورِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قَالَ: فَطَلَعَ عُمَرُ - قَالَ: فَهَنَّأَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔  
قَالَ، ثُمَّ قَالَ - يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هَذَا السُّورِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - اللَّهُمَّ  
! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا - (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)

فَطَلَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

حدیث نمبر ۱۷۷:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس دیوار کے نیچے سے اہل جنت سے ایک شخص آئے گا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو اس کی مبارک دی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، پھر نے فرمایا تمہارے پاس اس دیوار کے نیچے سے اہل جنت میں سے ایک آدمی آئے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے ان کو مبارک دی اس کی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت سے ایک شخص آئے گا راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے کہا اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کو علی بنادے (تین مرتبہ یہ دعا کی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔

۱۷۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ - أَوْ قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ - يُرِيدُ، رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -  
ثُمَّ قَالَ - يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ - أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ شَابٌّ - يُرِيدُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

قَالَ، فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

ثُمَّ قَالَ - يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ عَلِيًّا - اللَّهُمَّ! اجْعَلْهُ

عَلِيًّا -

قَالَ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

حدیث نمبر ۱۷۸:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ایک آدمی آئے گا (راوی کوشک کہ آپ ﷺ نے یطلع کے لفظ استعمال کیے یا دخل کے) جو اہل جنت سے ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس ایک آدمی آئے گا (یہاں بھی راوی کوشک ہے کہ ے طلع کے لفظ استعمال کیے یا دخل کے) ارادہ کرتا ہے کہ وہ اہل جنت سے ہے راوی کہتے ہیں پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس آئے گا وہ شخص جو اہل جنت سے ہے آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس کو علی رضی اللہ عنہ بنا دے۔ اے اللہ اس کو علی بنا دے راوی کہتے ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔

۱۷۹ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْدُ خُلْنٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَدَخَلَ

أَبُو بَكْرٍ -

فَقَالَ: لَيْدُ خُلْنٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَدَخَلَ عُمَرُ -

فَقَالَ: لَيْدُ خُلْنٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَقَالَ - اللَّهُمَّ! إِنَّ شَيْتًا، فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا -

فَدَخَلَ عَلِيٌّ - ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا - فَقُمْنَا إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَحَدٌ مِنَّا -

ثُمَّ أَتَيْنَا بِبَقِيَّةِ الطَّعَامِ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَمَا مَسَّ أَحَدٌ مِنَّا مَاءٌ -

(۱۷۸) أخرجه الامام احمد في المسند ۳/۳۸۰

(۱۷۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۳/۳۸۷

حدیث نمبر ۱۷۹:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصار عورت کی طرف گیا اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اہل جنت سے ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اہل جنت سے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اہل جنت سے ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کو علی بنادے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے پھر کھانا لایا گیا پس ہم نے کھایا پھر ہم کھڑے ہوئے ظہر کی نماز کے لیے اور ہم میں سے کسی نے وضو نہ کیا پھر ہمارے پاس بقیہ کھانا لایا گیا پھر ہم کھڑے ہوئے عصر کی نماز کے لیے اور ہم میں سے کسی نے پانی کو نہیں چھووا۔

۱۸۰۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْطُبُ،

فَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلِ الْعَدَوِيِّ، عَدِيٌّ قُرَيْشِيٌّ - فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: رَسُولُ اللَّهِ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ -

وَأَنَّ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ، لَسَمِيَّتُهُ -

ثُمَّ سَمَاهُ فَقَالَ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ -

حدیث نمبر ۱۸۰:

حضرت عبد الرحمن بن اُخنس روایت کرتے ہیں ہمیں مغیرہ بن شعبہ نے خطبہ دیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے عزتی کی تو حضرت سعید بن زید نے کھڑے ہو کر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نبی جنت میں ہے، ابو بکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، طلحہ جنت میں

ہے، زبیر جنت میں ہے، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہے، سعد جنت میں ہے، رضی اللہ عنہم اور اگر میں دسویں کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں، پھر آپ نے فرمایا سعید بن زید جنت میں ہے۔

۱۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - فَذَبَحَتْ لَهُمْ شَاةً - فَأَتَيْنَا بِذَلِكَ الطَّعَامِ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْدٌ خُلِنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: لَيْدٌ خُلِنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ - فَدَخَلَ عُمَرُ - ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْدٌ خُلِنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّهُمَّ! إِنْ شِئْتَ، اجْعَلْهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ -

حدیث نمبر ۱۸۱:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کی طرف گیا اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اہل جنت سے ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اہل جنت سے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اہل جنت سے ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کو علی بنا دے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے پھر کھانا لایا گیا پس ہم نے کھایا پھر ہم کھڑے ہوئے ظہر کی نماز کے لیے اور ہم سے کسی نے وضو نہ کیا پھر ہمارے پاس بقیہ کھانا لایا گیا پھر ہم کھڑے ہوئے عصر کی نماز کے لیے اور ہم میں سے کسی نے پانی کو نہیں چھوا۔

(۳۲)

أَمْرُهُ (ﷺ) بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ  
حضور ﷺ نے حضرت علی کے سوا سب کے دروازے بند کروینے کا حکم ارشاد فرمایا:  
۱۸۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ -

(۱۸۱) أخرجه الطيالسي في مسنده برقم الحديث ۱۶۷۴

(۱۸۲) أخرجه الترمذی ۶۴۱/۵



حدیث نمبر ۱۸۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔

۱۸۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّقِيمِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، زَمَنَ الْجَمَلِ - فَلَقِينَا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِهَا - فَقَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَتَرْكِ بَابِ عَلِيٍّ -

حدیث نمبر ۱۸۳:

حضرت عبداللہ بن رقیم الکنانی بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ جمل کے زمانہ میں مدینہ پہنچے۔ پس ہماری ملاقات سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دو اور علی رضی اللہ عنہ کا دروازہ چھوڑ دو۔

۱۸۳۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةَ رَهْطٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ - قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ، قَبْلَ أَنْ يَغْمَى - قَالَ فَايْتَدُوا فَتَحَدَّأْتُوْا، فَلَا نَذِرِي مَا قَالُوا -

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بَعْشَنَ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ - قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ - قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ - قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَفَنَفَتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّتْ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا،

(۱۸۳) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۷۵

(۱۸۴) مر الحديث ۱۶۴

فَاعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ -

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فَلَا نَا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُ -

قَالَ وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ، فَابُؤَا - فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيَنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَابُؤَا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ - قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ٢ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنَ وَحُسَيْنَ فَقَالَ ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [الاحزاب - ٣٣]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ - لَبَسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ - قَالَ: وَكَانَ الْمَشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمًا - قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ - قَالَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ بَيْتِ مَيْمُونٍ ، فَأَدْرَكَهُ - قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ ، حَتَّى أَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِللَّيْمِ - كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ -

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ - لَا ، فَبَكَى عَلِيٌّ - فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِثْلَ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلَّا أَنْكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي -

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي - وَقَالَ سُدُّوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا، وَهُوَ طَرِيقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ - .

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ -

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ - هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ، حِينَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أُرْسِلَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ "أَوْ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ -

حدیث نمبر ۱۸۴:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقیر بیانوا افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہمیں تنہائی میں بات کرنے کا موقع دیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں

نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ دے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر

صدیق جناب اللہ ﷺ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسارے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم ہر مومن کے بارے میں میرے دوست ہو۔ اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۱۸۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ،

(۱۸۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۲/۲۶ برقم الحديث ۴۷۹۷

ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ -

وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ - لِأَنَّ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ - زَوْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ ، وَوَلَدَتْ لَهُ وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ - وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ -

حدیث نمبر ۱۸۵:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہم کہتے تھے لوگوں میں سب سے بہتر رسول اللہ ﷺ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں تین خصلتیں پائی جاتی ہیں اگر میرے لیے ان میں سے ایک بھی ہوتی مجھے وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔ (۱) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کیا، ان سے اولاد بھی ہوئی۔ (۲) مسجد کی طرف آپ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دیے گئے۔ (۳) اور خیر کے دن آپ کو جھنڈا عطا کیا گیا۔

۱۸۶ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ ، فَقَالَ يَوْمًا : سُدُّوا هَذِهِ الْأَبْوَابَ ، إِلَّا بَابَ عَلِيِّ - قَالَ : فَتَكَلَّمْنَا فِي ذَلِكَ النَّاسِ -

قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ : فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّ هَذِهِ الْأَبْوَابِ ، إِلَّا بَابَ عَلِيِّ - وَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ - وَإِنِّي ، وَاللَّهِ ! مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ ، وَلَكِنِّي أَمَرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ -

حدیث نمبر ۱۸۶:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دو راوی

کہتے ہیں لوگوں نے اس حوالے سے باتیں شروع کیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا اَمَّا بَعْدُ! بیشک میں نے علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا اور تم سے کہنے والے نے کہا۔ بیشک اللہ کی قسم! نہ میں نے کسی چیز کو بند کیا اور نہ میں نے کھولا، لیکن میں نے پیروی کے اس بات کی جس کا مجھے حکم دیا گیا۔

(۳۳) ..... أَفْضَلِيَّتُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی کی افضلیت

۱۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ:

عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

حدیث نمبر ۱۸۷:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سے

سب سے زیادہ افضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعِينَ سُورَةً

وَوَخَّخْتُ الْقُرْآنَ عَلَى خَيْرِ النَّاسِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ۔

حدیث نمبر ۱۸۸:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے 70 سورتیں پڑھیں

اور لوگوں میں سب سے بہتر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید ختم کیا۔

۱۸۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَيِّدُ الْعَرَبِ؟ قَالُوا:

(۱۸۷) رواه البزار وفيه يحيى بن السكن وثقه ابن حبان وضعفه صالح جزرة وبقية رجال ثقات

(۱۸۸) هو في الصحيح خلا من قوله "وَوَخَّخْتُ"..... الخ

(۱۸۹) رواه الطبراني في الاوسط

أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ -

حدیث نمبر ۱۸۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عرب کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں۔

(۳۴) ..... مُرَاعَاةُ رَضِيَ اللَّهُ

نبی کریم ﷺ آپ کی خصوصی رعایت فرماتے

۱۹۰ - عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِءْ أَحَدٌ أَنْ

يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ -

حدیث نمبر ۱۹۰:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ غصے میں ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو آپ کے ساتھ بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

(۳۵)

إِجَابَةُ دُعَائِهِ رَضِيَ اللَّهُ

آپ کا مستجاب الدعوات ہونا

۱۹۱ - عَنْ زَادَانَ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَ بِحَدِيثٍ ، فَكَذَّبَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَدْعُوا

عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا ، قَالَ : ادْعُوا ، فَدَعَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى ذَهَبَ بَصْرُهُ -

(۱۹۰) رواه الطبرانی في الاوسط

(۱۹۱) رواه الطبرانی في الاوسط



حدیث نمبر ۱۹۱:

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی پس آپ ایک آدمی نے آپ کو جھٹلا دیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو جھوٹا ہے میں تیرے لیے دعا کرتا ہوں اس نے کہا تم دعا کرو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کیلئے دعا کی وہ وہاں سے نہیں اٹھا حتیٰ کہ اس کی بنائی چلی گئی۔

(۳۶)

## دَعَاہُ النَّبِيِّ (ﷺ) أَبَا تَرَابٍ

نبی کریم ﷺ کا حضرت علی کو ابوتراب کہہ کر بلانا

۱۹۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ - فَقَالَ أَيْنَ ابْنِ عَمِّكَ - ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَعَا ضَبْنِي، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَسَانَ أَنْظُرُ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ - فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَائُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ - فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ - أَبَا تَرَابٍ اقُمْ أَبَا تَرَابٍ!

حدیث نمبر ۱۹۲:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے پاس قیلوہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے آکر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی کو چت لیٹے پایا ان کی چادر

کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابوتراب اٹھ! اے ابوتراب اٹھ!

۱۹۳۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ، لَا مِيرَ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تَرَابٍ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ، وَمَا كَانَ لَهُ إِسْمٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنِّيهِ. فَاسْتَطَعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! كَيْفَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَيَّ فَاطِمَةٌ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ؟) قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ - فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَائَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ - اجْلِسْ يَا أَبَا تَرَابٍ! مَرَّتَيْنِ -

حدیث نمبر ۱۹۳:

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا فلاں آدمی امیر مدینہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر برا بھلا کہتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا کہتا ہے اس آدمی نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہتا ہے۔ حضرت سہل مسکرائے اور کہا بخدا ان کا یہ نام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے اور ان کو اپنے نام سے بھی زیادہ یہ نام محبوب تھا راوی کہتے ہیں میں نے چاہا یہ حدیث حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں اور میں نے کہا اے ابو عباس یہ واقعہ کیسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے آکر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی کو چپتے لیٹے پایا

(۱۹۳) أخرجه البخاری فی کتاب فضائل أصحاب النبی باب مناقب علی بن ابی طالب

ان کی چادر کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابوتراب اٹھ! اے ابوتراب اٹھ!

۱۹۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَيْهِ لِأَبُوتَرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرُحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا. وَمَا سَمَاءُ أَبُو تَرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ غَاضِبٌ يَوْمًا فَاطِمَةَ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ فِي الْمَسْجِدِ - فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّبِعُهُ - فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ - فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرَهُ تُرَابًا - فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ - اجْلِسْ - يَا أَبَا تَرَابٍ!

حدیث نمبر ۱۹۴:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر اپنے ناموں سے کوئی نام زیادہ پسند تھا تو وہ ابوتراب ہی ہے اور اگر ان کو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ خوش ہوتے اور ان کا یہ نام نبی ﷺ نے ہی رکھا ہے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جھگڑے اور مسجد کی دیوار کے ساتھ جا کر لیٹ گئے نبی ﷺ ان کے پیچھے آئے اور ان کو دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے پایا جب نبی ﷺ آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی نبی ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرنے لگے اور ساتھ ساتھ فرما رہے تھے اٹھ اے ابوتراب!

۱۹۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ إِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تَرَابٍ (وَإِنْ كَانَ لَيَفْرُحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا).

جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ - فَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَمَا ضَمِنِي، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَسَانَ أَنْظُرُ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْوَى فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدًا - فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَائُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ

(۱۹۴) أخرجه البخاری فی کتاب الادب باب التکنی بأبی تراب وان کانت له کنیة اخری

(۱۹۵) أخرجه البخاری فی کتاب الاستئذان باب القائل فی المسجد

تُرَابٌ - فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ - أَبَا تُرَابٍ اِقُمْ أَبَا تُرَابٍ! -  
حدیث نمبر ۱۹۵:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں سب سے زیادہ پسند ابوتراب تھا اور اگر ان کو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے ساتھ قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا تو دیکھ اس کو وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چپت لیٹے پایا ان کی چادر کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابوتراب اٹھ اے ابوتراب اٹھ۔

۱۹۶ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتَعْمِلَ عَلِيَّ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ -  
قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا - قَالَ سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِذَا أُبَيَّتَ فَقُلْ:  
لَعَنَ اللَّهُ أَبَا تُرَابٍ -

فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيِّ إِسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ (أَبِي تُرَابٍ) وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا  
دُعِيَ بِهَا - فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟

قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ  
عَمِّكَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ - فَعَا ضَبْنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي - فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ - أَنْظِرْ - أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ  
رَاقِدٌ - فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِدَائُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ -

(۱۹۶) أخرجه مسلم في كتاب فضائل الصحابة حديث ۳۸

فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ - اقُمْ، أَبَا التُّرَابِ!  
حدیث نمبر ۱۹۶:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آل مروان سے ایک آدمی کو مدینہ پر عامل مقرر کیا گیا اس نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہو۔ حضرت سہل نے انکار کر دیا۔ اس شخص نے کہا اگر تو یہ نہیں کر سکتا تو تو کہہ ابو تراب پر اللہ کی لعنت ہو۔ تو حضرت سہل نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے نام سے زیادہ پسند ابو تراب تھا اور اگر انکو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے تو اس شخص نے کہا ہمیں اس بارے بتائے یہ نام ابو تراب کیوں رکھا گیا؟

رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے ساتھ قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا تو دیکھ اس کو ہو کہاں ہے تو اس آدمی نے آکر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چپت لیٹے پایا ان کی چادر کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے ابو تراب اٹھ اے ابو تراب اٹھ۔

۱۹۷- عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعَشِيرَةِ - فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَا سَامِنِ بَنِي مُدَلَجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنِ لُحْمٍ فِي نَخْلِ - فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ أَهْلُ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَا هُمْ فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ - فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُورٍ مِنَ النَّخْلِ، فِي دَقْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا - فَوَاللَّهِ! مَا أَهَبْنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَرَبَّنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ -

فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا تَرَابٍ! بِمَا يَرَى عَلَيَّ مِنَ التُّرَابِ قَالَ أَلَا  
أَحَدٌ تُكْمَأُ بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ أَحْيِمِرُ ثُمُودَ الَّذِي عَقَرَ  
النَّاقَةَ - وَالَّذِي يَضْرِبُكَ، يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ (يَعْنِي لِحَيَّتِهِ) حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ)  
حدیث نمبر ۱۹۷:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ عسیرہ میں موجود تھے جب  
رسول اللہ ﷺ آئے تو جنگ شروع ہو گئی ہم نے بنی مدج کے کچھ لوگوں کو کھجوروں کے باغ میں چشمے پر کچھ  
کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا اے ابو یقظان تو کیا کہتا ہے۔ ہم ان کے پاس جا کر دیکھیں  
یہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم گئے ہم نے کچھ دیر ان کے عمل کو دیکھا پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ پس میں اور حضرت علی  
رضی اللہ عنہ چلے اور کھجوروں کے باغ میں مٹی کے ڈھیر کے قریب دیوار کے ساتھ لیٹ گئے پس ہمیں نیند آ گئی قسم بخدا  
پھر رسول اللہ ﷺ نے ہی ہمارے پاؤں کو حرکت دے کر ہمیں اٹھایا اور ہم مٹی سے غبار آلود ہو چکے تھے پس  
اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے ابوتراب آپ پر مٹی دیکھ کر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا  
کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت دو آدمیوں کا نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ  
ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا قوم ثمود سے اجیر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ شخص جو اے علی تجھ  
پر وار کر کے تیری داڑھی کو خون آلود کر دے گا۔

(۳۷)

مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

حضرت علی کا کہنا کہ ”میں ایک عام مسلمان ہوں“

۱۹۸ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ، بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ - قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ - وَخَشَيْتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ، قُلْتُ:

(۱۹۸) أخرجه البخاری فی کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ

تُمْ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ-

حدیث نمبر ۱۹۸:

حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے پوچھا پھر کون؟ انہوں نے کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، راوی کہتے ہیں میں نے خوف کیا کہ اب آپ کہیں گے عثمان۔ میں نے خود ہی کہہ دیا پھر آپ؟ آپ نے فرمایا نہیں میں تو مسلمان میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳۸)

كَانَ أَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

آپ اللہ کے نزدیک مخلوق میں زیادہ محبوب تھے

۱۹۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ - فَقَالَ اللَّهُمَّ! ائْتِنِي بِأَحَبِّ

خَلْقِكَ إِلَيْكَ، يَا كَلُّ مَعِي هَذَا الطَّيْرِ - فَجَاءَ عَلِيٌّ، فَأَكَلَ مَعَهُ-

حدیث نمبر ۱۹۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس بھنا ہوا پرندہ لایا گیا آپ ﷺ نے عرض کی اے اللہ میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پس انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھایا۔

(۳۹)..... كَانَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ ﷺ، فِيهِمَا فَبَرَأَتَا

آپ نے حضور ﷺ سے آنکھوں کی شکایت کی تو حضور علیہ السلام نے ان میں اپنا لعاب

دہن لگایا جس سے وہ صحیح ہو گئیں

۲۰۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، يَوْمَ خَيْبَرَ -  
 لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى - فَعَدُوا  
 وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى - فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيلَ: يَسْتَكِي عَيْنِيهِ - فَأَمَرَ، فَدَعَى لَهُ،  
 فَبَصَقَ فِي عَيْنِيهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ، حَتَّى كَانَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ - فَقَالَ: نَقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا  
 بِسَلْنَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَسِيكَ، حَتَّى تَنْزِلَ بِسَا حَتِيهِمْ - ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ  
 بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ - فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ -  
 حديث نمبر ۲۰۰:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ کے وقت نبی ﷺ کو فرماتے سنا  
 یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا لوگ اس امید پر کھڑے ہو گئے کہ جھنڈا کس کو ملتا  
 ہے صبح ہوئی تو ہر ایک اسی امید میں تھا کہ جھنڈا اسے ملے۔ آپ نے فرمایا علی کہاں ہے عرض کیا گیا ان کی آنکھیں  
 بہ رہی ہیں آپ کے حکم پر ان کو بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعاب دھن انکی آنکھوں میں لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے  
 گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح  
 مسلمان ہو جائیں پس جب تم ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف  
 سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے پس خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی راہ ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے  
 لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۱۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
 يَوْمَ خَيْبَرَ - لِأَعْطَيْنَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُجِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ،  
 وَيُجِبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ -

فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَى - فَعَدُوا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ - فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيلَ

(۲۰۰) أخرجه البخاری فی کتاب الجهاد باب دعاء النبی الی الاسلام والنبوة

(۲۰۱) أخرجه البخاری فی کتاب الجهاد باب فضل من أسلم علی یدیہ الرجل



: يَسْتَكِي عَيْنِيهِ - فَبَصَقَ فِي عَيْنِيهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَن لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ - فَأَعْطَاهُ - فَقَالَ:  
أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا بِمِثْلِنَا؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَي رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَا حَتِيهِمْ - ثُمَّ  
ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ - فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا،  
خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ -

حدیث نمبر ۲۰۱:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے؟ قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۲ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ - قَالَ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ  
أَيْهِمْ يُعْطَاهَا - فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا  
- فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: يَسْتَكِي عَيْنِيهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ  
فَاتُونِي بِهِ - فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنِيهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَأَن لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ

(۲۰۲) أخرجه البخاری فی کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب علی ابن ابی طالب

الرَّايَةَ - فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَيَّ رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ - فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ -

حدیث نمبر ۲۰۲:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا عطا کیا۔ انہوں نے عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۳ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ، يَوْمَ خَيْبَرَ لَا عَطِيْنَ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ يَدِي، يُجِبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُجِبُهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُو كُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا -

فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرِجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا -

فَقَالَ - أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقِيلَ: هُوَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَسْتَكِي عَيْنِيهِ - قَالَ

فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ - فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنِيهِ وَدَعَا لَهُ - فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنَّ لَمْ

يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ - فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟  
فَقَالَ انْفُذْ عَلَيَّ رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَا حَتِيهِمْ - ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا  
يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ - فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ  
مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ -

حدیث نمبر ۲۰۳:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے  
فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا  
ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھئے  
جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان  
کی آنکھیں بہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک  
ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا  
رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان  
میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔ قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ  
نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۴ - قَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ، مِنْ حَدِيثِ طَوِيلٍ -

ثُمَّ أُرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ أَرْمَدٌ - فَقَالَ - لِأَعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ - أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ -

قَالَ، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا - فَجِئْتُ بِهِ أَقْوَدُهُ، وَهُوَ أَرْمَدٌ - حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ -

فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ - وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ - وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنِّي مَرْحَبٌ      شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ

إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ-

فَقَالَ عَلِيُّ:

أَنَا الَّذِي سَمَّيْتَنِي أُمِّي حَيْدَرَهُ كَلَيْتِ غَابَاتِ كَرِيهِ الْمُنْظَرَهُ

أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلِ السَّنْدَرَهُ

قَالَ ، فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ - ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ-

حدیث نمبر ۲۰۴:

حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی طویل حدیث کا ایک حصہ ہے کہ، پھر آپ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور ان کی آنکھیں بہ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا فرمایا کہ اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو لے کر آیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہ رہی تھیں حتیٰ کہ میں ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن ڈالا وہ ٹھیک ہو گئیں اور آپ نے ان کو جھنڈا دیا۔ پھر مرحب مقابلہ کے لیے یہ کہتا ہو نکلا۔

خبیر خوب جانتا ہے کہ میں مہر حرب ہوں

ہتھیاروں سے لیس بہادر اور آزمودہ ہوں

جب جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔

جو جنگوں کے شیروں کی طرح رعب اور دبدبہ والا ہے۔

میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلہ میں اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اس کو ہلاک کر دیا اور اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خیر فتح کر دیا۔

۲۰۵۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا أَمْنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التَّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَنْ أُسَبَّهُ - لِأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ (خَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ) فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَلَفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بِنِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي -

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأَعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ، فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا، فَأَتَنِي بِهِ أُرْمَدٌ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ - وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) [۳- آل عمران - ۶۱]، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ اللَّهُمَّ! هُوَ لِأَهْلِي -

حدیث نمبر ۲۰۵:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ کو خیر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ

ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علیؑ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھامادیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران - ۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

۲۰۶۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ - لِأَعْطَيْنَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

قَالَ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَتَيْتَهُمْ يُعْطَاهَا۔ قَالَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا۔ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ۔ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ۔ فَأَتَى بِهِ۔ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ۔ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ۔ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ۔ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ۔ فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَيَّ رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ۔ ثُمَّ إِذْ عَنْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ۔ فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حدیث نمبر ۲۰۶:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ

دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا، انہوں نے عرض کیا میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۷۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ : مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ ؟ قَالَ : أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَلَنْ أُسَبَّهُ - لِأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ - سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ - وَخَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَتُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ بِنِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي - وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ - لِأَعْطَيْنَ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا ، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ -

قَالَ ، فَتَطَاوَلْنَا لَهَا ، فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا ، فَأَتَاهُ وَبِهِ رِمْدٌ ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاؤَنَا كُمْ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ، فَقَالَ اللَّهُمَّ ! هُوَ لَاءِ أَهْلِي -

حدیث نمبر ۲۰۷:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں، معاویہ بن سفیان نے حضرت اہل

بن سعد سے ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو برا کہنے کا حکم دیا، پھر کہا تمہیں کوئی بات ابوتراب کو برا کہنے سے روکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تین باتیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں انہیں کی وجہ سے میں ان کو برا نہیں کہتا، ان باتوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو تو مجھے سرخ اونٹ کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھا مادیاپس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلا تے ہیں (۳ آل عمران - ۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

۲۰۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ - وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ - فَقِيلَ لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ! فَسَأَلَهُ - فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أُرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ - فَقُلْتُ - يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرْمَدُ الْعَيْنِ - قَالَ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ - اللَّهُمَّ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ - فَمَا وَجَدْتُ حُرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ يَوْمِئِذٍ -

وَقَالَ - لَا أُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، لَيْسَ



بِفَرَارٍ -

فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ - فَأَعْطَا نَيْهَا -

حدیث نمبر ۲۰۸:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور پر باتیں کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتادیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کے روز بلایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۰۹ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ، وَخَلْفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَخْلِفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي -

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ - لِأَعْطَيْنَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ رَجُلًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ - قَالَ، فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا، فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ اللَّهُمَّ! هُوَ لَاءِ أَهْلِي -

(۲۰۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۵

حدیث نمبر ۲۰۹:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

اور میں نے آپ ﷺ کو خبیر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔

اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاآتے ہیں (۳ آل عمران۔ ۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

۲۱۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةَ رَهْطٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُومَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُونَا هُوَ لَاءٍ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُومُ مَعَكُمْ - قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ، قَبْلَ أَنْ يَعْصِيَ - قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّثُوا، فَلَا نَدْرِي مَا قَالُوا.

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: أَفْ وَتَفْ! وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ - وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيهِ اللَّهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنْ اسْتَشْرَفَ - قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ - قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدٌ كُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ أَرْمَدٌ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَنَفَتْ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا،  
فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُمَيٍّ -

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا  
يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ -

قَالَ وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ،  
فَأَبَوْا - فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - قَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا  
قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ - قَالَ: وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ٢ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ  
عَلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا [الاحزاب - ٣٣]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ - لَبَسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ - قَالَ: وَكَانَ  
الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمًا - قَالَ وَأَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ

أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ - قَالَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَدْ انْطَلَقَ نَحْوَ  
بَيْتِ مَيْمُونٍ، فَأَدْرَكَهُ - قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمِي

بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمِي نَبِيَّ اللَّهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ،  
حَتَّى أَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوا: إِنَّكَ لِللَّيْمِ - كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيهِ فَلَا

يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدْ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ -

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكِ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرِجْ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ  
نَبِيُّ اللَّهِ - لَا، فَبَكَى عَلِيٌّ - فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

إِلَّا أَنْكَ لَسْتَ بِنَبِيِّ ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِيْ-

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي كُلِّ مَوْمِنٍ بَعْدِي - وَقَالَ سُذُؤًا  
أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْ خُلَّ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيقُهُ ، لَيْسَ لَهُ  
طَرِيقٌ غَيْرُهُ -

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ-

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ أَصْحَابِ  
الشَّجَرَةِ ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ - هَلْ حَدَّثْنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
لِعُمَرَ ، حِينَ قَالَ لَهُ إِذْذَنْ لِي فَلَا ضَرْبَ عُنُقِهِ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أَرْسَلَ  
إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ "أَوْ كُنْتُ فَاعِلًا وَمَا  
يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهُ قَدْ أَطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ -  
حدیث نمبر ۲۱۰:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا  
کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آ جائیں یا ہم یہاں تنہائی  
میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے  
کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے  
انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے  
جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل  
تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے  
رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے

فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچا زاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لاکر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا

ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسار ہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ”جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے“ اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۲۱۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ - لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّايَةَ

غَدَا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ-

قَالَ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا- قَالَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَاوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا- فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا: هُوَ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ- قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ- فَأَتَى بِهِ- فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ- وَدَعَا لَهُ فَبَرَأ- حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ- فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ- فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا بِمِثْلَنَا؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَيَّ رِسْلَكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ- ثُمَّ إِذْ غُهِمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ- فَوَاللَّهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ-

حدیث نمبر ۲۱۱:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کو آنکھوں کی شکایت ہے، فرمایا: انہیں بلاؤ، جب حضرت علی کو لایا گیا آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۱۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّوَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ - فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُعْطِينَ اللَّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ -

فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدٌ - فَتَفَلَّ فِي عَيْنِهِ وَأَعْطَاهُ اللَّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ - وَإِذَا مَرَّحَبٌ يَرُّ تَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَيَقُولُ:

لَقَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أُنِي مَرَّحَبٌ      شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ  
أَطَعْنَا أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرَبُ      إِذَا اللَّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ، فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ - فَضْرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ بِنَهْأِضْرَاسِهِ - وَسَمِعَ أَهْلُ الْمُعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ - قَالَ، وَمَا تَتَأَمَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ، حَتَّى فَتَحَ لَهُ وَلَهُمْ -

حدیث نمبر ۲۱۲:

حضرت عبداللہ بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا آپ کھڑے ہوئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا یا وہ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے اور مرحب یہ کہتا ہوا ان کے سامنے آیا۔

شعر: اہل خیبر جانتے ہیں میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لیس بہادر اور آزمودہ ہوں میں کبھی نیزے سے اور کبھی تلوار سے وار کرتا جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں راوی کہتے ہیں دونوں نے تلواروں



کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پروار کیا حتیٰ کہ وہ چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک جانکی اور لشکر والوں نے اس ضرب کی آواز سنی اس کے بعد کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلے کی جرأت نہ ہوئی حتیٰ کہ اسی پر انکو فتح ہو گئی۔

(۴۰)

### شِفَاءُ هُدُوعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی دعا سے آپ کا شفا یاب ہونا۔

۲۱۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا وَجَعٌ - وَأَنَا أَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحِنِي - وَإِنْ كَانَ أَجَلًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي - قَالَ مَا قُلْتَ؟ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ - فَضَرَّ بَنِي بَرَجَلِهِ فَقَالَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ - فَقَالَ اللَّهُمَّ! عَافِهِ، أَوْ أَشْفِهِ - قَالَ، فَمَا اسْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجْعُ بَعْدُ -

حدیث نمبر ۲۱۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں تکلیف میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا اے اللہ اگر میری وفات کا وقت آ گیا تو میرے لیے آسانی پیدا کر اور اگر وقت نہیں آیا تو اس بیماری کو اٹھالے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ میں نے وہی کلمات دہرائے آپ ﷺ نے میرے پاؤں پر ضرب لگائی اور فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ میں نے وہی کلمات پھر دہرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اسے عافیت دے یا فرمایا اسے شفاء دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے درد کی شکایت نہ ہوئی۔

۲۱۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَتَى عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ

(۲۱۳) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۸۳ والحديث ۶۲۷

(۲۱۴) أخرجه الطيالسي في المسند برقم ۱۴۳

ﷺ وَأَنَا شَاكٍ، أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرْحِنِيْ - وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا  
فَاَرْفَعْنِيْ - وَاِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِيْ فَصَبِّرْنِيْ بِرَجْلِهِ وَقَالَ - كَيْفَ قُلْتَ؟  
فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ - اَللّٰهُمَّ! اَسْفِهِيْ اَوْ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِيْهِ - قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا اسْتَكَيْتُ  
وَجَعِيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ -

حدیث نمبر ۲۱۴:

حضرت عبداللہ بن مسلمہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ  
میرے پاس آئے اور مجھے کوئی شکایت تھی میں کہہ رہا تھا اے اللہ اگر میری وفات کا وقت آ گیا ہے تو میرے لیے  
آسانی پیدا کر اور اگر وقت نہیں آیا تو اس بیماری کو اٹھالے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے پس آپ ﷺ نے  
میرے پاؤں پر ضرب لگائی اور فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ میں نے وہی کلمات دہرائے آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ  
تو اسے شفاء دے یا یہ فرمایا اے اللہ تو اسے عافیت دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسکے بعد مجھے درد کی شکایت  
نہ ہوئی۔

(۴۱)

دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ

رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی کیلئے دعا کرنا

۲۱۵ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ! زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهُ ،  
وَحَمَلَنِيْ اِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَاَعْتَقَ بِلَا لًا مِنْ مَالِهِ - رَجِمَ اللّٰهُ عُمَرَ اَيَقُوْلُ الْحَقُّ وَاِنْ كَانَ  
مُرًا - تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيْقٌ -

رَجِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ! تَسْتَجِيْبِيْهِ الْمَلَا ئِكَةُ - رَجِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا! اَللّٰهُمَّ! اُدْرِ الْحَقُّ مَعَهُ  
حَيْثُ دَارَ -

(۲۱۵) أخرجه الترمذی کتاب المناقب ۵/۶۳۳

حدیث نمبر ۲۱۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر پر اللہ رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا۔ دار ہجرت تک میرے ساتھ گئے۔ اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا اللہ رحم فرمائے عمر پر وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کر دی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔ اللہ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اللہ پاک حضرت علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔

۲۱۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبُو يَسْمَرَ مَعَ عَلِيٍّ - فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ - فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ اِفْقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ اِلَيَّ وَاَنَا اُرْمَدُ الْعَيْنِ ، يَوْمَ خَيْبَرَ - قُلْتُ - يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي اُرْمَدُ الْعَيْنِ - فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ - اَللّٰهُمَّ ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ - فَمَا وَجَدْتُ حُرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ - وَقَالَ - لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، لَيْسَ بِفَرَارٍ - فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَاَعْطَا هَا اِيَّاهُ -

حدیث نمبر ۲۱۶:

حضرت عبدالرحمن ابی لیلی بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور باتیں کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتادیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کے روز بلایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں نہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے

(۲۱۶) أخرجه ابن ماجه فى المقدمة رقم الحديث ۱۱۷

میری آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۱۷۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ - فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَعَثْتَنِي، وَأَنَا شَابٌّ، أَقْضِي بَيْنَهُمْ وَلَا أُدْرِي مَا الْقَضَاءُ!  
فَضْرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ! اهْدِ قَلْبَهُ، وَثَبِّتْ لِسَانَهُ- فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ! مَا شَكَّكَتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ-  
حدیث نمبر ۲۱۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں تو نو عمر ہوں میں انکے درمیان فیصلہ کروں گا جب کہ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا پھر فرمایا اے اللہ تو اس کے دل کو ہدایت اور زبان کو ثابت رکھ پس اس ذات کی قسم جو دانی سے پودے نکالتا ہے۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

۲۱۸۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ - قَالَ، قُلْتُ: تَبْعَثَنِي إِلَى قَوْمٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ، وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ! - قَالَ - إِنَّ اللَّهَ سَيَهْدِي لِسَانَكَ، وَيُثَبِّتُ قَلْبَكَ - قَالَ، فَمَا شَكَّكَتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، بَعْدُ-  
حدیث نمبر ۲۱۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور میں نو عمر تھا میں نے عرض کی

(۲۱۷) أخرجه ابن سعد في الطبقات ۳۳۷/۲

(۲۱۸) أخرجه الامام احمد في المسند ۸۴/۱

آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جس کے بہت سے مسائل ہیں اور مجھے فیصلہ کرنا نہیں آتا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تیری زبان کو ہدایت اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد میں نے فیصلہ کرنے میں کبھی شکایت نہیں کی۔

۲۱۹۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَا: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ، يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ ، إِلَّا قَامَ۔  
 قَالَ ، فَقَامَ مِنْ قَبْلِ سَعِيدِ سِتَّةَ - وَمِنْ قَبْلِ زَيْدِ سِتَّةَ - فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيِّ ، يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ - ؟ قَالُوا: بَلَىٰ قَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ - اللَّهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ - وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَزَادَ فِيهِ وَانصُرْ مَنْ نَصَرَهُ ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ -  
 حدیث نمبر ۲۱۹:

حضرت سعید بن وہب اور زید بن یثیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کھلے میدان میں قسم لی۔ کون ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا وہ کھڑا ہو جائے راوی کہتے ہیں سعید سے پہلے چھ آدمی اور زید سے پہلے چھ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا اللہ مومنوں کا سب سے زیادہ ولی نہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اس جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے۔ اور ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے ”اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس کو رسوا کر جو اس کو رسوا کرے۔“

۲۲۰۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدَ اللَّهُ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ

(۲۱۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۱۸ والحديث ۹۵۰

(۲۲۰) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۱۹ والحديث ۹۶۱

مَوْلَاهُ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا - كَانَنِي أَنْظِرُ إِلَى أَحَدِهِمْ - فَقَالُوا : نَشْهَدُ  
أَنَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خَمِّ الْأَسْتِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَ  
زَوَاجِي أُمَّهَاتِهِمْ ؟ فَقُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ -  
اللَّهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ -

حدیث نمبر ۲۲۰:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے قسم  
لیتے دیکھا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا۔ جس  
کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ وہ کھڑے ہو کر گواہی دے۔ حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں بارہ بدری  
صحابی کھڑے ہو گئے گویا میں ان میں سے ہر ایک کو دیکھتا ہوں انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں ہم نے رسول  
اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا کیا میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق دار نہیں ہوں اور میری بیویاں  
ان کی مائیں نہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی  
مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھا سے جو اس کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۲۲۱- وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْوَلَيْدِ الْعَبْسِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنِي ، أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ قَالَ : أَنْشَدُ اللَّهَ رَجُلًا  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، وَشَهِدَهُ يَوْمَ غَدِيرِ خَمِّ إِلَّا قَامَ ، وَلَا يَقُومُ إِلَّا مَنْ قَدْ رَأَاهُ - فَقَامَ اثْنَا  
عَشَرَ رَجُلًا فَقَالُوا : قَدْ رَأَيْنَاهُ سَمِعْنَاهُ حَيْثُ أَخَذَ بِيَدِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ ، وَعَادِ  
مَنْ عَادَاهُ ، وَانصُرْ مَنْ نَصَرَهُ ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ -

فَقَامَ ، إِلَّا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَقُومُوا - فَدَعَا عَلَيْهِمْ - فَاصَابَتْهُمْ دَعْوَتُهُ -

(۲۲۱) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۹۱ برقم الحديث ۹۶۴

حدیث نمبر ۲۲۱:

حضرت سماک بن عبید بن ولید عسی بیان کرتے ہیں میں عبدالرحمن بن ابی لیلی کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس صحن کوفہ میں تھے آپ نے فرمایا: میں قسم دیتا ہوں اس آدمی کو جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اور وہیں کھڑا ہو جس نے آپ ﷺ کو خود دیکھا ہو تو بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا اور سنا جب آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرما رہے تھے اے اللہ جو اس کو دوست رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اسے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور تو مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور رسوا کر اس کو جو اسے رسوا کرے پس تین آدمی کھڑے نہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکے لیے بددعا کی تو فوراً اس کا اثر ان کو پہنچا۔

۲۲۲۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِي، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: تَبِعْتَنِي وَأَنَا رَجُلٌ حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَيْسَ لِي عِلْمٌ بِكَثِيرٍ مِنَ الْقَضَاءِ؟

قَالَ، فَضَرَبَ صَدْرِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَذْهَبُ - فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَثْبُتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ -

قَالَ، فَمَا أَعْيَانِي قَضَاءَ بَيْنِ اثْنَيْنِ -

حدیث نمبر ۲۲۲:

حضرت ابو بختری الطائی بیان کرتے ہیں مجھے خبر دی اس آدمی نے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا۔ آپ ﷺ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوعمر شخص ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا زیادہ علم بھی نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا، تو جا بیشک اللہ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ہدایت عطا فرمائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس

(۲۲۲) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۳۶

کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

۲۲۳۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ

خَيْمٍ، فَتَوَدَّى فِينَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةً۔

وَكَسِبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوا: بَلَى۔

قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى۔ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ

فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلَيْ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

قَالَ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ: هَنِيئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأُمْسَيْتَ

مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ۔

حدیث نمبر ۲۲۳:

حضرت براء بن عازب سے بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ہم غدیر خم

کے مقام پر ٹھہرے۔ ہمیں نداء دی گئی۔ الصلاة جامعة (یعنی نماز کا وقت ہو گیا۔) اور دو درختوں کے نیچے رسول

اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی پس ظہر کی نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا

۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں سب نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ

ﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کی جان کا زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر

آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ

اسے جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھے اس سے جو اس سے دشمنی رکھے راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا اے ابن ابی طالب مبارک ہو تو صبح اور شام ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہے۔



(۴۲)

مَا وَجَدَ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ ( ﷺ )

جب سے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ہے گرمی اور سردی کا اثر ختم ہو گیا ہے۔

۲۲۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمَرُ مَعَ عَلِيٍّ -

فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ - فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ ا

فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ ، يَوْمَ خَيْبَرَ - فَقُلْتُ - يَا رَسُولَ اللَّهِ ا

إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ - ، فَتَقَلَ فِي عَيْنِي ثُمَّ قَالَ - اللَّهُمَّ ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ -

قال - فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمِئِذٍ -

وَقَالَ - لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ ، لَيْسَ بِفَرَارٍ -

فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ -

حدیث نمبر ۲۲۴:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور

باتیں کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے

تھے۔ ہم نے ان سے کہا کاش آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کریں (تو وہ آپ کو بتادیں

گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے

خیبر کو روز بلا یا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں

میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے

نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے

اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول

اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۲۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ - وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ - فَقِيلَ لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ! فَسَأَلَهُ - فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ ، يَوْمَ خَيْبَرَ - فَقُلْتُ - يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَرْمَدُ الْعَيْنِ - قَالَ، فَتَقَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ - اللَّهُمَّ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ - فَمَا وَجَدْتُ حُرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ يَوْمَئِذٍ - وَقَالَ - لَا أُعْطِينَ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بِفَرَارٍ - فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ - فَأَعْطَا نِيهَا -

حدیث نمبر ۲۲۵:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور پر باتیں کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتادیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کو روز بلایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۲۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبِي يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ - فَكَانَ

(۲۲۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۹۹/۱

(۲۲۶) مکرر ۲۲۵ أخرجه الامام احمد في المسند ۱۳۳/۱ برقم الحديث ۱۱۱۴

عَلِيٌّ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ - فَقِيلَ لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ  
! فَسَأَلَهُ - فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أُرْمَدُ ، يَوْمَ خَيْبَرَ - فَقُلْتُ - يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ! إِنِّي أُرْمَدُ - ، فَتَفَلَّ فِي عَيْنِي وَقَالَ - اللَّهُمَّ ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ - فَمَا وَجَدْتُ  
حُرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ - وَقَالَ - لَا بُعْثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، لَيْسَ  
بِفَرَارٍ - قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسَ - قَالَ ، فَبَعَثَ عَلِيًّا -

حدیث نمبر ۲۲۶:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور  
پر باتیں کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے  
تھے۔ میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتادیں  
گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے  
خیبر کے روز بلایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری  
آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے  
گرمی لگتی ہے نہ سردی، اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے  
محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس  
ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا تھا لیکن آپ ﷺ نے حضرت علی کو بھیجا۔

(۴۳)

عَلِيٌّ خَيْرٌ مِنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

حضرت علی، حسنین کریمین سے بہتر ہیں

۲۲۷ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ

(۲۲۷) آخر جہ ابن ماجہ رقم ۱۱۸، فی المقدمة ۱۱ - باب فضائل اصحاب رسول اللہ ۴/۱

أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

حدیث نمبر ۲۲۷:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے بہتر ہیں۔

(۴۴)

كَانَ لَهُ مِنَ النَّبِيِّ (ﷺ) مَدُّ خَلَانٍ مَدُّ خَلٍ بِاللَّيْلِ وَمَدُّ خَلٍ بِالنَّهَارِ

حضرت علی کیلئے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے دو وقت تھے، ایک صبح کو اور ایک شام کو۔

۲۲۸۔ عَنِ ابْنِ نَجْبِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدُّ خَلَانٍ:

مَدُّ خَلٍ بِاللَّيْلِ وَمَدُّ خَلٍ بِالنَّهَارِ۔ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَتَّخِضُ لِي۔

حدیث نمبر ۲۲۸:

حضرت ابن نجی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا میرے لیے رسول اللہ ﷺ

کے پاس جانے کے دو وقت تھے رات کے وقت اور دن کے وقت، پس جب میں رات کو جاتا تو آپ ﷺ

میرے لیے کھانسی کرتے۔ (اور یہ اندر آ جانے کا اشارہ ہوتا)

۲۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحْرِ

أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبَّحَ لِي، فَكَانَ ذَلِكَ إِذْنَهُ

لِي۔ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي، أَذِنَ لِي۔

(۲۲۸) اخر جہ النسائی فی کتاب السہو ، باب التخنح فی الصلاة۔

(۲۲۹) اخر جہ الامام احمد فی مسند ۷۷/۱ میمنیہ ورقم (۷۵۰)

حدیث نمبر ۲۲۹:

حضرت عبداللہ بن نجی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لیے صبح کے وقت ایک مخصوص ٹائم تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا پس اگر آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے تو میرے لیے تسبیح پڑھتے تو یہی میرے لیے اجازت ہوتی اور اگر آپ ﷺ نماز نہ پڑھتے ہوتے تو آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے۔

۲۳۰۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ كُنْتُ آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْتَأْذِنُ - فَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ سَبَّحَ - وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ، أذِنَ لِي -

حدیث نمبر ۲۳۰:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں نبی ﷺ کی بارگاہ میں آتا تو اجازت طلب کرتا پس اگر آپ ﷺ نماز میں ہوتے تو تسبیح کرتے اور اگر حالت نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت دیتے۔

۲۳۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدَّ خَلَانٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ - وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، تَنَحَّنَحَ - فَأَتَيْتُهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ - أَتَدْرِي مَا أَحَدَثَ الْمَلِكُ اللَّيْلَةَ؟ كُنْتُ أَصَلِّي فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فِي الدَّارِ - فَخَرَجْتُ فَإِذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا زِلْتُ، هَذِهِ اللَّيْلَةَ، أَنْتَظِرُكَ - إِنْ فِي بَيْتِكَ كَلْبًا فَلَمْ أُسْتَطِعِ الدَّخُولَ - وَإِنَّا لَأَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا جُنْبٌ وَلَا يَمْتَالُ -

حدیث نمبر ۲۳۱:

حضرت عبداللہ بن نجی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے دو ٹائم تھے رات اور دن کا جب میں آپ کی بارگاہ میں جاتا اگر آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے

(۲۳۰) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۷۹ (میمنیہ) و برقم ۵۹۸،

(۲۳۱) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۷۰ (میمنیہ)، و برقم ۶۰۸

تو آپ ﷺ کھانسی کرتے پس ایک رات میں آپ ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے فرشتے نے رات کو کیا کیا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے گھر میں نے سرگوشی سنی جب میں نکلا تو وہ جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے کہا اس رات میں آپ کا انتظار ہی کرتا رہتا آپ کے گھر میں کتا ہے تو مجھ میں اندر آنے کی طاقت نہیں ہے اور ہم اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا، جنسی اور مصور ہو۔

۲۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِي عَلِيُّ: كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ- إِنِّي كُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَسَلِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَنَحَّنَحَ- وَإِنِّي جِئْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَقَالَ عَلِيُّ رَسِيكَ، يَا أَبَا حَسَنِ! حَتَّى أَخْرَجَ إِلَيْكَ- فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَغَضَبَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ: فَمَا لَكَ لَا تُكَلِّمُنِي فِيمَا مَضَى حَتَّى كَلَّمْتَنِي اللَّيْلَةَ؟ قَالَ سَمِعْتُ فِي الْحُجْرَةِ حَرَكَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا جِبْرِيلُ- قُلْتُ: ادْخُلْ- قَالَ: لَا- أَخْرَجَ إِلَيَّ- فَلَمَّا خَرَجْتُ قَالَ: إِنَّ فِي بَيْتِكَ شَيْئًا لَا يَدُ جُلُهُ مَلَكَ مَا دَامَ فِيهِ- قُلْتُ: مَا أَعْلَمُهُ يَا جِبْرِيلُ- قَالَ: اذْهَبْ فَانظُرْ- فَفَتَحْتُ الْبَيْتَ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَ جِرْوِ كَلْبٍ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ الْحَسَنُ- قُلْتُ: مَا وَجَدْتُ إِلَّا جِرْوًا- قَالَ: إِنَّهَا ثَلَاثٌ لَنْ يَلِجَ مَلَكَ فِيهَا أَبَدًا وَاحِدٌ مِّنْهَا: كَلْبٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ صُورَةٌ رُوحٌ-  
حدیث نمبر ۲۳۲:

حضرت عبداللہ بن نجی حضرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ایک ایسے وقت شرف حاصل ہوتا تھا جو مخلوق میں میرے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہو سکا میں روزانہ سحری کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور سلام کرتا آپ ﷺ کھانسی کر کے مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے ایک مرتبہ میں رات کے وقت آیا حسب عادت آپ ﷺ کو سلام

کرتے ہوئے کہا اسلام علیک یا نبی اللہ آپ ﷺ نے فرمایا ابوالحسن رکو، میں خود ہی آتا ہوں جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا تو کل رات آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی؟ فرمایا مجھے اپنے حجرے میں کسی چیز کی آہٹ محسوس ہوئی میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ جبرئیل علیہ السلام ہوں میں انہیں اندر آنے کے لیے کہا تو وہ کہنے لگے آپ ہی باہر تشریف لائے جب میں باہر آیا تو وہ کہنے لگے آپ کے گھر ایک ایسی چیز ہے کہ وہ جب تک گھر میں رہے گی کوئی فرشتہ بھی گھر میں داخل نہیں ہوگا میں نے کہا کہ جبرئیل مجھے تو ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے وہ کہنے لگے کہ جا کر اچھی طرح دیکھئے میں نے گھر کھول کر دیکھا تو وہاں کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ مجھے کوئی اور چیز نہیں ملی جس سے حسن کھیل رہے تھے چنانچہ میں نے ان سے آکر یہی کہا کہ مجھے تو کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ کچھ نہیں ملا اس پر انہوں نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو کسی گھر میں جب تک رہیں گی اس وقت تک رحمت کا کوئی فرشتہ وہاں داخل نہ ہوگا کتا، جنسی آدمی اور کسی جاندار کی تصویر۔

۳۳۳۔ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: كُنْتُ آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْتَأْذِنُ - فَإِنْ كَانَ

فِي صَلَاةٍ، سَبَّحَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ، أَذِنَ لِي -

حدیث نمبر ۲۳۳:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں نبی ﷺ کی بارگاہ میں آتا تو اجازت طلب کرتا پس اگر آپ حالت نماز میں ہوتے تو تسبیح کرتے اور اگر حالت نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت دیتے۔

۲۳۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ آتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّ

غَدَاةٍ - فَإِذَا تَنَحَّجَ دَخَلْتُ - وَإِذَا سَكَتَ، لَمْ أُدْخَلْ - قَالَ، فَخَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ حَدَّثَ الْبَارِحَةَ أُمَّرٌ - سَمِعْتُ خَشْخِشَةَ فِي الدَّارِ، فَإِذَا أَنَا بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقُلْتُ:

(۲۳۳) آخر جہالا امام احمد فی مسندہ ۱۰۳/۱ میمنیہ، و برقم ۸۰۹

(۲۳۴) آخر جہالا امام احمد فی مسندہ ۱۰۷/۲

مَا مَنَعَكَ بَيْنَ دُخُولِ الْبَيْتِ؟ فَقَالَ: فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ - قَالَ، فَدَخَلْتُ، فَإِذَا جَرُّو  
 لِلْحَسَنِ تَحْتَ كُرْسِيِّ لَنَا - قَالَ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُونَ الْبَيْتَ إِذَا كَانَ فِيهِ  
 ثَلَاثٌ: كَلْبٌ أَوْ صُورَةٌ أَوْ جُنُبٌ -  
 حدیث نمبر ۲۳۴:

حضرت عبداللہ بن نجی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
 میں ہر صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب آپ ﷺ کھانسی کرتے تو میں اندر چلا جاتا اور جب  
 آپ ﷺ خاموش رہتے تو میں اندر نہ جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک رات آیا آپ ﷺ  
 باہر میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا گزشتہ رات ایک عجیب واقعہ پیش آیا میں نے گھر سے کھڑا  
 سنا جب میں باہر آیا تو جبرئیل علیہ السلام کو اپنے سامنے پایا میں نے کہا تجھے گھر میں داخل ہونے سے کس نے روکا  
 جبرئیل نے کہا آپ کے گھر میں کتا ہے جب میں اندر آیا تو دیکھا کتے کا بچہ ہماری کرسی کے نیچے تھا۔  
 جس سے حسن کھلتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تین  
 چیزیں ہوں۔ کتا، تصویر یا جنسی آدمی۔

۲۳۵ - عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ إِنَّهُ كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ -  
 قَالَ: فَكُنْتُ إِذَا وَجَدْتُهُ يُصَلِّي، سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ - وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي، أَذِنَ -  
 حدیث نمبر ۲۳۵:

حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں  
 حاضر ہوتا تھا جب میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے پاتا تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے پس میں اندر چلا جاتا اور  
 اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو ویسے ہی اجازت دے دیتے۔



(۲۵)

أَمْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبَدَنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا چمڑا اور جھول صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

۲۳۶- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْسِمَ بَدَنَهُ، أَقَوْمٌ عَلَيْهَا، وَأَنْ

أَقْسِمَ جُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَاذِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِيهِ

بَيْنَ عَيْنَيْ نَا-

حدیث نمبر ۲۳۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کا گوشت تقسیم کرنے اور اس

کے پاس رہنے اور اس کا چمڑا اور جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بھی حکم دیا کہ اس میں سے

قصاب کو کچھ نہ دوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس کو اپنے پاس سے مزدوری دیتے تھے۔

(۲۶)

أَمْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحِّيَ عَنْهُ بِيَمِينِي

منی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا

۲۳۷- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا

أَضَحِي عَنْهُ-

(۲۳۶) الحدیث اخره البخاری فی ك ۴۰ باب ۱، و اخره الامام احمد فی مسنده ۷۹/۱،

(۲۳۷) رواه الامام احمد فی مسنده ۱۰۷/۱ (میمیة)

حدیث نمبر ۲۳۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا پس میں ہمیشہ آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔

۲۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَضْحِيَ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَفْعَلَهُ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارَبِيِّ فِي حَدِيثِهِ: ضَحَّى عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ: وَاحِدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْهُ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ أَمَرَنِي فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا۔  
حدیث نمبر ۲۳۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی طرف سے دو مینڈھے قربانی کرنے کا حکم دیا پس میں ایسا کرنے کو محبوب رکھتا ہوں اور محمد بن عبید محارب نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھے قربانی کرتے ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے، میں اس کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

۲۳۹۔ عَنْ حَنْشِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَضْحِيَ عَنْهُ۔  
حدیث نمبر ۲۳۹:

حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں۔

۲۴۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَنَهُ نَحَرَ بِيَدِهِ

(۲۳۸) مطول الحدیث السابق، و اسنادہ صحیح۔ وقد اخرجہ الامام احمد فی مسنده ۴۹/۱

(۲۳۹) رواہ الامام احمد فی ۱۵۰/۱

(۲۴۰) رواہ الامام احمد فی مسنده ۱۵۹/۱-۱۲۰

ثَلَاثِينَ ، وَأَمَرَنِي فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا فَقَالَ: أَقْسِمُ لِحُومِهَا بَيْنَ النَّاسِ وَجُلُودَهَا، وَجِلَالَهَا ، وَلَا تُعْطِينَ جَازِرًا مِنْهَا شَيْئًا۔

حدیث نمبر ۲۳۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ نے قربانی شروع کی تو اپنے دست مبارک سے تیس اونٹ ذبح کیے اور پھر مجھے حکم دیا تو باقی میں نے ذبح کیے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دو۔ اور قصاب کو ان میں سے مزدوری کے طور پر کچھ نہ دو۔

۲۳۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِنَّ الْبُذْنَ الَّتِي نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ مِائَةَ بُدْنَةٍ: نَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِيَضْعَةٍ فَجَعَلَتْ فِي قِدْرِ، ثُمَّ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا۔

حدیث نمبر ۲۳۱:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوا اونٹوں کی قربانی دی تریسٹھ آپ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیے اور نبی ﷺ نے ہر قربانی سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا پس اس کو ہنڈیا میں رکھ کر پکایا گیا پھر آپ ﷺ نے اس کا شوربا پیا۔

۲۳۲۔ مِنْ بَابِ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيثِ طَوِيلٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ شَيْبَةَ وَاسْحَقِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ۔۔۔۔۔ ثُمَّ انْصَرَفَ ﷺ إِلَى الْمَنْحَرِ۔ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أُعْطِيَ عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدِيَّةٍ۔ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِيَضْعَةٍ۔ فَجَعَلَتْ فِي قِدْرِ۔ فَطَبَخَتْ۔ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ۔ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرُ، فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى رَمْزٍ فَقَالَ: انزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سَقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ

(۲۴۱) رواه الامام احمد في مسنده ۳/۳۳۱

(۲۴۲) الحديث رواه مسلم في ك- ۱۵ ح ۱۴۷ صفحة ۲ ۸۹ في باب حجة النبي

مَعَكُمْ فَنَآوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

حدیث نمبر ۲۳۲:

حضرت ابو بکر بن شبہ اور اسحاق بن ابراہیم کی طویل حدیث میں ہے۔۔۔۔۔ کہ پھر نبی ﷺ قربان گاہ کی طرف گئے پس آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے تریسٹھ اونٹ ذبح کیے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا تو باقی کے اونٹ انہوں نے ذبح کیے اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی میں اپنے ساتھ شریک کیا پھر ہر جانور سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا پس اس کو ہنڈیا میں رکھ کر پکایا پھر آپ دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شور باپیا پھر حضرت رسول کریم ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف گئے وہاں ظہر کی نماز ادا کی پھر بنو عبدالمطلب کے پاس آئے جو زم زم پلانے پر مقرر تھے آپ نے فرمایا بنو عبدالمطلب پانی نکالو پس اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے پر غالب آجائیں گے میں تمہارے ساتھ پانی نکالتا تو انہوں نے ڈول کے ساتھ پانی نکالا تو آپ ﷺ نے اس سے پیا۔

(۴۷)

كَيْفَ جَهَّزَ النَّبِيُّ ﷺ وَلِيمَةَ عُرْسِهِ

حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ولیمہ کا انتظام کیسے فرمایا

۲۳۳۔ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ

مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمْسِ - فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ

أَبْتِنِي بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوًّا غَا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ

أَنْ يَّرْتَجَلَ مَعِي فَنَأْتِي بِأَذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاعِغِينَ وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي -

حدیث نمبر ۲۳۳:

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی نے فرمایا میرے پاس ایک اونٹ مال غنیمت کے

(۲۴۳) اخرجہ البخاری فی : کتاب البیوع ، باب ما قبل فی الصواع۔

حصے کا تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ویلے کا بندوبست کروں۔

۲۴۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ فِي مَغْنَمِ يَوْمِ بَدْرٍ - قَالَ، وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى - فَأَنْخَتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيْعَهُ، وَمَعِيَ صَائِعٌ مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، فَاسْتَعِينُ بِهِ عَلِيٌّ وَلَيْمَةٌ فَاطِمَةَ -

وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْتَرِبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ - مَعَهُ قَيْنَةٌ - فَقَالَتْ:  
أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُوفِ النَّوَاءِ

فَنَارَ الْيَهُمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ - فَحَبَّ أَسْنِهِمَا، وَبَقَرَ خَوَا صِرَّهُمَا - ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا

قَالَ عَلِيٌّ: فَانظَرْتُ إِلَى مَنْظَرِ أَفْطَعْنِي - فَاتَيْتُ نَيْ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ - فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ - فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ - فَأَنْظَلْتُ مَعَهُ - فَدَخَلَ عَلِيٌّ حَمْزَةَ فَتَغَيَّبَ عَلَيْهِ - فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصْرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبَائِي؟  
فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَهِّقُرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ -  
وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ -

حدیث نمبر ۲۴۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹ ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ایک دن میں نے ان دونوں اونٹیوں کو ایک انصار کے

(۲۴۴) اخرجه البخاری فی: کتاب الشرب و المساقاة، باب بیع الحطب والکلا -

دروازے پر بیٹھا دیا میرا یہ ارادہ تھا کہ ان پر بیچنے کیلئے اذخر لاؤں اور بنی قینقاع کا ایک سنا میرے ساتھ تھا پس میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ویسے میں مدد لینا چاہتا تھا جبکہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فر بہ اونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹ پڑے پس ان کے کوہان اور کوچیں کاٹ دیں پھر ان کے کلیجے نکال لئے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے میں نے آپ کو خبر دی پس آپ ﷺ نکلے اور زید بھی آپ کے ساتھ تھے پس میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۲۴۵، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْمُخْمَسِ - فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اُبْتِنِي بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاَعَدْتُ رَجُلًا صَوًّا غَا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ اَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِي فَنَاتِي بِاَذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ السَّوَاغِيْنَ وَاَسْتَيْنَ بِهٖ فِي وِلِيْمَةِ عُرْسِيْ - فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفِيْ مَتَاعًا مِنْ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْجِبَالِ، وَشَارِفَايَ مَنَا خَتَانِ اِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، رَجَعْتُ حِيْنَ مَا جَمَعْتُ، فَاِذَا شَارِفَايَ قَدْ اَجْتَبَ اَسْنِمْتُهُمَا وَيُقَرَّتْ خَوَا صِرَ هُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَا دِهِمَا - فَلَمَّ اَمْلِكُ عَيْنِيْ حِيْنَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: فَعَلَ حَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شُرْبِ الْاَنْهَارِ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى اَدْخُلَ عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ - فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِ الْاَذْيِ لَقِيْبَتُ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا رَأَيْتُ

(۲۴۵) اخرجه البخارى فى كتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس،

كَالْيَوْمِ قَطُّ - عَدَا حَمْرَةَ عَلِي نَاقَتِي فَأَجِبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبَقَرَ خَوَا صِرَهُمَا - وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبَ - فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ بِرِ دَائِهِ فَارْتَدَى - ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ - حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْرَةُ - فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ - فَإِذَا هُمْ شَرِبُوا فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَمْرَةَ فِيمَا فَعَلَ - فَإِذَا حَمْرَةُ قَدْ تَمَلَّ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ - فَنَظَرَ حَمْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ - ثُمَّ قَالَ حَمْرَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَدْ تَمَلَّ، فَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقْبَيْهِ الْقَهْقَرَى، وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

حدیث نمبر ۲۳۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کر لیا میں نے بنی قیتقاع کے ایک سنا کو اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مددوں پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لیے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں پس میں چلا حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لیے ہیں وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اسے اوڑھا اور چل

پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتیٰ کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی تو اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے تو وہ شراب پی رہے تھے اس حرکت پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہو رہی تھیں حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا۔ پھر نظر اٹھائی تو آپ کے گھٹنے کی طرف دیکھا، پھر نثر اٹھائی تو آپ کی ناف تک دیکھا اور پھر نظر اٹھائی تو آپ کے چہرے کی طرف دیکھا۔ تو حمزہ کہنے لگے اچھا، تم میرے باپ (عبدال مطلب) کے غلام؟ رسول اللہ ﷺ نے جان لیا کہ یہ ہوش میں نہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۴۶۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِبٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي بِمَا أَوْاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ - فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتِنِي بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوًّا غَا مِنْ بَيْنِي قَيْنُقَاعٍ أَنْ يَرُوجَ مَعِي فَنَاتِي بِإِذْخِرٍ - فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَاغِينِ فَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُرْسِي - فَبِينَا أَنَا أَجْمَعُ أَشَارِفِي مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْجِبَالِ، وَشَارِفَايَ مِنَّا خَاتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ - فَإِذَا أَنَا بِشَارِفِي قَدْ أَجِبْتُ أَسْنِمْتَهُمَا، وَيَقَرَّتْ خَوَا صِرُّهُمَا، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَا دِهِمَا - فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ - قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ، وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهَا - فَقَالَتْ فِي غَنَائِهَا (أَلَا يَا حَمْزُ لِشُرْفِ النَّوَاهِ) فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّفْرِ فَأَجَبَ أَسْنِمْتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَا صِرَّهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَا دِهِمَا -

قال علي: فأنطلقت حتى أدخل على النبي ﷺ وعنده زيد بن حارثة -



وَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي لَقِيْتُ ، فَقَالَ مَا لَكَ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا رَأَيْتُ  
كَالْيَوْمِ - عَدَا حَمْزَةً عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبْتُ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَا صِرَهُمَا - وَهَا هُوَ ذَا فِي  
بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبْتُ - فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِ دَائِهِ فَارْتَدَى - ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي - وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ  
بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةٌ - فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ - فَطَفِقَ النَّبِيُّ  
ﷺ يَلُومُ حَمْزَةً فِيمَا فَعَلَ - فَإِذَا حَمْزَةٌ تَمِلُّ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ - فَنَظَرَ حَمْزَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
- ثُمَّ قَالَ حَمْزَةٌ : وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي ؟

فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ تَمِلُّ - فَكَصَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقْبِيهِ الْقَهْقَرَى - فَخَرَجَ  
وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

حدیث نمبر ۲۳۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور  
نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ  
رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کر لیا میں نے بنی قینقاع کے ایک سنا رکوا اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر  
اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سنا رروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مدد لوں پس اس خیال سے  
میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں جب  
میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے  
کلیجے نکال لیے تھے یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے  
کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں اور ان کے ساتھ  
گانے والی اور ان کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ گانے والی نے گانے کے دوران کہا ”اے حمزہ فریبہ اونٹنیاں لے لو“  
تو حمزہ اپنی تلوار لے کر اٹھے اور ان کی کوہانیں اور کوچیں کاٹ دیں اور کلیجے نکال دیے۔ پس میں چلا حتی کہ نبی  
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے

میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لیے ہیں وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پر رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اسے اوڑھا اور چل پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتیٰ کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی تو اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے اور اس حرکت پر حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ تو حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہو رہی تھیں حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا پھر کہنے لگے اچھا تم میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ جان لیا کہ یہ ہوش میں نہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۳۷۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَغْنَمِ يَوْمِ بَدْرٍ - وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى - فَأَنْخُتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خِرًا لِأَبِيْعَهُ - وَمَعِيَ صَائِعٌ مِّنْ بَنِي قَيْنِقَاعٍ، لَا سَتَعِيْنَ بِهِ عَلِيٌّ وَوَلِيْمَةُ فَاطِمَةَ - وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ - مَعَهُ قَيْنَةٌ تَغْنِيهِ فَقَالَتْ: (لَا يَا حَمْزُ لِلسُّرْفِ لَأَنْوَاءِ) فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ - فَجَبَّ أَسْنِيْمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا - ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا - فَنَظَرَتْ إِلَى مَنْظَرِ أَقْطَعَنِي - فَاتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدٌ نُّ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ - فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، وَأَنْظَلَفْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ حَمْزَةَ فَتَغَيْظَ عَلَيْهِ - فَرَفَعَ حَمْزَةَ بِصَرِّهِ فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لَا بَأْسَ بِي؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَهِّقِرُ، حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ -

حدیث نمبر ۲۳۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی

(۲۴۷، ۲۴۸) آخر جہما مسلم فی ۳۶ کتاب الا شربة، باب تحريم الجمر الشارف

علی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ایک دن میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصار کے دروازے پر بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ ان پر بیچنے کیلئے ازخراؤں اور بنی قینقاع کا ایک سار میرے ساتھ تھا پس میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ویسے میں مدد لینا چاہتا تھا جبکہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فریہ انتنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹ پڑے پس ان کی کوہانیں اور کونچیں کاٹ دیں اور پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میں نے یہ بہت خوفناک منظر دیکھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے میں نے آپ کو خبر دی پس آپ ﷺ نکلے اور زید آپ کے ساتھ تھے۔ پس میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۲۴۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ -  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَ مَيْدٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتِنِي بِفَاطِمَةَ،  
بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوًّا غَا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ يَرْتَجِلُ مَعِي، فَنَأْتِي  
بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أْبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّا غَيْنٍ فَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُرْسِي - فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ  
لِشَارِفِي مَتَا غَا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْجِبَالِ، وَشَارِفَايَ مَنَا خَتَانَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةٍ  
رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَجَمَعْتُ جَيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ - فَإِذَا شَارِفِي قَدْ اجْتَبَتْ  
أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَتْ خَوَا صِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكَا دِهِمَا - فَلَمْ أَمْلِكْ جَيْنَ رَأَتْ عَيْنِي  
ذَلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ  
فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ - فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: (أَلَا  
يَا حَمْزُ لِيُشْرِفِ النَّوَاءِ) فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَتْ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَتْ خَوَا صِرَهُمَا،

فَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا - قَالَ عَلِيٌّ: فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ - قَالَ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ الَّذِي لَقِيْتُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا لَكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ - عَدَا حَمْزَةٌ عَلَى بَاقَتَيْي فَاجْتَبَّ اسْمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَهَذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبَ -

قَالَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رِدَائَهُ فَارْتَدَاهُ - ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَابُ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةٌ فَاسْأَذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ - فَإِذَا هُمْ شَرِبَ -

فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ - فَإِذَا حَمْزَةٌ مُحَمَّرَةٌ عَيْنَاهُ - فَانْظَرَ حَمْزَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَبَنْظَرَ إِلَى سُرِّ تَبِهِ - ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَبَنْظَرَ إِلَى وَجْهِهِ - فَقَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِي؟

فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تَمَلَّ - فَانْكَصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَقْبَيْهِ الْقَهْقَرَى - وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

حدیث نمبر ۲۳۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کر لیا میں نے بنی قتیقاع کے ایک سنا کو اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مددوں پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لئے ہیں یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں، اور ان کے ساتھ

گانے والی اور ان کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ گانے والی نے گانے کے دوران کہا ”اے حمزہ فر بہ اونٹنیاں لے لو“ تو حمزہ اپنی تلوار لے کر اٹھے اور ان کی کوبانیں اور کونچیں کاٹ دیں اور کلیجے نکال دیے۔ پس میں چلا حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوهان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لئے ہیں وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پر رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اسے اوڑھا اور چل پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتی کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی اور اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے، وہ شراب پی رہے تھے آپ ﷺ اس حرکت پر حضرت حمزہ کی سرزنش کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ تب حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہو رہی تھیں حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا، پھر نظر اٹھائی تو آپ کے گھٹنے کی طرف دیکھا، دوبارہ نظر اٹھائی تو آپ کی ناف تک دیکھا اور پھر نظر اٹھائی تو آپ کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگے اچھا تم میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ یہ ہوش میں نہیں تو آپ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۴۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَعْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمْسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ ابْنِي بِفَاطِمَةَ، بَنَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَعَدْتُ رَجُلًا صَوًّا غَائِنًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ، أَنْ يَرْتَجِلَ مَعِيَ فَنَاتِي بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَاسْعَيْنَ بِهِ فِي وَلِيْمَةِ عُرْسِي. فَبَيْنَا أَنَا لِشَارِفِي مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَزَائِرِ، وَالْجِبَالِ وَشَارِفَايَ مَنَاخَتَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، أَقْبَلْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ - فَإِذَا بَشَارَ فِيَّ قَدْ

(۲۴۹) اخر جہ ابو داود فی کتاب الخراج والامارة والفی، باب فی تبیان مواضع قسم الخمس، وسهم

ذی القربی۔

اجْتَبَيْتُ أَسْنِمَتُهُمَا ، وَبَقَرْتُ خَوَا صِرُهُمَا ، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَا دِهِمَا - فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي ،  
حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْمَنْظَرَ - فَقُلْتُ : مَنْ فَعَلَ هَذَا ؟

قَالُوا : فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبِ مَنْ  
الْأَنْصَارِ ، غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ - فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا : ( أَلَا يَا حَمْزُ لِلشَّرَفِ النَّوَاءِ ) فَوَثَبَ  
إِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَى أَسْنِمَتَهُمَا ، وَبَقَرَ خَوَا صِرَهُمَا ، وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَا دِهِمَا -

قَالَ عَلِيٌّ : فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ -  
قَالَ ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا لَكَ ؟ قَالَ ، قُلْتُ : يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ - عَدَا حَمْزَةُ عَلَيَّ نَاقَتِي فَاجْتَبَى أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَا صِرَ  
هُمَا - وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرِبَ فِدْعَا رَسُولِ اللَّهِ بَرْدَاهُ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي ،  
وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ لَهُ - فَإِذَا هُمْ  
شَرَبُوا - فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ - فَإِذَا حَمْزَةُ تَمَلُّ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ -  
فَنَظَرَ حَمْزَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ ، فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ - ثُمَّ صَعَدَ  
النَّظَرَ فَصَعَدَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عِبِيدُ  
لِأَبِي - فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تَمَلَّ فَنَكَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ عَقْبِيهِ الْقَهْقَرَى  
فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

حدیث نمبر ۲۳۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور  
نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ  
رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کر لیا میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر  
اؤخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مدد لوں پس اس خیال سے

میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لیے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں پس میں چلا حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لئے ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پر رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر چل پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتی کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی تو اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے تو وہ شراب پی رہے تھے اس حرکت پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ تو حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہو رہی تھی حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا پھر نظر اٹھائی تو آپ کے گھٹنے کی تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی تو آپ کی ناف تک دیکھ سکے اور دوبارہ نظر اٹھائی تو آپ کے چہرے کی طرف دیکھا پھر حمزہ کہنے لگے، تم تو میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ یہ ہوش میں نہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۵۰۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ - وَأَعْظَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى - فَأَنْخَتَهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْ خَرَا لِابِيَعَهُ، وَمَعِيَ صَائِعٌ مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ لَا سَتَعَيْنُ بِهِ عَلِيٌّ وَلَيْمَهُ فَاطِمَةُ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ - فَتَارَ إِلَيْهِمَا

(۲۵۰) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۱۴۲ (ميمنية) و برقم ۱۲۰۰

حَمْزَةٌ بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا۔ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا۔ قَالَ، فَانظُرْتُ إِلَى مَنْظَرِ أَفْطَعْنِي۔ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ ابْنِ حَارِثَةَ۔ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ۔ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ۔ فَانطَلَقَ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ۔ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصْرَهُ فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عُيَيْدٌ لِأَبِي؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْهَرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ۔ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ۔

حدیث نمبر ۲۵۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ایک دن میں نے ان دونوں اونٹیوں کو ایک انصار کے دروازے پر بیٹھا دیا میرا یہ ارادہ تھا کہ ان پر بیچنے کیلئے ازخراؤں اور بنی قینقاع کا ایک سنا میرے ساتھ تھا پس میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ویسے میں مدد لینا چاہتا تھا جبکہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پر رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فریہ اونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹ پڑے پس ان کے کوہان اور کونچیں کاٹ دیں پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علی فرماتے ہیں میں نے یہ بہت خوفناک منظر دیکھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے میں نے آپ کو خبر دی پس آپ ﷺ نکلے اور زید بھی آپ کے ساتھ آگئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(۳۸)..... مَاذَا أُعْطِيَ فَاطِمَةَ صَدَاقًا

حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو حق مہر کیا دیا

۲۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُعْطِيهَا

شَيْئًا قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ۔ قَالَ أَيْنَ دَرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟

(۲۵۱، ۲۵۲) اخر جہما ابو داود فی کتاب النکاح، باب فی الرجل یدخل بامراتہ قبل ان ینقدها شیئا۔



حدیث نمبر ۲۵۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا اس کو کچھ دے حضرت علی نے عرض کی میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تیری ہلمی زرہ کہاں ہے؟

۲۵۲- عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا - فَمَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَسَ لِي شَيْءٌ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَاهَا دَرْعَكَ، فَأَعْطَاهَا دَرْعَهُ - ثُمَّ دَخَلَ بِهَا -

حدیث نمبر ۲۵۲:

اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص نے بیان کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، رضی اللہ عنہا سے ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کر دیا حتیٰ کہ حضرت فاطمہ کو کچھ دیں حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنی زرہ اس کو دے دو پس انہوں نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو دی پھر ان کے پاس گئے۔

۲۵۳- عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أُخْطَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِنْتَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! مَا لِي شَيْءٌ - قَالَ وَكَيْفَ؟ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ صَلَاتَهُ وَعَائِدَتَهُ فَخَطَبْتُهَا إِلَيْهِ - فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: لَا - قَالَ وَأَيْنَ دَرْعَكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي أُعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا -

(۲۵۳، ۲۵۴) اخر جہما ابن سعد فی الطبقات ج ۸ ص ۲۰

حدیث نمبر ۲۵۳:

کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سے نکاح کا پیغام پہنچنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اور یہ کیسے ہوگا؟ پھر مجھے آپ ﷺ کی مہربانی اور شفقت یاد آئی پس میں نے نکاح کا پیغام بھیج دیا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا تیری وہ خطیمہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں دن دی تھی؟ حضرت علی نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپ نے فرمایا پھر وہ ہی دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ لاکرا نبی کو دے دی۔

۲۵۳۔ وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا تُصَدِّقُهَا؟ قَالَ: مَا عِنْدِي مَا أَصْدِقُهَا - قَالَ فَائِنَ دَرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي كُنْتَ مَنَحْتُكَ؟ قَالَ: عِنْدِي - قَالَ أَصْدِقُهَا إِيَّاهَا - قَالَ، فَأَصَدَّقْهَا وَتَزَوَّجْهَا - قَالَ عِكْرَمَةَ: كَانَ ثَمَنُهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ - وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: - أَمَهَرَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ بَدْنَا قِيمَتُهُ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ - وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: تَزَوَّجَتْ فَاطِمَةَ عَلِيٌّ بَدَنٍ مِنْ حَدِيدٍ -

وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ فَأَرَادَ أَنْ يُبَيِّنَ بِهَا، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَدِمَ شَيْئًا قَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا - قَالَ فَائِنَ دَرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟

حدیث نمبر ۲۵۳:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تو اس کو مہر میں کیا دو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری خطمی زرہ کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ آپ ﷺ نے عرض کی وہ میرے پاس ہے آپ ﷺ نے فرمایا مہر میں وہی دیدے راوی کہتے ہیں انہوں نے زرہ مہر میں دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا حضرت عکرمہ کہتے ہیں اس زرہ کی قیمت چار درہم تھی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں جو زرہ دی اس کی قیمت چار درہم تھی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے لوہے کی زرہ کے بدلے نکاح کیا۔ حضرت عکرمہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا نبی ﷺ نے فرمایا پہلے کوئی چیز (حق مہر کے طور پر) بھیجو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس کچھ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تیری ہطیمہ زرہ کہاں ہے۔

۲۵۵۔ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: أَرَدْتُ أَنْ أُخْطَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِنْتَهُ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! مَا لِي شَيْءٌ - قَالَ وَكَيْفَ؟ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ صَلَاتَهُ وَعَائِدَتَهُ فَخَطَبْتُهَا إِلَيْهِ - فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: لَا - قَالَ وَأَيْنَ دَرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِي أُعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطَيْتُهَا قَالَ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا -  
حدیث نمبر ۲۵۵:

کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کیلئے نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اور یہ کیسے ہوگا؟ پھر مجھے آپ ﷺ کی مہربانی اور شفقت یاد آئی پس میں نے نکاح کا پیغام بھیج دیا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا تیری وہ ہطیمہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں دن دی تھی؟ حضرت علی نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپ نے فرمایا پھر وہ ہی دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ لا کر انہی کو دے دی۔

(۴۹) كَيْفَ رَشَّ النَّبِيُّ ﷺ وَضُوئُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى فَاطِمَةَ بَعْدَ زَفَافِهَا

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کے بعد ان پر اپنے وضو کا پانی چھڑکا:

۲۵۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ

فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمْرَهُ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى فَاطِمَةَ حَتَّى يَجِئْتَهُ .  
وَكَانَتْ الْيَهُودُ يُؤَخِّرُونَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِهِ .

فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى وَقَفَ بِالْبَابِ وَسَلَّم . فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ . فَقَالَ : أَيُّكُمْ  
أَخِي ؟ فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ : يَا أَبِ انْتِ وَأَيْسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخُوكَ ؟ قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
طَالِبٍ . قَالَتْ : وَكَيْفَ يَكُونُ أَخَاكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ ؟ قَالَ : هُوَ ذَاكَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ .

فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ فِيهِ يَدَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَضَحَ عَلَى صَدْرِهِ  
مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَبَيَّنَ كَيْفِيَّتَهُ . ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ غَيْرَ خِمَارٍ تَعْتَرِفِي ثَوْبَهَا . ثُمَّ  
نَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِمَّا لَوْتُ أَنْ زَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِي .

وَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ : وَلَيْتُ جَهَّازَهَا ، فَكَانَ فِيمَا جَهَّزْتُهَا بِهِ بَرَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشُوُّ  
هَا لَيْفٌ ، وَبَطْحَاءٌ مَفْرُوشٌ فِي بَيْتِهَا .

حدیث نمبر ۲۵۶ :

حضرت سعید بن مسیب حضرت ام ایمن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی  
بٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہ  
کے پاس نہ جائیں حتیٰ کہ میں آجاؤں۔ اور یہودی مردوں کو ان کے اہل سے دور رکھتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ  
آئے حتیٰ کہ دروازے پر پھرے اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے اجازت طلب کی پس آپ کو اجازت دی گئی آپ  
ﷺ نے فرمایا میرا بھائی کہاں ہے؟ حضرت ام ایمن نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر  
قربان آپ کا بھائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب وہ عرض کرتی ہیں وہ آپ کا بھائی کیسے آپ نے تو اپنی  
بٹی کا نکاح اس سے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ام ایمن ایسے ہی ہے پس آپ نے پانی منگوایا اس میں اپنے  
ہاتھ دھوئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے تو آپ نے حضرت علی

کے سینے پر اور دونوں کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو بلایا وہ بغیر دوپٹے کے آئیں پھر آپ ﷺ نے ان پر پانی چھڑکا پھر فرمایا اللہ کی قسم میں نے اپنے خاندان کے بہتر فرد سے تیری شادی کرنے میں کوتاہی نہیں کی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کا سامان میں لائی اس سامان میں کھجور کی چھال کا بھرا ہوا ایک تکیہ اور ایک چکی تھی جو ان کے گھر میں لگا دی گئی

۲۵۷۔ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَلِيًّا بِفَاطِمَةَ كَانَ فِيهَا جُهْزَتٌ بِهِ سَرِيرٌ مَشْرُوطٌ وَوِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشُوهُهَا لَيْفٌ وَتَوْرٌ مِنْ أَدَمٍ وَقِرْبَةٌ۔  
قَالَ، وَجَاءَ وَابْتِطَحَاءَ فَطَرَ حَوْهَا فِي الْبَيْتِ۔

حدیث نمبر ۲۵۷:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو ان کو جو سامان دیا گیا۔ اس میں ایک نقشی تخت، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک پیالہ۔ راوی کہتے ہیں ایک چکی بھی لاکران کے گھر میں لگائی گئی۔

(۵۰)

مَبِيَّتُهُ هُوَ وَفَاطِمَةُ لَيْلَةٌ غَيْرَ عَشَاءٍ

حضرت علی اور سیدہ فاطمہ کا کھانا کھائے بغیر رات گزارنا

۲۵۸۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَنَا لَيْلَةٌ بِغَيْرِ عَشَاءٍ۔ فَأَصْبَحْتُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، وَهِيَ مَحْزُونَةٌ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَتْ: لَمْ نَتَعَشَّ الْبَارِحَةَ وَلَمْ نَتَغَدَّ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا عَشَاءٌ۔ فَخَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصَبْتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَلَحْمًا بِدِرْهَمٍ۔ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهِ

(۲۵۷) اخر جہ ابن سعد فی الطبقات ۲۳/۸

(۲۵۸) اخر جہ ابن سعد فی الطبقات ۱۸۶/۶

فَخَبَزَتْ وَطَبَخَتْ - فَلَمَّا فَرَعَتْ مِنْ اِنْضَاجِ الْقَدْرِ قَالَتْ : لَوْ اَتَيْتَ اَبِي فَدَعَوْتَهُ -  
 فَاتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَهُوَ يَقُولُ - اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ  
 الْجُوعِ ضَجِيْعًا فَقُلْتُ : يَا اَبِي اَنْتَ وَاَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! عِنْدَنَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ - فَتَوَكَّأَ  
 عَلَيَّ حَتَّى دَخَلَ وَالْقَدْرُ تَفُوْرٌ - فَقَالَ اغْرِفِي لِعَائِشَةَ - فَغَرَفْتُ فِي صَحْفَةٍ - ثُمَّ قَالَ -  
 اغْرِفِي لِحَفْصَةَ فَغَرَفْتُ فِي صَحْفَةٍ ، حَتَّى غَرَفْتُ لِجَمِيْعِ نِسَائِهِ التُّسْعَ - ثُمَّ قَالَ  
 اغْرِفِي لِاَبِيكَ وَزَوْجِكَ فَغَرَفْتُ -

فَقَالَ - اغْرِفِي فَكُلِي - فَغَرَفْتُ -

ثُمَّ رَفَعَتِ الْقَدْرَ وَاِنَّهَا لَتَفِيْضُ ، فَاَكَلْنَا مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ -

حدیث نمبر ۲۵۸:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے کھانے کے  
 بغیر رات گزاری اور صبح میں چلا گیا پھر جب واپس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا وہ غمگین بیٹھی تھیں میں  
 نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے گزشتہ رات کھانا نہیں کھایا اور آج ناشتہ بھی نہیں  
 کیا اور ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے پس میں نکلا میں نے کام تلاش کیا پھر میں نے ایک درہم کے  
 بدلے کھانا اور گوشت خریدا پھر میں حضرت فاطمہ کے پاس آیا تو انہوں نے روٹی پکائی اور سالن پکایا جب ہنڈیا  
 پکا کر فارغ ہوئیں آپ نے کہا اگر ہو سکے تو آپ میرے والد کو بلا لائیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو  
 آپ مسجد میں لیٹے یہ کہہ رہے تھے میں سخت بھوک سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے  
 ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہمارے پاس کھانا ہے آپ چلئے۔ پس آپ ﷺ نے میرا سہارا لیا حتیٰ کہ گھر  
 داخل ہوئے تو ہنڈیا ابل رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ کے لیے ڈال دو ایک پیالے میں ان کے لیے ڈالا  
 پھر آپ نے فرمایا حفصہ کے لیے ڈال دو تو ایک پیالے میں ان کے لیے ڈالا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی نوبیویوں کے  
 لیے ڈالا پھر آپ نے فرمایا اپنے باپ اور خاوند کو ڈال دو تو حضرت فاطمہ نے ڈال دیا پھر فرمایا اپنے لیے ڈالو اور

کھاؤ تو انہوں نے ڈالا پھر ہنڈیا اٹھائی تو وہ بھری ہوئی تھی پس ہم نے اس سے کھایا جتنا اللہ نے چاہا۔

(۵۱)..... شِدَّةُ فَاقَتِهِ

فاقہ کی شدت

۲۵۹- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: جُعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ جُوعًا شَدِيدًا-

خَرَجْتُ أَطْلُبُ الْعَمَلَ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدْرًا، فَظَنَنْتُهَا تُرِيدُ بَلِّهَ- فَأَتَيْتُهَا فَقَا طَعْتُهَا، كُلُّ ذُنُوبٍ عَلَى تَمْرَةٍ- فَعَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذُنُوبًا حَتَّى مَجَلْتُ يَدَايَ ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَاءَ فَاصْبْتُ مِنْهُ- ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفِّيْ هَكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا- فَعَدْتُ لِي سِتَّةَ عَشَرَ تَمْرَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَأَكَلَ مَعِيَ مِنْهَا-

حدیث نمبر ۲۵۹:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مرتبہ مجھے مدینہ میں شدید بھوک لگی

میں مدینہ کے قریبی علاقوں میں کام تلاش کرنے کے لیے نکلا تو میں ایک عورت کے پاس سے گزرا جس نے کچھ گارا اکٹھا کر رکھا تھا میں سمجھ گیا یہ اس کو پانی سے تر کرنا چاہتی ہے میں نے اس کے پاس آ کر معاہدہ کیا کہ ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور دوگی چنانچہ میں نے سولہ ڈول کھینچے حتیٰ کہ میرے ہاتھ تھک گئے پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا پھر اس عورت کے پاس آ کر دونوں ہاتھ پھیلا دیے اس نے سولہ کھجوریں گن کر میرے ہاتھ پر رکھ دیں پس میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور انہیں خبر دی پس آپ ﷺ نے میرے ساتھ کچھ کھجوریں کھائیں۔

۲۶۰- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرظِيِّ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ وَإِنِّي لَأَرْبِطُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ- وَإِنَّ صَدَقَتِي الْيَوْمَ لَا رَبْعُونَ أَلْفًا-

حدیث نمبر ۲۶۰:

حضرت محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک وقت یہ تھا کہ میں نے خود

(۲۵۹) اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۱۳۵

(۲۶۰) مسند احمد ۱/۱۵۹

کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے دیکھا اور آج ہماری آمدنی چالیس ہزار ہے۔

(۵۲)..... اسْتَقَى لِيَهُودِيٍّ بِتَمْرٍ

کھجوروں کے بدلے میں یہودی کو پانی نکال کر دینا

۲۶۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوبًا، فَحَوَّلْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ عُنُقِي، وَشَدَدْتُ وَسْطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوصِ النَّخْلِ - وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ - وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ، لَطَعَمْتُ مِنْهُ - فَخَرَجْتُ التَّمِسَ شَيْئًا - فَمَرَرْتُ يَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ، وَهُوَ يَسْقِي بِبَكْرَةٍ لَهُ - فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ فِي ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ - فَقَالَ: مَا لَكَ يَا إِعْرَابِي؟ هَلْ لَكَ فِي كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ! قُلْتُ: نَعَمْ - فَافْتَحَ الْبَابَ حَتَّى أَذْكَلَ - فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ - فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ - فَكَلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً - حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ كَفَيْتُ أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُتِلَ: حَسْبِي - نَتِ فَآكَلْتُهَا - ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ - ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيهِ -

حدیث نمبر ۲۶۱:

حضرت محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے حضرت علی کو فرماتے سنا میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے کا شانہ اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک چمڑا لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوارخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال لی اور کھجوروں کے پتوں سے اپنی کمرزور سے باندھ لی اور مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر کھانے کے لیے کچھ ہوتا تو میں کھا لیتا پس میں اسی تلاش میں نکلا ایک یہودی کے پاس سے میرا گزر ہوا وہ اپنے مال کے پاس تھا وہ (باغ) کو پانی دے رہا تھا میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا اس نے کہا اے اعرابی کیا بات ہے؟ اس نے کہا

(۲۶۱) اخرجه الترمذی فی : ۳۸ کتاب صفة القيامة والرقائق والورع ، ۳۴



تو کھجور کے بدلے ایک ڈول نکالے گا میں نے کہا ہاں (نکالوں گا) تو دروازہ کھول تا کہ میں اندر آ جاؤں اس نے دروازہ کھولا میں اندر چلا گیا تو اس (یہودی) نے مجھے ڈول دیا پس جب میں ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا، جب میرے ہاتھ بھر گئے تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور میں نے کہا یہ کافی ہے پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آ گیا تو نبی کریم ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔

۲۶۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللَّهِ خَصَا صَةً- فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا- فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيبُ بِهِ شَيْئًا لِيُقَيِّتَ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ فَاتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ- فَاسْتَقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا- كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ- فَخَيْرَهُ الْيَهُودِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشْرَةَ عَجْوَةً- فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ أَذْلُو الدَّلْوَ بِتَمْرَةٍ- وَأَشْتَرْتُ أَنَهَا جِلْدَةً-  
حدیث نمبر ۲۶۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو سخت حاجت ہوئی یہ بات حضرت علیؑ کو پہنچی تو وہ کسی کام کی تلاش میں نکلے تا کہ وہ کوئی چیز لائیں جس سے رسول اللہ ﷺ کو تقویت حاصل ہو پس وہ ایک یہودی شخص کے باغ میں آئے تو انہوں نے سترہ ڈول پانی ڈالا اور ہر ڈول کے بدلے ایک کھجوری تو یہودی نے آپ کو سترہ عجوہ کھجوریں دیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔  
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول نکالتا اور میں نے یہ شرط رکھی کہ تر کھجور ہو۔

(۵۳) ..... صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ زَوْجًا عَلِيٍّ مِنْ ابْنَةِ أَبِي جَهْلٍ

نبی کریم ﷺ کا حضرت علی کو ابو جہل کی بیٹی کیساتھ نکاح کرنے سے روکنا

۲۶۳- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ جِئُوا الْمَدِينَةَ مِنْ

(۲۶۲) اخرجه ابن ماجه فى : ۱۶ كتاب الرهن ، ۶ باب الرجل يستقى كل دلو بتمره ويشترط انها جلدة

(۲۶۳) اخرجه البخارى فى كتاب فرض الخمس

عِنْدِ يَزِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ: لَا - فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيٌّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ - وَأَيْمَ اللَّهِ ، لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي -

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخُطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَنبَرِهِ هَذَا ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ - فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا -

ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ ، قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي ، وَوَعَدَنِي فَوَفَى - وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرِمُ حَلَالًا وَلَا أَجِلُّ حَرَامًا - وَلَكِنَّ وَاللَّهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا -

حدیث نمبر ۲۶۳:

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کر دیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتیٰ کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوکن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑھنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اس نے مجھ سے بات کی تو سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۶۴۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ - فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاطِمَةَ - فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَزْعِمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ، وَهَذَا عَلِيُّ نَاكِحُ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ - فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - فَسَمِعْتُهُ جِئِنَ تَشْهَدُ يَقُولُ أَمَا بَعْدُ - أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي - وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي ، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَ هَا - وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيُّ الْخِطْبَةَ -  
حدیث نمبر ۲۶۴:

زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا جب یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی آپکی قوم یہ بات کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: اما بعد!

میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کیا اس نے مجھ سے بات کی اور سچ بولا اور بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

۲۶۵۔ عَنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ، وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ، أَنَّ بِنْتِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيًّا

(۲۶۴) اخرجه البخاری فی کتاب اصحاب النبی ﷺ ، باب ذکر اصهار النبی ﷺ -

(۲۶۵) اخرجه البخاری فی کتاب النکاح ، باب ذب الرجل عن ابنته فی الغيرة والا نصاب

بْنِ أَبِي طَالِبٍ - فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ - إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي  
وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ بَيْنِي يُرِيْبِنِي مَا أَرَابَهَا ، وَيُوْذِيْنِي مَا آذَاهَا - هَكَذَا  
قَالَ -

حدیث نمبر ۲۶۵:

حضرت ابو ملیکہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا  
کہ بنو ہاشم بن مغیرہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں  
اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں  
اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم  
میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی آپ نے ایسے ہی کہا۔

۲۶۶ - عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ أَنَّ بِنْتِي الْمَغِيْرَةَ

اسْتَأْذَنُوْا فِيْ أَنْ يُنْكَحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ ، فَلَا آذَنُ -

حدیث نمبر ۲۶۶:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بیشک بنو مغیرہ  
اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کریں پس میں اجازت نہیں دیتا۔

۲۶۷ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيِّ التَّمِيْمِيِّ ، أَنَّ الْمِسْوَرَ

بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ، أَنَّ بِنْتِي هِشَامِ بْنِ

الْمَغِيْرَةَ اسْتَأْذَنُوْا فِيْ أَنْ يُنْكَحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ

لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ - إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ ،

فَإِنَّمَا بِنْتِي بَضْعَةٌ بَيْنِي يُرِيْبِنِي مَا أَرَابَهَا ،

(۲۶۶) اخرجہ البخاری فی کتاب الطلاق باب الشقاق وهل بشیر بالخلع عند الضرورة۔

(۲۶۷ ، ۲۷۰) اخرج هذه الاحاديث الاربعة مسلم في : ۴۴ كتاب فضائل الصحابة، ۱۵ باب فضائل فاطمة بنت النبي

حدیث نمبر ۲۶۷:

حضرت ابو ملیکہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہاشم بن مغیرہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا) میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم میں ڈالا۔

۲۶۸: وَعَنِ الْمِسُورِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي

يُؤْذِينِي مَا أَذَاهَا۔

حدیث نمبر ۲۶۸:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دینی کی کوشش کی وہ درحقیقت مجھے اذیت پہنچائے گا۔

۲۶۹۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ جِئْنَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ

عِنْدِ يَزِيدِ بْنِ مِعَاوِيَةَ ، مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ، لَقِيَهِ الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: لَا۔ فَقَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِي سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ۔ وَأَيْمَ اللَّهِ ، لَئِنِ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي۔

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔

فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ۔ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوُّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا۔

ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ حَدَّثَ

ثَنِي فَصَدَقَنِي ، وَوَعَدَنِي فَوْفِي - وَانِّي لَسْتُ أَحْرِمُ حَلَالًا وَلَا أَجِلُّ حَرَامًا - وَلَكِنْ ،  
وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا -

حدیث نمبر ۲۶۹:

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کر دیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتیٰ کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہما نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوتن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کے خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑھنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مجھ سے بات کی توجیح بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۷۰- وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ - وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَّحِدُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ - وَهَذَا عَلِيُّ ، نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ -

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ - ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ - فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي - وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةً

بِنِّي ، وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا - وَإِنَّهَا ، وَاللَّهِ! فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مُضْغَةً بِنِّي ، وَإِنَّمَا  
 أَكْرَهُ أَنْ يَفْتِنُوهَا - وَإِنَّهَا ، وَاللَّهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ  
 رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا -  
 حدیث نمبر ۲۷۰:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا  
 حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی وہ نبی ﷺ کے پاس  
 آئیں اور کہنے لگیں آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور علی وہ ابو  
 جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا پس نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا جب آپ  
 نے خطبہ دیا پھر فرمایا اما بعد۔ میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کیا انہوں نے مجھ سے جو بات  
 کی سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں انکا فتنے میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ  
 ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی۔

۲۷۱ - عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ  
 مِنْ عِنْدِ يَزِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ ، مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ، لَقِيَهِ الْمِسُورُ بْنُ  
 مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: لَا - فَقَالَ لَهُ: هَلْ  
 أَنْتَ مُعْطِي سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ - وَأَيُّمَ اللَّهِ ،  
 لَئِنْ أُعْطِيتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ إِلَى نَفْسِي -  
 إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ -  
 فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مَنبَرِهِ هَذَا ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ  
 مُخْتَلِمٌ - فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا -

ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي - وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا وَلَا أَجِلُّ حَرَامًا - وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا -  
 حدیث نمبر ۲۶۹ :-

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کر دیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتیٰ کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہما نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوتن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کے خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑھنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مجھ سے بات کی توجیح بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۷۲ - عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكَحُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ - فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ - إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيُنْكَحَ ابْنَتَهُمْ - فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيدُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا -



حدیث نمبر ۲۷۲:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو وہ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ وہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۲۷۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ - فَبَلَغَ ذَلِكَ

النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةٌ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا۔

حدیث نمبر ۲۷۳:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کی بات کی جب یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچایا اور جس نے اس کو ستایا اس نے مجھے ستایا۔

۲۷۴۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

، يَقُولُ إِنَّ بِنْتِي هِشَامُ بْنُ الْمُغِيرَةَ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ -

فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ - إِلَّا أَنْ يُرِيدَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ

ابْنَتِي وَيُنْكَحَ ابْنَتَهُمْ - فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيدُونِي مَا رَأَبَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔

حدیث نمبر ۲۷۴:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ

مجھ سے اجازت لینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کر دیں پس میں انکو اجازت نہیں دیتا پھر

فرمایا میں انکو اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں انکو اجازت نہیں دیتا اگر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایسا چاہتے ہیں تو وہ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور انکی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے اس کو شک میں ڈالا اس نے مجھے شک میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

۲۷۵۔ وعن الزهري: اخبرني علي بن الحسين ان المسور بن مخرمة اخبره

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ - وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ - فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ - وَهَذَا عَلِيُّ، نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ -

قَالَ الْمِسُورُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ - قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي

قَدْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي - وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي - وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَفْتِنُوهَا - وَإِنَّهَا، وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاجِدٍ أَبَدًا -

قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيُّ عَنِ الْخِطْبَةِ -

حدیث نمبر ۲۷۵:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا

حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی وہ نبی ﷺ کے پاس

آئیں اور کہنے لگیں آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور علی وہ ابو

جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا پس نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا جب آپ

نے خطبہ دیا پھر فرمایا اما بعد۔ میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا نکاح) کیا انہوں نے مجھ سے جو بات

کی سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں اسکا آزمائش میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ

ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی۔

۲۷۶۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، فَوَعَدَ بِالنِّكَاحِ، فَآتَتْ فَاطِمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَّحِدُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ - وَإِنَّ عَلِيًّا قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَفْتِنُوهَا -

وَذَكَرَ أَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَأَكْثَرَ عَلَيْهِ الشَّنَاءَ، وَقَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ ابْنَةِ نَبِيِّ اللَّهِ وَبِنْتِ عَدُوِّ اللَّهِ - فَرَفَضَ عَلِيُّ ذَلِكَ -

حدیث نمبر ۲۷۶:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس سے نکاح کا وعدہ کر لیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا آپ کی قوم باتیں کرتی ہے کہ آپ بیٹی کے معاملے غصہ نہیں کرتے اور علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے نبی ﷺ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں ان کا فتنے میں پڑنے کو ناپسند جانتا ہوں اور ابو العاص بن ربیع کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کے نبی ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے انکار کر دیا۔

۲۷۷۔ وَعَنْهُ (أَيْضًا) أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ - وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ - فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَّحِدُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ - وَهَذَا عَلِيُّ نَاكِحُ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ -

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي - وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي - وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُفْتِنُوهَا - وَإِنَّهَا، وَاللَّهِ! لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ

رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا۔

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ۔

حدیث نمبر ۲۷۷:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور علی وہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا پس نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا جب آپ نے خطبہ دیا پھر فرمایا اما بعد۔ میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا نکاح) کیا انہوں نے مجھ سے جو بات کی سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں انکا فتنے میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی۔

۲۷۸۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ جِئُوا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ، مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ: لَا۔ فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِي سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ۔ وَأَيْمَ اللَّهِ، لَئِنْ أُعْطِيَئَنِي لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي۔

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ۔ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا۔ ثُمَّ ذَكَرَ صَهْرَاءَ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ

خَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي ، وَوَعَدَنِي فَوْفِي - وَإِنِّي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا وَلَا أَجِلُّ حَرَامًا -  
وَلَكِنْ ، وَاللَّهِ ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا -

حدیث نمبر ۲۷۸:

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کر دیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتیٰ کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہ ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوتن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کے خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوحیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا اس نے مجھ سے بات کی تو سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۷۹- وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ  
أَنَّ بِنْتِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - فَلَا آذَنُ ثُمَّ قَالَ  
لَا آذَنُ ثُمَّ قَالَ لَا آذَنُ - فَإِنَّ ابْنَتِي بَضْعَةٌ بِنْتِي ، يُرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَيُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا -

حدیث نمبر ۲۷۹:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا بنو ہشام بن

مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں ان کو اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس میں نے اسے شک میں ڈالا اس نے مجھے شک میں ڈالا اور جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

(۵۴) مَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنكَرُوا عَلَيْهِ

حضرت علی کا ایک مہم پر جانا اور ایک لونڈی کو اپنے لئے منتخب کرنا اور لوگوں کا اس بات کو

ناپسند کرنا

۲۸۰۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيَّ أَحَدِهِمَا: عَلِيُّ بْنُ

أَبِي طَالِبٍ، وَعَلَى الْآخِرِ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ - قَالَ: فَافْتَحَ

عَلِيٌّ جِصْنَافًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً، فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِي بِهِ - قَالَ:

فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ، فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ

اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَغَضَبِ

رَسُولِهِ، وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ - فَسَكَتَ

حدیث نمبر ۲۸۰:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے دو لشکر بھیجے، ایک کا امیر علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کا

امیر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنایا اور فرمایا جب لڑائی شروع ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تمہارے امیر ہونگے پس حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے ایک قلعہ فتح کیا اور ایک لونڈی اس سے اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھ کر مجھے

نبی ﷺ کی طرف بھیجا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے وہ خط پڑا اور آپ ﷺ کے

چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ فرمایا کیا خیال ہے تیرا اس شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے

رسول ﷺ سے محبت کرتا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی میں اللہ اور اس کے

رسول اللہ ﷺ کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تو ایک قاصد ہوں پس آپ ﷺ خاموش رہے۔

(۵۵)

إِنِّطْلَاقَهُ هُوَ وَالنَّبِيُّ ( ﷺ ) سِرًّا إِلَى الْكَعْبَةِ وَتَهَشِيمُهُ أَصْنَا مَا بِهَا -

رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی کا چھپ کر کعبہ میں جانا اور بتوں کو توڑنا

۲۸۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ -

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْلِسْ - وَصَعِدَ عَلَيَّ مِنْ كَيْبِي - فَذَهَبْتُ لَا نَهَضُ بِهِ - فَرَأَى

بِئْسَى ضِعْفًا - فَتَزَلَّ وَجَلَسَ لِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ، وَقَالَ اصْعِدْ عَلَيَّ مِنْ كَيْبِي قَالَ ، فَصَعِدْتُ

عَلَيَّ مِنْ كَيْبِي - قَالَ ، فَنَهَضَ بِي - قَالَ ، فَإِنَّهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنَلْتُ أَفْقَ

السَّمَاءِ - حَتَّى صَعِدْتُ عَلَى الْبَيْتِ ، وَعَلَيْهِ تِمَالُ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ - فَجَعَلْتُ أَزَاوِلُهُ

عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَبَيَّنَّ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ، حَتَّى إِذَا اسْتَمَكَنْتُ مِنْهُ قَالَ لِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْدَفَ بِهِ فَقَدَفْتُ بِهِ فَتَكَسَّرَ ، كَمَا تَتَكَسَّرُ الْقَوَارِيرُ -

ثُمَّ نَزَلْتُ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَسْتَبِقُ حَتَّى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ ، خَشِيئَةً

أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ -

حدیث نمبر ۲۸۱:

حضرت علی فرماتے ہیں نبی ﷺ اور میں چلے حتی کہ کعبہ اللہ میں آپ ﷺ نے مجھے بیٹھنے

کا حکم دیا اور خود میرے کندھوں پر سوار ہو گئے تاکہ میں آپ کو لے کر کھڑا ہو جاؤں پس آپ ﷺ نے مجھ سے

کنزوری دیکھی تو آپ اتر گئے اور نبی ﷺ خود بیٹھ گئے اور فرمایا تو میرے کندھوں پر سوار ہو جا تو میں آپ کے

کندھوں پر سوار ہوا آپ نے مجھے اٹھایا تو میں یہ خیال کرنے لگا اگر میں چاہوں تو آسمان کے کناروں کو چھولوں حتی

کہ میں بیت اللہ پر چڑھ گیا اور اس کے اوپر تانبے یا پتیل کا بنا ہوا ایک بت تھا پس میں اس کو دائیں بائیں اور

آگے پیچھے سے دیکھنے لگا حتیٰ کہ میں اس پر قادر ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اسے گرا دے تو میں نے اسے گرا دیا پس وہ چور چور ہو گیا جیسا کہ شیشہ چور چور ہوتا ہے پھر میں نیچے اترا پھر میں اور رسول اللہ ﷺ چلنے میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے حتیٰ کہ ہم گھروں میں آ کر چھپ گئے اس خوف سے کہ ہمیں کوئی آدمی نہ مل جائے۔

۲۸۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلَى الْكَعْبَةِ أَضْنَامٌ - فَذَهَبْتُ لِأَحْمِلُ النَّبِيَّ

ﷺ، فَلَمْ أُسْتَطِعْ - فَحَمَلَنِي - فَجَعَلْتُ أَقْطَعُهَا - وَلَوْ شِئْتُ لَنَلْتُ السَّمَاءَ -

حدیث نمبر ۲۸۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعبہ اللہ پر بہت بت تھے میں نے نبی ﷺ کو اٹھانا چاہا پس میں نے اٹھا سکا تو آپ ﷺ نے مجھے اٹھایا میں نے وہ سارے بت گرا دیے اور اگر میں چاہتا تو آسمان کے کناروں کو چھو لیتا۔

(۵۶)

رَدَّةُ الْأَمَانَاتِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ (ﷺ) إِلَى أَصْحَابِهَا بَعْدَ هِجْرَتِهِ

حضرت علی کا رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد آپ کے پاس موجود امانتیں ان کے مالکوں

تک پہنچانا۔

۲۸۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي الْهَجْرَةِ، أَمَرَنِي

أَنْ أَقِيمَ بَعْدَهُ حَتَّى أُوَدِّيَ وَدَائِعَ كَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ - وَلِذَا كَانَ يُسَمَّى الْآمِينَ -

فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا - فَكُنْتُ أَظْهَرُ - مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا - ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ

أَتَّبِعُ طَرِيقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - حَتَّى قَدِمْتُ بَنِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقِيمٌ

فَنَزَلْتُ عَلَى كَلْثُومِ بْنِ الْهَدَمِ وَهُنَالِكَ مَنَزَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -

(۲۸۲) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۵۱ (ميمينية)

(۲۸۳) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۳/۲۲



حدیث نمبر ۲۸۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کی نیت سے مدینہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے مجھے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا تا کہ میں وہ امانتیں ادا کروں جو لوگوں کی آپ کے پاس تھیں کیونکہ آپ کو امین کے نام سے پکارا جاتا تھا پس میں تین مرتبہ (اس رات جانے کے لیے) اٹھا اور میں سامنے رہتا تھا ایک دن بھی میں نے خود کو نہیں چھپایا پھر میں نکلا تو میں رسول اللہ ﷺ کے راستے پر چلا حتیٰ کہ میں بنو عمرو بن عوف کے پاس گیا اور رسول اللہ ﷺ وہیں مقیم تھے پھر میں ٹھہرا کلثوم بن ہدم کے پاس اور وہی رسول اللہ کی منزل تھی۔

(۵۷)

انطلاقه الى المدينة فلم يدع بها وثناً الا كسره ولا قبراً الا سواه ولا صورة الا

لطخها

حضرت علی کو مدینہ کی طرف بھیجنا تا کہ وہ وہاں کے پتوں کو توڑ دیں، قبروں کو برابر کر دیں اور تصویروں کو مٹا دیں۔

۲۸۳ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى

الْمَدِينَةِ، فَلَا يَدْعُ فِيهَا وَثْنًا إِلَّا كَسَرَهُ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ، وَلَا صُورَةً إِلَّا

لَطَّخَهَا؟ فَقَالَ (رَجُلٌ): أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ - فَاَنْطَلَقَ - فَهَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ، فَرَجَعَ -

فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَنْطَلِقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاَنْطَلِقُ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ أَدْعُ بِهَا وَثْنًا إِلَّا كَسَرْتُهُ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُورَةً إِلَّا لَطَّخْتُهَا -

ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هَذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيَّ

بِحَمْدِ اللَّهِ -

ثُمَّ قَالَ لَا تَكُونَنَّ فِتْنَانَا، وَلَا مُخْتَلَا، وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ۔ فَإِنَّ أَوْلِيكَ هُمْ  
الْمَسْبُوقُونَ بِالْعَمَلِ۔

حدیث نمبر ۲۸۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شریک تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ کی طرف جائے پس نہ چھوڑے وہ کوئی بت مگر اسے توڑ دے اور نہ کوئی قبر مگر اسے برابر کر دے اور نہ ہی کوئی تصویر مگر اس پر کچھڑ مل دے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں پس وہ گیا اور اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا پھر حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ چلے گئے پھر واپس آئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام بت گرا دیے تمام قبروں کو برابر کر دیا اور تصویروں پر کچھڑ مل دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جس نے یہ کام کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہونا تم فتنہ ڈالنے والے اور نہ شیخی بگاڑنے والے اور نہ ہی تاجر مگر بھلائی کے پس یہ ایسے لوگ ہیں ان پر عمل سے ہی سبقت لی جاسکتی ہے۔

۲۸۵۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَبَّانٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُبْعَثُكَ فِيمَا بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَسْوَى كُلِّ قَبْرٍ، وَأَطْمَسَ كُلَّ صَنْمٍ۔  
حدیث نمبر ۲۸۵:

حضرت جریر بن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا میں تجھے ایسے کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قبروں کو برابر کر دوں اور بتوں کو گرا دوں۔

۲۸۶۔ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ لِي عَلِيُّ: أُبْعَثُكَ عَلَيَّ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ لَا تَدْعَ تَمَثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ۔

(۲۸۵) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۸۹/۱

(۲۸۶) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۹۶/۱

حدیث نمبر ۲۸۶:

حضرت ابوہیاج اسدی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا یہ کہ نہ چھوڑوں میں کوئی بت مگر اس کو توڑ دوں اور بلند قبر کو برابر کر دوں۔

۲۸۷- عَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ-

حدیث نمبر ۲۸۷:

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے مدینہ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمام قبروں کو برابر کر دوں۔

۲۸۸- عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِيهِ: لَا بُعْثَنَّكَ فِيمَا بَعَثَنِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ، وَأَطْمَسَ كُلَّ صَنْمٍ-

حدیث نمبر ۲۸۸:

حضرت جریرہ بن حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی نے فرمایا میں تجھے ایسے کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قبروں کو برابر کر دوں اور بتوں کو گرا دوں۔

۲۸۹- عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ قَالَ لِي عَلِيُّ: أَبْعَثُكَ عَلَيَّ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

: أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِقًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تَمَثَلًا إِلَّا أَطْمَسْتَهُ،

حدیث نمبر ۲۸۹:

حضرت ابوہیاج اسدی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا میں اس کام کے لیے بھیج

(۲۸۷) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱ / ۱۱۰ (ميمينية)

(۲۸۸) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱ / ۱۱۱

(۲۸۹) اخرجه الامام احمد ۱ / ۱۲۸

رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا یہ کہ نہ چھوڑوں میں کوئی بت مگر اس کو توڑ دوں اور بلند قبر کو برابر کر دوں۔

۲۹۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ - فَقَالَ مَنْ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَلَا يَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ، وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَّخَهَا، وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَرَهُ؟ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا تُمَّ هَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةَ فَجَلَسَ۔

قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَأَنْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ أَدْعُ بِالْمَدِينَةِ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَّخْتُهَا، وَلَا وَثْنَا إِلَّا كَسَرْتُهُ۔

قَالَ، فَقَالَ مَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَدْ كَفَرَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ - يَا عَلِيُّ! لَا تَكُونَنَّ فِتْنَانَا (أَوْ قَالَ مُخْتَلَا) وَلَا تَاجِرًا، إِلَّا تَاجِرَ الْخَيْرِ - فَإِنَّ أَوْلِيكَ هُمُ الْمُسَوِّفُونَ فِي الْعَمَلِ۔

حدیث نمبر ۲۹۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شریک تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ کی طرف جائے پس نہ چھوڑے وہ کوئی بت مگر اسے توڑ دے اور نہ کوئی قبر مگر اسے برابر کر دے اور نہ ہی کوئی تصویر مگر اس پر کیچڑ مل دے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں پس وہ گیا اور اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا پھر حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ چلے گے پھر واپس آئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام بت گرا دیے تمام قبروں کو برابر کر دیا اور تصویروں پر کیچڑ مل دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جس نے یہ کام کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہونا تم فتنہ ڈالنے والے اور نہ شیخی بگاڑنے والے اور نہ ہی تاجر مگر بھلائی کے، یہ ایسے لوگ ہیں ان پر عمل سے ہی سبقت لی جاسکتی ہے۔

۲۹۱۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ۔

حدیث نمبر ۲۹۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے مدینے بھیجا اور آپ نے حکم دیا کہ تمام قبروں کو

برابر کر دوں۔

۲۹۲۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ أَنْ يُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرِ

وَأَنْ يُلَطِّخَ كُلَّ صَنْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُدْخَلَ بُيُوتَ قَوْمِي۔

قَالَ، فَأَرْسَلَنِي۔ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَكُنْ فِتْنَانَا، وَلَا تَاجِرًا إِلَّا تَا جِرَ خَيْرٍ۔

فَإِنَّ أَوْلِيكَ مُسَوِّفُونَ فِي الْعَمَلِ۔

حدیث نمبر ۲۹۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بھیجا تا کہ وہ تمام قبروں کو

برابر کر دے اور بتوں کو گرا دے اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کے گھروں میں داخل ہونے کو

نا پسند کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے مجھے بھیجا جب میں آیا آپ ﷺ نے فرمایا انے علی نہ ہونا تم فتنے میں ڈالنے

والے اور تاجر صرف بھلائی کے اور یہ ایسے لوگ ہیں جو عمل میں جلدی کرتے ہیں۔

۲۹۳۔ عَنْ حَنْشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ صَاحِبَ شَرْطِهِ فَقَالَ: أَبْعَثْكَ لِمَا

بَعَثَنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَدْعُ قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ، وَلَا تَمَثَلًا إِلَّا وَضَعْتَهُ۔

حدیث نمبر ۲۹۳:

حضرت حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے اپنے ایک سپاہی کو بھیجا آپ نے فرمایا میں

تجھے ایسے کام کیلئے بھیج رہا ہوں جس کے لیے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ نہ چھوڑنا کوئی قبر مگر اس کو برابر

کر دینا اور بتوں کو گرا دینا۔

۲۹۴۔ عَنْ حَنْشِ الْكِنَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ بَعَثَ عَامِلَ شُرْطِيَّتِهِ فَقَالَ لَهُ : أَتَدْرِي عَلِيٌّ مَا أَبْعَثُكَ ؟ عَلِيٌّ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، أَنْ أَنْجِتَ كُلَّ ، يَعْنِي صُورَةَ - وَأَنْ أُسَوِيَ كُلَّ قَبْرِ -  
حدیث نمبر ۲۹۴:

حضرت حنش کنانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک سپاہی کو عامل بنایا اور فرمایا کیا تو جانتا ہے میں تجھے ایسے کام پر بھیج رہا ہوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ تو توڑ دے تمام بتوں کو اور برابر کر دے تمام قبروں کو۔

۲۹۵۔ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ (وَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَبُو الْوَدَعِ - وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يَكُونُونَ بِأَبِي مُحَمَّدٍ ، وَكَانَ مِنْ هَذَيْلٍ ) ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ - فَقَالَ - أَيُّكُمْ يَأْتِي بِالْمَدِينَةِ فَلَا يَدْعُ فِيهَا وَثْنَا إِلَّا كَسْرَهُ ، وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَخَهَا ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ - فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَنَا فَانْطَلِقَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّهُ هَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَ - فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَرَجَعَ ، فَقَالَ : مَا أَتَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! حَتَّى لَمْ أَدْعُ فِيهَا وَثْنَا إِلَّا كَسْرَتُهُ ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ ، وَلَا صُورَةَ إِلَّا لَطَخْتُهَا -

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْهَا ..... فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا -  
وَقَالَ لِعَلِيِّ لَا تَكُنْ فِتَانًا وَلَا مُخْتَلًا - وَلَا تَاجِرًا ، إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ - فَإِنَّ أَوْلِيكَ الْمَسْبُوقُونَ فِي الْعَمَلِ -

حدیث نمبر ۲۹۵:

حضرت حکم اہل بصرہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں (اہل بصرہ اس کو ابو الودع کی کنیت دیتے

(۲۹۴) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۱۵۰ / ۱ ميمية،

(۲۹۵) اخرجه الطيالسي في مسنده ۵، ح ۹۶

اور اہل کوفہ اس کو ابو محمد کی کنیت دیتے اور اس کا تعلق حدیل قبیلے سے تھا) وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ کی طرف جائے پس نہ چھوڑے وہ کوئی بت مگر اسے توڑ دے اور نہ کوئی قبر مگر اسے برابر کر دے اور نہ ہی کوئی تصویر مگر اس پر کچھڑ مل دے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں پس وہ گیا اور اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا پھر حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ چلے گئے پھر واپس آئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام بت گرا دیے تمام قبروں کو برابر کر دیا اور تصویروں پر کچھڑ مل دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جس نے یہ کام کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہونا تم فتنہ ڈالنے والے اور نہ شیخی بگاڑنے والے اور نہ می تاجر مگر بھلائی کے پس یہ ایسے لوگ ہیں ان پر عمل سے ہی سبقت لی جاسکتی ہے۔

۲۹۶۔ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ قَالَ، قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَسْتَعْمِلُكَ عَلَى مَا اسْتَعْمَلَنِي عَلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - عَلَى مَسْخِ التَّمَائِيلِ ، وَتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ -

حدیث نمبر ۲۹۶:

حضرت ابو الفرج سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا میں تجھے ایسے کام پر عامل بنا رہوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے عامل بنایا کہ بتوں کو گرا دو اور قبروں کی برابر کر دو۔

(۵۸)

تَحْطِيبُهُ صَنَمَ الْفُلْسِ فِي رَيْبِ الْآخِرِ سَنَةِ تِسْعِ

حضرت علی کا فلس نامی بت کو توڑنا

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ

(۲۹۶) آخر جہ ابو داؤد الطیالسی فی مسندہ، ح ۱۵۵

(۲۹۷) کتاب المغازی للواقدی ۹۸۴-۹۸۹

بْنِ حَزْمٍ يَقُولُ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ، وَهُمَا جَالِسَانِ بِالْبَيْعِ: تَعْرِفُ سَرِيَّةَ  
الْفُلْسِ؟ قَالَ مُوسَى: مَا سَمِعْتُ بِهَذِهِ السَّرِيَّةِ - قَالَ: فَضَحِكَ ابْنُ حَزْمٍ ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً رَجُلٍ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ  
وَخَمْسِينَ فَرَسًا، وَلَيْسَ فِي السَّرِيَّةِ إِلَّا أَنْصَارِي، فِيهَا وَجُوهُ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ،  
فَاجْتَنَبُوا الْخَيْلَ، وَاعْتَصَمُوا عَلَى الْإِبِلِ حَتَّى أَغَارُوا عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ، وَسَأَلَ  
عَنْ مَحَلَّةِ آلِ حَاتِمٍ ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهَا، فَشَنُوا الْغَارَةَ مَعَ الْفَجْرِ، فَسَبُّوا حَتَّى مَلَأُوا أَيْدِيَهُمْ  
بِئِهِمْ مِنَ السَّبِيِّ وَالنَّعَمِ وَالشَّاءِ، وَهَدَمُوا الْفُلْسَ وَخَرَّبُوهُ، وَكَانَ صَنَمًا لَطِيًّا، ثُمَّ  
انصرفت راجعًا إلى المدينة.

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَذَكَرْتُ هَذِهِ السَّرِيَّةَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَا أَرَى ابْنَ حَزْمٍ زَادَ عَلَى أَنْ يُنْقَلَ مِنْ هَذِهِ السَّرِيَّةِ وَلَمْ يَأْتِكِ بِهَا - قُلْتُ  
فَاتِ بِهَا أَنْتَ! فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْفُلْسِ لِيَهْدِيَهُ،  
فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ، لَيْسَ فِيهَا مِثْرٌ وَاحِدٌ، وَمَعَهُمْ خَمْسُونَ فَرَسًا  
وَوَظَهْرًا، فَامْتَطَوْا لِإِبِلٍ وَاجْتَنَبُوا الْخَيْلَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُشَنَّ الْغَارَاتِ، فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ، مَعَهُ  
رَايَةٌ سَوْدَاءٌ وَلِوَاءٌ أَبْيَضٌ، مَعَهُمُ الْقَنَا وَالسِّلَاحُ الظَّاهِرُ، وَقَدْ دَفَعَ رَايَتَهُ إِلَى سَهْلِ بْنِ  
حَنِيفٍ، وَلِوَاءَهُ إِلَى جِبَارِ بْنِ صَخْرِ السُّلَمِيِّ، وَخَرَجَ بِدَلِيلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ:  
حُرَيْثٌ، فَسَلَكَ بِهِمْ عَلَى طَرِيقِ فَيْدِ (جَبَلٍ) فَلَمَّا انْتَهَى بِهِمْ إِلَى مَوْضِعٍ قَالَ: بَيْنَكُمْ  
وَبَيْنَ الْحَيِّ الَّذِي تُرِيدُونَ يَوْمَ تَامَ، وَإِنْ سِرْنَا بِالنَّهَارِ وَطِئْنَا أَطْرَافَهُمْ وَرِعَاءَهُمْ،  
فَأَنْذَرُوا الْحَيَّ فَتَفَرَّقُوا، فَلَمْ تُصِيبُوا مِنْهُمْ حَاجَتَكُمْ وَلَكِنْ تَقِيمُ يَوْمَنَا هَذَا فِي مَوْضِعِنَا  
حَتَّى نُمِيسِيَ، ثُمَّ نَسِرْ لَيْلَتَنَا عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ فَتَجْعَلْهَا غَارَةً حَتَّى نُصْبِحَهُمْ فِي  
عِمَايَةِ الصُّبْحِ، قَالُوا: هَذَا الرَّأْيُ! فَعَسَّكَرُوا وَسَرَّحُوا الْإِبِلَ، وَاصْطَنَعُوا، وَبَعَثُوا نَفَرًا



مِنْهُمْ يَتَقَصُّونَ مَا حَوْلَهُمْ، فَبَعَثُوا أَبَا قَتَادَةَ، وَالْحُبَابَ بْنَ الْمُنْذِرِ، وَأَبَا نَائِلَةَ، فَخَرَجُوا  
 عَلَى مُتُونِ خَيْلٍ لَهُمْ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْمُعَسْكَرِ، فَأَصَابُوا غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالُوا: مَا أَنْتَ  
 ؟ قَالَ أَطْلُبُ بُغْيَتِي فَأَتُوا بِهِ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا أَنْتَ ؟ قَالَ: بَاغٍ - قَالَ: فَشَدُّوا  
 عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنَا غُلَامٌ لِرَجُلٍ مِنْ طِيٍّ مِنْ بَنِي نُبَهَانَ، أَمَرُونِي بِهَذَا الْمَوْضِعِ، وَقَالُوا:  
 إِنْ رَأَيْتَ خَيْلَ مُحَمَّدٍ فَطِرِ الْيَنَا فَأَخْبِرْنَا، وَأَنَا لَا أَدْرِكُ أَسْرًا، فَلَمَّا رَأَيْتُكُمْ أَرَدْتُ  
 الذَّهَابَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ: لَا أَعْجَلُ حَتَّى آتِي أَصْحَابِي بِخَبَرٍ بَيْنَ مِنْ عَدَدِكُمْ وَعَدَدِ  
 خَيْلِكُمْ وَرَقَابِكُمْ، وَلَا أَخْشَى مَا أَصَابَنِي، فَكَأَنِّي كُنْتُ مُقَيَّدًا حَتَّى أَخَذْتَنِي  
 طَلَائِعُكُمْ، قَالَ عَلِيُّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ: اصْدُقْنَا مَا وَرَائِكَ اِقَالَ: أَوَائِلُ الْحَيِّ عَلِيٌّ  
 مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ طَرَادَةً، تُصَبِّحُهُمُ الْخَيْلُ وَمَغَارُهَا جِينٌ غَدَوًا - قَالَ عَلِيُّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -  
 لَا صُحَابِيهِ مَا تَرَوْنَ؟ قَالَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ: نَرَى أَنْ نَنْطَلِقُ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ لَيْلَتَنَا حَتَّى  
 نُصْبِحَ الْقَوْمَ وَهُمْ غَارُونَ فَنُغَيِّرُ عَلَيْهِمْ، وَنَخْرُجُ بِالْعَبِيدِ الْآسْوَدِ لَيْلًا، وَنُخَلِّفُ جَرِيثًا مَعَ  
 الْعَسْكَرِ حَتَّى يَلْحَقُوا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ عَلِيُّ: هَذَا الرَّأْيُ افْخَرَ جَوَابًا بِالْعَبِيدِ الْآسْوَدِ  
 وَالْخَيْلِ تَعَادًا وَهُوَ رِدْفٌ بَعْضُهُمْ عَقِبَهُ (نُوبَةٌ)، ثُمَّ يَنْزِلُ فَيَرِدُ آخِرُ عُقْبَةٍ، وَهُوَ  
 مَكْتُوفٌ، فَلَمَّا أَنْهَارَ اللَّيْلُ كَذَبَ الْعَبْدُ، وَقَالَ: قَدْ أَخْطَأْتُ الطَّرِيقَ وَتَرَ كَتْمًا وَرَائِي -  
 قَالَ عَلِيُّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَارْجِعْ إِلَى حَيْثُ أَخْطَأْتَ اِرْجِعْ مَيْلًا أَوْ أَكْثَرَ، ثُمَّ قَالَ:  
 أَنَا عَلَى خَطَايَا - فَقَالَ عَلِيُّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: أَنَا مِنْكَ، عَلِيُّ خُدَّعِي، مَا تُرِيدُ إِلَّا أَنْ  
 تَشِينَنَا عَنِ الْحَيِّ، قَدِمُوا التَّصَدَّقْنَا أَوْ لَنْضُرِبَنَّ عُقْبَكَ اِقَالَ: فَقَدِمَ وَسَلَّ السَّيْفُ عَلَى  
 رَأْسِهِ، فَلَمَّا رَأَى الشَّرْقَ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ صَدَّقْتُمْ، أَيَنْفَعُنِي؟ قَالُوا: نَعَمْ - قَالَ: فَإِنِّي  
 صَنَعْتُ مَا رَأَيْتُمْ، إِنَّهُ أَدْرَكَنِي مَا يُدْرِكُ النَّاسَ مِنَ الْحَيَاءِ فَقُلْتُ: أَقْبَلْتُ بِالْقَوْمِ أَذْلُهُمْ  
 عَلِيٌّ الْحَيِّ مِنْ غَيْرِ مِخْنَةٍ وَلَا حَقٍّ فَاثْمَنَهُمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُ مِنْكُمْ مَا رَأَيْتُ وَخِيفْتُ أَنْ

تَقْتُلُونِي كَانَ لِي عُذْرٌ، فَأَنَا أُحْمِلُكُمْ عَلَى الطَّرِيقِ قَالُوا: اصْدُقْنَا - قَالَ: الْحَيُّ مِنْكُمْ قَرِيبٌ فَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَدْنَى الْحَيِّ، فَسَمِعُوا نَبَاحَ الْكِلَابِ وَحَرَكَةَ النَّعَمِ فِي الْمَرَاحِ وَالشَّاءِ، فَقَالَ: هَذِهِ الْأَصْرَامُ (الْجَمَاعَاتُ) وَهِيَ عَلَى فَرْسَخٍ، فَيَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالُوا: فَأَيْنَ آلِ حَاتِمٍ؟ قَالُوا: هُمْ مُتَوَسِّطُونَ الْآصْرَامِ - قَالَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّ أَفْرَعَنَا الْحَيُّ تَصَالَحُوا وَأَفْرَعُوا بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَتَغِيبُ عَنَّا أَحْزَابُهُمْ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، وَلَكِنْ نُهْمِلُ الْقَوْمَ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ مُعْتَرِضًا فَقَدْ قُرْبَ طُلُوعِهِ فَنُغَيِّرُ، فَإِنْ أَنْذَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَمْ يَخَفْ عَلَيْنَا أَيْنَ يَأْخُذُونَ، وَلَيْسَ عِنْدَ الْقَوْمِ خَيْلٌ يَهْرُبُونَ عَلَيْهَا وَنَحْنُ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ - قَالُوا: الرَّأْيُ مَا أَشْرَتْ بِهِ - قَالَ: فَلَمَّا اعْتَرَضُوا الْفَجْرَ أَغَارُوا عَلَيْهَا فَقَتَلُوا مَنْ قَتَلُوا وَأَسْرَوْا مَنْ أَسْرَوْا، وَاسْتَأْقُوا الذَّرِيَّةَ وَالنِّسَاءَ، وَجَمَعُوا النَّعَمَ وَالشَّاءَ، وَلَمْ يَخَفْ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ تَغِيبَ فَمَلَأُوا أَيْدِيَهُمْ - قَالَ: تَقُولُ جَارِيَّةٌ مِنَ الْحَيِّ وَهِيَ تَرَى الْعَبْدَ الْآسُودَ - وَكَانَ اسْمُهُ أُسْلَمَ - وَهُوَ مُوثِقٌ: مَالَهُ هَبْلٌ هَذَا عَمَلُ رَسُولِكُمْ أُسْلَمَ، لَا سَلِيمَ، وَهُوَ جَلْبُهُمْ عَلَيْكُمْ، وَدَلَّهُمْ عَلَى عَوْرَتِكُمْ! قَالَ: يَقُولُ الْآسُودُ: أَقْصِرِي يَا ابْنَةَ الْكَارِمِ، مَا دَلَلْتُهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ لِيُضْرَبَ عَنَقِي! قَالَ: فَعَسَكَرُ الْقَوْمِ، وَعَزَلُوا الْأَسْرَى وَهُمْ نَاحِيَةٌ نُفَيْرٍ وَعَزَلُوا الذَّرِيَّةَ وَأَصَابُوا، مِنْ آلِ حَاتِمٍ أُخْتُ عَدِيٍّ وَنُسَيَّاتٍ مَعَهَا، فَعَزَلُوهُنَّ عَلَى جِدَّةٍ، فَقَالَ أُسْلَمُ لِعَلِيٍّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - مَا تَنْتَظِرِي يَا طَلَاقِي؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - قَالَ: أَنَا عَلَى دِينِ قَوْمِي هُوَ لَاءِ الْآسْرَى، مَا صَنَعُوا صَنَعْتُ! قَالَ: أَلَا تَرَاهُمْ مُوْتَقِينَ، فَتَجْعَلُكَ مَعَهُمْ فِي رِبَاطِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا مَعَ هَؤُلَاءِ مُوْتَقَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ مَعَ غَيْرِهِمْ مُطْلَقًا، يُصَيِّبُنِي مَا أَصَابَهُمْ، فَضَحِكَ أَهْلُ السَّرِيَّةِ مِنْهُ، فَأُوثِقَ وَطُرِحَ مَعَ الْآسْرَى، وَقَالَ: أَنَا مَعَهُمْ حَتَّى تَرَوْنَ مِنْهُمْ مَا أَنْتُمْ رَاغُونَ، فَقَائِلٌ، يَقُولُ لَهُ مِنْ

الْأَسْرَى: لَا بَرَحَبَا بِكَ، أَنْتَ جِئْتَنَا بِهِمْ! وَقَائِلٌ يَقُولُ: مَرَّ حَبَابُكَ وَأَهْلًا، مَا كَانَ عَلَيْكَ أَكْثَرَ مِمَّا صَنَعْتَ! لَوْ أَصَابَنَا الَّذِي أَصَابَكَ لَفَعَلْنَا الَّذِي فَعَلْتَ وَأَشَدُّ مِنْهُ، ثُمَّ آسَيْتَ بِنَفْسِكَ! وَجَاءَ الْعَسْكَرُ وَاجْتَمَعُوا، فَقَرَّبُوا الْأَسْرَى فَفَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ الْجَزَعَ مِنَ السَّيْفِ لِلْوَمِّ، وَمَا مِنْ خُلُودٍ! يَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ بِمَنْ أُسْلِمَ: يَا عَجَبًا مِنْكَ، أَلَا كَانَ هَذَا حَيْثُ أَخَذْتَ، فَلَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ وَسِئِي مَنْ سِئِي مِنَّا، وَأُسْلِمَ مِنَّا مَنْ أُسْلِمَ رَاغِبًا فِي الْإِسْلَامِ تَقُولُ مَا تَقُولُ! وَيَحْكُ، أُسْلِمَ وَاتَّبَعَ دِينَ مُحَمَّدٍ! قَالَ: فَإِنِّي أُسْلِمُ وَآتَّبِعُ دِينَ مُحَمَّدٍ، فَأُسْلِمَ وَتَرَكَ، وَكَانَ يَعِدُ فَلَا يَفِي حَتَّى كَانَتْ الرِّدَّةُ، فَشَهِدَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْيَمَامَةَ فَأَبْلَى بِلَاءً حَسَنًا.

قَالَ: وَسَارَ عَلِيٌّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِلَى الْفَلَسِ فَهَدَّ مَهْ وَخَرَّبَهُ، وَوَجَدَ فِي بَيْتِهِ ثَلَاثَةَ أَسْيَافٍ: رَسُوبٌ، وَالْمِخْذَمُ، وَسَيْفَا يُقَالُ لَهُ الْيَمَانِيُّ، وَثَلَاثَةُ أَدْرَاعٍ، وَكَانَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ يَلْبَسُونَهُ إِيَّاهَا، وَجَمَعُوا السَّيِّئَةَ، فَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ أَبُو قَتَادَةَ، وَاسْتَعْمَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ السُّلَمِيُّ عَلَى الْمَاشِيَةِ وَالرِّثَةِ، ثُمَّ سَارُوا حَتَّى نَزَلُوا رَاكِكًا (أَحَدُ جِبَالِ طَبِئِ) - فَاقْتَسَمُوا السَّيِّئَةَ وَالْغَنَائِمَ وَعَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ صَفِيًّا رَسُوبًا وَالْمِخْذَمَ، ثُمَّ صَارَ لَهُ بَعْدَ السَّيْفِ الْآخِرُ، وَعَزَلَ الْخُمْسَ، وَعَزَلَ آلَ حَاتِمٍ، فَلَمْ يَقْسِمْهُمْ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ الْوَاقِدِيُّ: فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: كَانَ فِي السَّيِّئَةِ أُخْتُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ لَمْ تُقْسَمَ، فَأَنْزَلْتُ دَارَ رَمْلَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ - وَكَانَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَدْ هَرَبَ جِئِينَ سَمِعَ بِحَرْكَةِ عَلِيٍّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -، وَكَانَ لَهُ عَيْنٌ بِالْمَدِينَةِ فَحَذَرَهُ فَخَرَجَ إِلَى الشَّامِ - وَكَانَتْ أُخْتُ عَدِيِّ إِذَا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ تَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْوَالِدُ، وَغَابَ الْوَالِدُ، فَا مَنَّ عَلَيْنَا مَنْ اللَّهُ عَلَيْكَ! كُلُّ ذَلِكَ يَسْأَلُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَافِدُكَ؟ فَتَقُولُ: عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ!

فَيَقُولُ: الْفَارُّ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ حَتَّى يَسْتَسْتِ، فَلَمَّا يَوْمَ الرَّابِعِ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ تَتَكَلَّمْ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَجُلٌ: قُوبِي فَكَلِمِيهِ! فَكَلِمَتُهُ فَأَذِنَ لَهَا وَوَصَلَهَا، وَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهَا فَقِيلَ: عَلِيُّ وَهُوَ الَّذِي سَبَّاكُمْ، أَمَا تَعْرِفِيهِ؟ فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ، مَا زِلْتُ مُدْنِيَّةً طَرَفَ قُوبِي عَلِيٍّ وَجْهِي وَطَرَفَ رِدَائِي عَلِيٍّ بُرْقَعِي مِنْ يَوْمِ أُسِرْتُ حَتَّى دَخَلْتُ هَذِهِ الدَّارَ، وَلَا رَأَيْتُ وَجْهَهُ وَلَا وَجْهَ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ-

حدیث نمبر ۲۹۷:

عبدالرحمن بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر بن حزم اور موسیٰ بن عمران بن مناح بقیع میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران میں نے عبداللہ بن ابوبکر کو موسیٰ بن عمران سے کہتے ہوئے سنا کہ کیا تم سریہ فلس کے بارے میں جانتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا، تو ابن حزم مسکرانے لگے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے ڈیڑھ سو آدمیوں کے ساتھ حضرت علی کو سوانٹ اور پچاس گھوڑے دے کر روانہ فرمایا، اس سریہ میں فقط انصار کے قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ تھے۔ وہ گھوڑوں کو چھوڑ کر اونٹوں پر سوار ہوئے اور عرب کی ایک بستی پر یلغار کی، فجر کے وقت انہوں نے آل حاتم پر دعویٰ بولا اور ان کو قیدی بنایا۔ بہت سارا مال غنیمت، بکریاں اور قیدی ان کے ہاتھ لگے۔ پھر انہوں نے فلس (جو کہ قبیلہ طی کا بت تھا) کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مدینہ منورہ میں واپس لوٹ آئے۔

عبدالرحمن بن عبدالعزیز کہتے ہیں میں نے اس سریہ کا ذکر محمد بن عمر بن علی سے کیا تو انہوں نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ ابن حزم اس سے زیادہ کچھ جانتے تھے اور انہوں نے بیان نہیں کیا، میں نے عرض کیا پھر آپ بیان فرمائیے، تو انہوں نے کہنا شروع کیا:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کے زیر دست ڈیڑھ سو انصار پر مشتمل ایک لشکر روانہ فرمایا۔ اور ان کو پچاس گھوڑے اور باقی اونٹ عطا فرمائے، انہوں نے اونٹ چھوڑ کر گھوڑوں کو اختیار کیا اور ان پر سوار ہو گئے۔ ان کو کہا کہ چاروں طرف سے حملہ کریں پھر حضرت علی اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔ ان کے

پاس ایک کالے رنگ کا بڑا جھنڈا (رایہ) اور ایک سفید چھوٹا جھنڈا (لواء) تھا۔ حضرت علی نے رایہ بہل بن حنیف کو اور لواء جبار بن صخر کو دیا اور بنی اسد کے ایک کھوجی (راستہ جاننے والے) حریث نامی شخص کے ساتھ چل پڑے۔ وہ آدمی ان کو لے کر جبل فید کے راستے پر چلا اور ایک مقام پر جا کر رکے۔ حریث نے کہا تمہارے اور مطلوبہ بستی کے درمیان ایک پورے دن جتنا فاصلہ ہے اگر ہم دن کے وقت پہنچے تو وہ لوگ (کام کاج کے سلسلے میں) بکھرے ہونگے اور تم اپنا مقصد نہیں پاسکو گے، لیکن اگر ہم آج کا دن یہاں قیام کریں اور رات کے وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر جائیں تو صبح صبح ان کے پاس پہنچ جائیں گے جبکہ وہ غافل ہونگے (سوئے ہوں گے)، لوگوں نے کہا یہ مناسب مشورہ ہے اور وہیں پڑاؤ ڈالا اور اونٹوں کو چرنے کیلئے چھوڑ کر تیاری کرنے لگے۔ ایک گروپ کو پہرے کیلئے مقرر کیا گیا جس میں ابو قتادہ، جباب بن منذر اور ابونا نکلہ تھے، وہ لوگ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر لشکر کے ارد گرد چکر لگانے لگے، پہرے کے دوران انہوں نے کالے غلام کو پکڑا اور اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میرا خچر گم ہو گیا تھا میں اسکو تلاش کر رہا ہوں، وہ اس کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لے آئے، آپ نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں باغی ہوں، انہوں نے اس پر تشدد کیا تو اس نے بتایا میں بنو نبھان کے قبیلے طلی کے ایک شخص کا غلام ہوں، ان لوگوں نے مجھے اس مقام پر بھیجا تھا اور کہا تھا اگر تمہیں محمد کا لشکر نظر آئے تو فوراً ہمیں اس کی خبر دینا۔ میں نے ابھی تک کوئی لشکر نہیں دیکھا تھا جب میں نے تم لوگوں کو دیکھا تو واپس جانے کا ارادہ کیا لیکن پھر میں نے سوچا جب تک تمہاری اور تمہاری سوار یوں کی تعداد کا علم نہیں ہو جاتا مجھے واپس جانے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ مجھے اس طرح پکڑے جانے کا خوف نہیں تھا، میں اپنے ساتھیوں کا منتظر تھا کہ آپ کے فوجیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ حضرت علی نے کہا سچ بتا تیرے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا ایک طویل رات کی مسافت پر بستی کی شروعات ہوتی ہے اگر گھوڑوں پر سوار ہو کر چلیں تو صبح کے وقت وہاں ہوں گے۔ حضرت علی نے اپنے ساتھیوں سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟ جبار بن صخر نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ ہم رات کو چلیں تاکہ صبح کے وقت قوم کے پاس پہنچ جائیں۔ اس وقت وہ غفلت میں ہونگے اور ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ ہم اس غلام کے ساتھ چلتے ہیں اور حریث کو لشکر پر نگران مقرر کر دیتے ہیں تاکہ وہ ان کو ساتھ لے کر ہمارے

ساتھ آئیں۔ حضرت علی نے فرمایا: یہ مشورہ ٹھیک ہے۔ پھر وہ غلام کو ساتھ لے کر بستی کی جانب چل پڑے، گھوڑوں پر باری باری سوار ہوتے حتیٰ کہ حضرت علی کے کندھوں میں درد شروع ہو گئی۔ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو غلام نے جھوٹ بولا اور کہا میں بھول کر غلط راستے پر آ گیا ہوں صحیح راستہ پیچھے رہ گیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اس مقام پر واپس چلو جہاں سے تم نے خطا کی ہے، پھر وہ لوگ تقریباً ایک میل یا اس سے کچھ زیادہ پیچھے آئے تو غلام نے کہا میں نے خطا کی، حضرت علی نے فرمایا: مجھے لگتا ہے تم ہمیں دھوکا دے رہے ہو اور صرف ہمیں بستی سے دور رکھنے کیلئے یہ چال چل رہے ہو، ہمارے ساتھ سچی بات کرو نہیں تو ہم تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ پھر اس کو اپنے سامنے کر کے تلوار اس کی گردن پر تان دی۔ جب نے دیکھا کہ اب بچنے کی راہ نہیں ہے تو کہا: اگر میں سچ بتاؤں تو کیا مجھے فائدہ ہوگا؟ انہوں نے کہا ہاں، اس نے کہا میں نے ایسا صرف اس لئے کیا کہ (اپنی قوم سے غداری کرتے ہوئے) مجھے حیا آ رہی تھی، لیکن میں نے دیکھا کہ اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں اور تم لوگ مجھے قتل کر دو گے لہذا میں معذرت کرتا ہوں اور آپ کو صحیح راستے پر لے جاتا ہوں۔ انہوں نے ہکا ٹھیک ہے سچ بتاؤ، اس نے کہا: بستی تمہارے قرب ہی ہے پھر وہ اس کی معیت میں نکلے اور بستی کے قریب جا کر رکے۔ انہوں نے کتوں کے بھونکنے اور چراگا ہوں میں جانوروں چلنے پھرنے کی آوازیں سنیں۔ غلام نے کہا، یہاں سے ایک فرسخ کی دوری پر گروہ اور جماعتیں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا آل حاتم کون سے ہیں؟ اس نے کہا درمیان والے۔

مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم انہیں خوفزدہ کریں تو وہ مصالحت اختیار کریں گے۔ اور اگر وہ خوفزدہ ہو گئے تو ہو سکتا ہے رات کے اندھیرے میں کچھ گروہ ہم سے ڈر کر بھاگ جائیں۔ اس لئے ہم ان کو فی الحال چھوڑ دیتے ہیں اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔ جب طلوع ہو جائے تو ہم ان پر حملہ کر دیں، اگر بعض نے بعض کو ڈرایا تو ہم سے کوئی چھپ کر نہیں رہ سکے گا اور وہ کہیں بھی پکڑے جائیں گے۔ ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہیں ہیں جن پر سوار ہو کر وہ بھاگ جائیں اور ہم گھوڑوں پر سوار ہیں، انہوں نے کہا یہ مشورہ مناسب ہے۔

جب فجر طلوع ہوئی تو انہوں نے حملہ کر دیا، جو قتل ہوئے سو ہوئے اور جو قیدی بنے سو بنے۔ پھر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو اکٹھا کیا، جانور ایک جگہ جمع کئے اور ایک آدمی بھی ان سے چھپانہ رہا اور ان کے ہاتھوں بہت سامان غنیمت آیا۔ اس دوران ایک لڑکی نے غلام کو دیکھ لیا جس کو باندھ کر رکھا گیا تھا اور اس کا نام اسلم تھا، اس لڑکی نے کہا: یہ سارا کیا دھرا تمہارے اس پیغامبر اسلم کا ہی ہے اسے سلامتی نصیب نہ ہو، یہی ان کو تمہارے پاس لے کر آیا ہے اور اسی نے تمہاری عورتوں تک ان کی راہنمائی کی ہے۔ اسلم نے کہا: اے سرداروں کی لڑکی ذرا بولنے میں کمی کر میں نے ان کی راہنمائی نہیں کی حتیٰ کہ انہوں نے میری گردن پر تلوار سونت لی۔

پھر ساری قوم ایک لشکر کی صورت اکٹھے ہو گئے، انہوں نے قیدیوں کو ایک کونے میں الگ کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کر دیا، ان میں انہیں عدی بن حاتم کی بہن ملی اس کے ساتھ اس کی باندیاں بھی تھیں۔ تو انہوں نے ان کو علیحدہ کر دیا۔ اسلم نے حضرت علی سے کہا: مجھے آزاد کر دینے کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا میں اپنی قوم کے دین پر ہوں جو وہ کریں گے میں بھی وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا کیا تم انہیں بندھا ہوا نہیں دیکھ رہے تو ہم تمہیں بھی انہیں کے ساتھ باندھ دیں؟ اس نے کہا جی ہاں، ان کے ساتھ بندھا ہوا رہنا مجھے کسی اور کے ساتھ آزاد رہنے سے زیادہ محبوب ہے۔ مجھ پر بھی وہی مصیبت آئی ہے جو ان پر آئی ہے، اس کی بات سن کر لشکر والے ہنسنے لگے۔ پھر اس کو بھی دوسرے قیدیوں کے ساتھ ہی باندھ دیا گیا، اس نے کہا میں ان کے ساتھ ہی رہوں گا جب تک کہ تم وہ بات نہ دیکھ لو جو دیکھنا چاہتے ہو۔ قیدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم تیرے آجانے سے راضی نہیں ہیں کیوں کہ تو ہی ان لوگوں کو ہمارے پاس لے کر آیا ہے۔ اور ایک کہنے والے نے کہا: تجھے خوش آمدید ہے، تیرے کئے سے زیادہ بوجھ تجھ پر نہیں ہوگا۔ اگر ہم پر وہ مصیبت آتی جو تجھ پر آئی تھی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے، پھر تم خود سے مایوس ہو گئے۔

پھر جب لشکر کے سارے لوگ اکٹھے ہو گئے تو قیدیوں کے پاس آئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی، تو اس نے کہا بخدا خوف تو تلوار کا ہے پڑھاپے کی کمزوری نہیں ہے۔ بستی کے لوگوں میں سے جو مسلمان ہوئے تھے

ان میں سے ایک آدمی نے کہا تجھ پر افسوس ہے، کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا جب تجھے پکڑا گیا، جب ہم میں سے قتل ہوا جو ہوا اور قیدی بنا جو بنا اور اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے مسلمان ہوا جو ہوا تو اب یہ بات کہہ رہا ہے؟ تجھ پر افسوس ہوا اسلام قبول کر لے اور دین محمدی کی پیروی کر۔ اس نے کہا: میں اسلام لایا اور میں نے دین محمدی کی اتباع اختیار کر لی۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اپنا دین چھوڑ دیا۔ وہ وعدہ کرتا تھا لیکن پورا نہ کرتا تھا حتیٰ کہ فتنہ ارتداد کے وقت حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمامہ میں حاضر ہوا اور اچھی آزمائش میں پڑا۔

(راوی کہتے ہیں اس کے بعد) حضرت علی فلس کے پاس آئے اور اس کو توڑ پھوڑ دیا اور اس کے کمرے سے آپ کو تین تلواریں رسوب، مخزم، تلوارِ یمانی اور تین ذریں ملیں۔ بت کے اوپر ایک لباس تھا جو وہ لوگ صرف اسی کو پہنایا کرتے تھے۔ انہوں نے قیدیوں کو الگ کر کے حضرت ابو قتادہ کو ان کو عامل مقرر کیا اور جانوروں اور دیگر سامان پر حضرت عبداللہ بن عتیک سلمیٰ کو مقرر کیا۔ پھر وہ واپس چل پڑے اور راستے میں جبل رگک کے پاس رک رک انہوں نے قیدی اور مال غنیمت تقسیم کیا۔ نبی ﷺ کیلئے دو تلواریں رسوب اور مخزم الگ کر دیں اور بعد حضرت علی نے تلوارِ یمانی بھی ان کے ساتھ ملا دی۔ خمس اور آل حاتم کو تقسیم نہ کیا حتیٰ کہ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

علامہ واقدی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبداللہ بن جعفر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے ابن ابی عون نے بیان کیا کہ قیدیوں میں عدی بن حاتم کی بہن بھی تھی جسے تقسیم نہیں کیا گیا تھا وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں ٹھہری۔ عدی بن حاتم کے مخرنے اس کو حضرت علی کی نقل و حرکت کا بتایا تھا یہ سن کر وہ شام کی طرف بھاگ گیا تھا۔

جب بھی نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرتے تو عدی بن حاتم کی بہن گزارش کرتی: یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ فوت ہو چکا ہے اور محافظ غائب ہے، آپ ہم پر احسان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر احسان کرے گا، ہر بار رسول اللہ ﷺ اس سے پوچھتے کہ تمہارا محافظ کون ہے؟ تو وہ کہتی عدی بن حاتم، آپ فرماتے وہ اللہ اور اس کے رسول سے فرار ہے؟ حتیٰ کہ وہ مایوس ہو گئی۔ جب چوتھا دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے تو اس نے



کوئی بات نہ کی، ایک آدمی نے اسے اشارہ کیا کہ اٹھ کر بات کرو، جب اس نے بات کی تو اسے اجازت مل گئی اور حضور ﷺ نے اس سے اچھا سلوک کیا۔ اس نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہ حضرت علی ہیں جنہوں نے تمہیں قیدی بنایا تھا۔ کیا تم نے انہیں پہچانا نہیں؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! جب میں قیدی بنی تب سے میں نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈالے رکھا اور چادر کو برقع بنائے رکھا حتیٰ کہ میں اس گھر میں آگئی۔ میں نے ان کا چہرہ دیکھا نہ ان کے کسی ساتھی کا۔

(۵۹)

شَجَاعَتُهُ وَصَبِيَّتُهُ فِي مَضْجَعِ الرَّسُولِ ( ﷺ ) لَيْلَةَ الْهِجْرَةِ

آپ کی بہادری اور ہجرت کی رات رسول اللہ ﷺ کی خوابگاہ میں رات بسر کرنا

۲۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ( دُخِلَ حَدِيثُ بَعْضِهِمْ فِي حَدِيثِ بَعْضٍ ) ، قَالُوا: لَمَّا رَأَى الْمُشْرِكُونَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَمَلُوا الدَّارَارِيَّ وَالْأَطْفَالَ إِلَى لَأْوِسٍ وَالْخَزْرَجِ عَرَفُوا أَنَّهَا دَارُ مَنْعَةٍ ، وَقَوْمُ أَهْلِ حَلَقَةِ وَبَّاسٍ ، فَخَافُوا خُرُوجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَمَعُوا فِي دَارِ النَّدْوَةِ ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الرَّأْيِ وَالْحِجْجِي مِنْهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا فِي أَمْرِهِ ، وَحَضَرَ هُمْ إِبْلِيسُ فِي صُورَةِ شَيْخٍ كَبِيرٍ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ مُشْتَمِلٍ الصَّمَاءِ فِي بَيْتٍ ، فَتَذَاكَرُوا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَشَارَ كُلُّ رَجُلٍ بِنَهْمٍ بِرَأْيِهِ ، كُلُّ ذَلِكَ يَرُدُّهُ إِبْلِيسُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَرْضَاهُ لَهُمْ ، إِلَى أَنْ قَالَ أَبُو جَهْلٍ: أَرَى أَنْ نَأْخُذَ مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ غُلَامًا مَهْدًا جَلِيدًا ، ثُمَّ نُعْطِيهِ سَيْفًا صَارِمًا فَيَضْرِبُونَهُ ضَرْبَةً رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَيَتَفَرَّقُ دَمُهُ فِي الْقَبَائِلِ فَلَا يَدْرِي بَنُو عَبْدِ مَنَاظٍ بَعْدَ ذَلِكَ مَا تَصْنَعُ ، قَالَ: فَقَالَ النَّجْدِيُّ: لِلَّهِ دَرُ الْفَتَى! هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الرَّأْيُ وَالْأَفْلا، فَتَفَرَّقُوا عَلَى ذَلِكَ وَاجْتَمَعُوا عَلَيْهِ ، وَآتَى جَبْرِئِيلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ الْخَبِيرَ

وَأَمْرَهُ أَنْ لَا يَنَامَ فِي مَضْجِعِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ - عَزَّوَجَلَّ - قَدْ أَذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصُّحَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ - يَا أَبَتِي - إِحْدَى رِجْلَيْ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِالثَّمَنِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِشْتَرَاهُمَا بِثَمَانِ مِئَةِ دِرْهَمٍ مِنْ نَعْمِ بَنِي قُشَيْرٍ، فَأَخَذَ إِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْقُصْوَاءُ، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَبِيَّتَ فِي مَضْجِعِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَبَاتَ فِيهِ عَلِيٌّ وَتَغَشَّى بُرْدًا أَحْمَرَ حَضَرَ مِيًّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ فِيهِ، وَاجْتَمَعَ أَوْلِيكَ النَّفَرِ مِنْ قُرَيْشٍ يَتَطَلَّعُونَ مِنْ صِيرِ الْبَابِ وَيَرِ صُدُوقَهُ يَرِيدُونَ ثِيَابَهُ وَوَيَا تَمْرُونَ أَيُّهُمْ يَحْمِلُ عَلَى الْمَضْجِعِ صَاحِبِ الْفِرَاشِ، فَدَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ عَلَى الْبَابِ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ فَجَعَلَ يَذُرُّهَا عَلَى رُؤُوسِهِمْ وَيَتْلُوا بِسُ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ حَتَّى بَلَغَ: سِوَاءَ عَلَيْهِمْ أَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْزِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ قَائِلٌ لَهُمْ: مَا تَنْتَظِرُونَ؟ قَالُوا: مُحَمَّدًا، قَالَ: خَبِئْتُمْ وَخَسِرْتُمْ، قَدْ وَاللَّهِ مَرَبِكُمْ وَذَرَّ عَلَى رُؤُوسِكُمُ التُّرَابَ، قَالُوا: وَاللَّهِ مَا أَبْصَرْنَا! وَقَامُوا يَنْفِضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُؤُوسِهِمْ، وَهُمْ: أَبُو جَهْلٍ، وَالْحَكَمُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ، وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، وَالنُّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ، وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، وَابْنُ الْغَيْطَلَةِ، وَزَمْعَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، وَطَعَيْمَةُ بْنُ عَدِيٍّ، وَأَبُو لَهَبٍ وَأَبِي بَنُ خَلْفٍ، وَنَبِيهِ، وَمُسْنَبُهُ ابْنُ الْحَجَّاجِ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا قَامَ عَلِيٌّ عَنِ الْفِرَاشِ، فَسَأَلُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِهِ، وَصَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَنْزِلِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ فِيهِ إِلَى اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ فَمَضَى إِلَى غَارِ ثَوْرٍ فَدَخَلَهُ، وَضَرَبَتْ الْعَنْكَبُوتُ عَلَى بَابِهِ بَعْشَاشٍ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، فَطَلَبَتْ قُرَيْشٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَشَدَّ الطَّلَبِ حَتَّى أَنْتَهَوْا إِلَى بَابِ الْغَارِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ عَلَيْهِ الْعَنْكَبُوتُ قَبْلَ مِيلَادِ مُحَمَّدٍ فَأَنْصَرَفُوا.

حدیث نمبر ۲۹۸:

حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں (تینوں روایتوں کو ملا کر مفہوم بنایا گیا ہے۔) جب مشرکوں نے دیکھا کہ مسلمانوں نے اپنی عورتیں اور بچے مدینہ کے قبیلے اوس اور خزرج کے ہاں بھیج دیئے ہیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ ممنوعہ علاقہ ہے اور وہاں کے لوگ صاحب اثر ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ بھی وہیں منتقل ہو جائیں گے۔ پھر وہ سب کے سب دارالندوہ میں جمع ہوئے تاکہ اس معاملے میں مشاورت کریں۔ ابلیس بھی نجد کے بڑے بوڑھے کی شکل میں موٹے کپڑے پہن کر ان کے درمیان آ بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق بحث شروع ہوئی اور ہر آدمی نے اپنی رائے کے متعلق مشورہ دیا۔ جو آدمی بھی رائے دیتا ابلیس اس کی بات کو رد کرتا اور اس کی بات پر راضی نہ ہوتا، یہاں تک کہ ابو جہل نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ ہم قریش کے ہر قبیلے سے ایک زور آور اور بہادر آدمی منتخب کریں اور ان کو تیز تلوار دے دیں تاکہ یہ سب مل کر محمد (ﷺ) کو قتل کر دیں۔ حضرت محمد ﷺ کا خون مختلف قبائل میں تقسیم ہو جائے گا اور بنو عبد مناف کو سمجھ نہیں آگے گی کہ وہ کیا کریں۔ ابلیس نے یہ سن کر کہا اس نوجوان کی یہ خوبی اللہ کیلئے ہی ہے اور بخدا یہی رائے سب سے بہتر ہے ورنہ پھر کچھ نہیں ہو سکتا۔ سب لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا اور منتشر ہو گئے۔

حضرت جبریل نے اس کی بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی اور عرض کیا کہ آپ آج اپنے بستر استراحت پر آرام فرمانے ہوں۔ آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے روانگی کی اجازت دیدی ہے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میری ہمراہی میں؟ فرمایا ہاں، عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں میری دو سوار یوں میں سے ایک آپ رکھ لیجئے، آپ نے فرمایا قیمت ادا کر کے لوں گا۔ حضرت ابو بکر نے ان دونوں سوار یوں کو بنی قشیر کے مویشیوں میں سے آٹھ سو درہم کے بدلے میں خریدا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک کو لے لیا جس کا نام قصواء تھا۔

آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا کہ آج کی رات آپ میری خواہگاہ میں سوئیں، حضرت علی سو گئے انہوں نے ایک شرح حضرمی چادر اوڑھ لی جس کو رسول اللہ ﷺ اوڑھ کر سویا کرتے تھے۔ قریش کا وہ منتخب گروہ

جمع ہو گیا جو دروازے کی درزوں سے جھانک رہے تھے۔ وہ آپ ﷺ کی گھات لگائے بیٹھے تھے اور آپ کو پکڑنے کا ارادہ رکھتے تھے اور مشورہ کر رہے تھے کہ کون اس سوئے ہوئے آدمی پر حملہ کرے گا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ نکلے، وہ سب دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے دوپ بھر کر کنکرا اٹھائے اور ان کے سروں پر چھڑکے اور ”یسین والقرآن الحکیم“ تلاوت کرنے لگے، آپ ”سواء علیہم الذلتهم أم لم تُنذرهم لا یؤمنون“ تک پہنچے تھے کہ ان کے درمیان سے گزر گئے۔ کسی کہنے والے نے ان سے کہا، کس کا انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد (ﷺ) کا، اس نے کہا تم کامیاب نہیں ہوئے اور نقصان میں رہے، وہ تو تمہارے پاس سے گزر گئے اور تمہارے سروں پر مٹی چھڑک گئے۔ انہوں نے کہا واللہ ہم نے انہیں نہیں دیکھا اور پھر اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ ابو جہل، حکم بن ابی العاص، عقبہ بن ابی معیط، نضر بن حارث، امیہ بن خلف، ابن الغیطلہ، زمعہ بن اسور، طیمہ بن عدی، ابولہب، ابی بن خلف اور حجاج کے لڑکے نبیہ اور مہبہ تھے جب صبح ہوئی تو حضرت علی اٹھے، ان لوگوں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

رسول اللہ ﷺ وہاں سے حضرت ابو بکر صدیق کے گھر آئے اور رات تک وہیں ٹھہرے رہے، پھر آپ ﷺ اور صدیق اکبر نکلے اور غار ثور تک جا پہنچے، اس کے اندر داخل ہوئے اور مکڑی نے اس کے راستے پر جالاتان دیا۔ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت تلاش کیا حتیٰ کہ اس غار کے دہانے تک آ پہنچے تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اس غار پر تو حضرت محمد ﷺ کے پیدا ہونے سے پہلے کی مکڑی ہے تو وہ سب واپس لوٹ گئے

(۵۹).....شجاعتہ رضی اللہ عنہ

### شجاعت علی

۲۹۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرِّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ:

مَنْ يَأْخُذْهَا بِحَقِّهَا؟ فَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ: أَمْضِ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ: أَنَا،

(۲۹۹) رواہ ابو یعلیٰ ورجالہ رجال الصحیح غیر عبد اللہ بن عصمہ وھو ثقہ یخطی۔

فَقَالَ: أَمْضِ، ثُمَّ قَامَ آخِرُ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ، أَبِطُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَهُ مُحَمَّدٍ لَا عَطِينَهَا رَجُلًا لَا يَفِرُّ، هَاكَ يَا عَلِيُّ فَقَبِضْهَا ثُمَّ انْطَلِقْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَذَكَ وَخَيْبَرَ وَجَاءَهُ بِعَجْوَتَيْهَا وَقَدِ يَدُهَا-

حدیث نمبر ۲۹۹:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا پکڑ کر لہرایا پھر فرمایا کون ہے جو اس کا حق ادا کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کی میں آپ نے فرمایا بیٹھ جا پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا آپ نے فرمایا بیٹھ جا پھر تیسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا آپ نے فرمایا بیٹھ جا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو عزت عطا کی یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو فرار نہیں ہوگا آپ نے فرمایا اے علیؑ یہ لو انہوں نے جھنڈا پکڑا پھر چلے کہ اللہ نے آپ کے ہاتھوں فدک اور خیبر میں فتح عطاء کی اور آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے عجمہ اور قدید لے کر لوٹے۔

۳۰۰ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْعَثُ عَلِيًّا مَبْعَثًا إِلَّا

أَعْطَاهُ الرَّايَةَ-

حدیث نمبر ۳۰۰:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علیؑ کو بھیجا کرتے تھے۔

۳۰۱ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ طَالِبٍ وَهُوَ

ابْنُ عَشْرَيْنِ سَنَةٍ-

حدیث نمبر ۳۰۱:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو جھنڈا دیا تو ان کی عمر بیس

(۳۰۰) رواه الطبرانی وفيه ضرار بن صرد وهو ضعيف

(۳۰۱) رواه الطبرانی واسناد حسن

سال تھی۔

(۶۰)

حَمَلَةُ الرَّايَةِ فِي بَدْرِ وَفِي كُلِّ الْمَشَاهِدِ  
غزوہ بدر اور ہر جنگ میں علم سیدنا علی المرتضیٰ نے پکڑ رکھا تھا

۳۰۲۔ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

طَالِبٍ يَوْمَ بَدْرِ مُعَلِّمًا بِصُوفَةٍ بَيْضَاءَ۔

حدیث نمبر ۳۰۲:

حضرت موسیٰ بن محمد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن حضرت علی بن

ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سفید رنگ کا اون کا جھنڈا پکڑا ہوا تھا۔

۳۰۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ

صَاحِبَ لِيَوَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرِ وَفِي كُلِّ مَشْهَدٍ۔

حدیث نمبر ۳۰۳:

حضرت سعد بن ابی عروبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ

ﷺ کے علمبردار تھے جنگ بدر کے دن اور ہر جنگ میں۔

(۶۱) حَمَلَةُ الرَّايَةِ فِي خَيْبَرَ

غزوہ خیبر میں جھنڈا آپ نے اٹھا رکھا تھا

۳۰۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُولُ اللَّهِ خَيْرُ النَّاسِ،

ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ أوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لِأَن تَكُونَ لِي وَاحِدَةً

(۳۰۳، ۳۰۲) طبقات ابن سعد فقرات من ۳/۲۱ - ۲۳

(۲۰۴) اخرجہ الامام احمد فی مسنده ۲/۲۶ میمنہ

مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النُّعَمِ: زَوْجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسَدُّ  
الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ-

حدیث نمبر ۳۰۴:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہم کہتے تھے لوگوں میں سب سے بہتر رسول اللہ ﷺ پھر ابو بکر پھر حضرت عمر ہیں اور حضرت ابن ابی طالب میں تین خصلتیں پائی جاتی ہیں اگر میرے لیے ان میں سے ایک بھی ہوتی مجھے وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کیا اور ان سے اولاد ہوئی۔ مسجد کی طرف آپ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دیے گئے۔ اور خیبر کے دن آپکو جھنڈا عطا کیا گیا۔

۳۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا دَفْعَنَّ الرَّايَةَ إِلَيَّ رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ إِلَّا مَارَةَ قَبْلَ يَوْمَيْدٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءً أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ: قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتَّى يُفْتَحَ عَلَيْكَ، فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَادَى: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَامَ أَقَاتِلُ؟ قَالَ: حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَجَسًا بِيَهُمْ عَلَى اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ -

حدیث نمبر ۳۰۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتا ہے اور اللہ اس کو فتح دے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن سے پہلے میں نے کبھی امارہ کو پسند نہیں کیا پس میں نے اس کی خواہش کی اور امید کی کہ یہ مجھے دیا جائیگا جب صبح

ہوئی آپ علیؑ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو جھنڈا دیا گا آپ نے فرمایا تو جنگ کر اور پیچھے نہ ہٹنا جب تک تجھے فتح نہ ہو جائے قریب تھا کہ وہ لڑتے پھرنداء دی یا رسول اللہ ﷺ کب تک لڑوں آپ ﷺ نے فرمایا حتیٰ کہ وہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کر لیں تو تحقیق انہوں نے بچا لیے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال سوائے اسلام کے حق کے اور انکا حساب اللہ پر ہے۔

۳۰۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَا أُعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ - قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُو كُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا - قَالَ: فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ! قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَاتِي بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانُ لَمْ يَكُنْ فِي عَيْنَيْهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا، فَقَالَ: انْفُذْ - عَلَى رِسْلِكَ - حَتَّى يَنْزِلَ بِسَا حَتِيهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَيُنْ يَهْدِيكَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ -

حدیث نمبر ۳۰۶:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے، عرض کی گئی حضور ان کو آنکھوں کی شکایت ہے آپ نے فرمایا اسے بلاؤ، وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو



وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۳۰۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَاصِرُنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللُّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسُ - يَوْمَئِذٍ شِدَّةً وَجَهْدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي دَافِعُ اللُّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ ، فَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسَنَا أَنْ الْفَتْحَ غَدًا ، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللُّوَاءِ وَالنَّاسِ عَلَى مَصَافِهِمْ ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللُّوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ - قَالَ بُرَيْدَةُ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَهَا -

حدیث نمبر ۳۰۷:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا پھر گئے اور فتح نہ ہوئی پھر دوسرے دن جھنڈا لے کر نکلے لوٹ آئے اور فتح نہ ہوئی پھر صبح جھنڈا لے کر نکلے لوٹے اور فتح نہ ہوئی اور اس دن لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے نہیں لوٹے گا وہ حتیٰ کہ اس کو فتح ہو جائے پس ہم نے سکون سے رات گزاری کہ صبح ہمیں فتح ہوگی جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے ہوئے جھنڈا منگوایا اور لوگ صفوں میں کھڑے ہو گئے پس آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ نے ان کی آنکھوں

میں لعاب دهن ڈالا اور جھنڈا آپ کو دیدیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح دی گئی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اس میں شامل تھا۔

۳۰۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِصْنِ أَهْلِ خَيْبَرَ أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللِّوَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - لَا تُعْطِينَ اللِّوَاءَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ۔ وَإِذَا مَرَّ حَبَّ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَيَقُولُ:

لَقَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرًا أَنِّي مَرَّحِبٌ      شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ  
أَطَعْنَا أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ      إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ، فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ - فَضْرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَاسِهِ۔ وَسَمِعَ أَهْلَ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ۔ قَالَ، وَمَا تَتَامَ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ، حَتَّى فُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ۔  
حدیث نمبر ۳۰۸:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا آپ کھڑے ہوئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آئے اس حال میں کہ ان کی

(۳۰۸) اخرجه البخاری فی کتاب فتح خیبر، ومسلم فی ک ۳۱ ح ۱۳۲، وک ۴۴ ح ۱۲۶ والترمدی فی ۵۰۔

آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے اور مرحب یہ کہتا ہوا ان کے سامنے آیا۔

شعر: اہل خیبر جانتے ہیں میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لیس بہادر اور آزمودہ ہوں میں کبھی نیزے سے اور کبھی تلوار سے وار کرتا جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں راوی کہتے ہیں دونوں نے تلواروں کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علیؑ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا حتیٰ کہ وہ چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک جانکلی اور لشکر والوں نے اس ضرب کی آواز سنی اس کے بعد کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلے کی جرأت نہ ہوئی حتیٰ کہ اسی پر انکو فتح ہو گئی۔

### (۶۲) موقوفہ من امر الافک

واقعہ افک کے بارے میں آپ کا موقف

۳۰۹۔ عَنْ عَائِشَةَ بْنِ حَدِيثِ طَوِيلٍ-----وَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتَ الْوَحْيُ - يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ - قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَائَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا - وَأَمَّا عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَأَسْأَلُ الْجَارِيَةَ تَصُدُّكَ - قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ - الخ الحديث -

حدیث نمبر ۳۰۹:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث میں ہے۔۔۔ جب وحی میں تاخیر ہوئی تو رسول اللہ

ﷺ نے اپنی بیوی کو چھوڑنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید کو بلا یا تو

(۳۰۹) الحدیث بکاملہ فی صحیح البخاری ج ۵ ص ۱۴۹ ط۔ الشعب، والحديث فی مسلم ۴۹ - کتاب

التوبة ۱۰ باب فی حدیث الافک، رقم ۵۶ صفحہ ۲۱۲۹۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مشورہ دیا جو وہ ان کی بیوی کی برأت کے بارے جانتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کے دل میں ان کے لیے محبت ہے حضرت اسامہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کی اہل ہے ہم ان کے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ آپ پر تنگی نہیں کرتا۔ عورتیں ان کے علاوہ بھی بہت ہیں اور آپ ﷺ لونڈی سے پوچھے وہ آپ ﷺ کو سچ بتائے گی پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو بلایا۔

(۲۳) انہ لائحسن فی ذات اللہ

اللہ کی ذات کے بارے سخت ہیں

۳۱۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِشْتَكَيْتُ عَلِيًّا النَّاسُ - قَالَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِينَا خَطِيبًا - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَشْكُوا عَلِيًّا، فَوَاللَّهِ! أَنَّهُ لَا خُسْنَ فِي ذَاتِ اللَّهِ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -  
حدیث نمبر ۳۱۰:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ہمیں خطبہ دیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اے لوگوں علی کے بارے شکایت نہ کیا کرو اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات کے حوالے سے زیادہ سخت ہیں یا فرمایا اللہ کے راستے میں زیادہ سخت ہیں۔

(۲۴)

عرض العباس عليه ان يبأيعه في مرضه النى ﷺ الا خيرة

حضور ﷺ کے مرض وفات میں حضرت عباس کی حضرت علی سے بیعت کی پیشکش

۳۱۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

(۳۱۰) اخرجه الامام احمد مسنده ۷۶/۳ (ميمينية)

(۳۱۱) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۲/ ۲۴۵-۲۴۷

فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ:  
 أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِئًا أَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: أَلَا  
 تَرَى؟ أَنْتَ وَاللَّهِ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرَةِ عَصَا! إِنِّي وَاللَّهِ لَا رَى أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيُتَوَفَّى  
 فِي وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي أَعْرِفُ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَنَسْأَلَهُ فَيَمُنْ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنْ كَانَ فِينَا عِلْمُنَا ذَلِكَ، وَإِنْ  
 كَانَ فِي غَيْرِنَا كَلَّمْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا! فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللَّهِ لَئِنْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَنْعَنَا  
 هَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ - أَبَدًا، فَوَاللَّهِ لَا نَسْأَلُهُ أَبَدًا!

حدیث نمبر ۳۱۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مرض  
 وصال میں آپ کے پاس آئے لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں آپ نے فرمایا الحمد للہ  
 ٹھیک ہیں ابن عباس کہتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا آپ  
 نے دیکھا؟ اللہ کی قسم تین دن کے بعد خلافت آپ کے پاس ہوگی اللہ کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 اسی مرض میں وفات پا جائیں گے بیشک میں بنو عبدالمطلب کے چہروں کو موت کے وقت پہنچاتا ہوں پس آپ  
 ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیں ہم آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا اگر وہ  
 ہم میں سے ہے ہم اس کو جان لیں اور اگر وہ ہمارے علاوہ ہے تو ہم آپ ﷺ سے بات کریں گے تاکہ آپ  
 ہمیں وصیت کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور آپ نے منع  
 کر دیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی بھی یہ چیزیں نہیں دیں گے لہذا اللہ کی قسم ہم اس کے بارے کبھی سوال نہیں کریں گے۔

۳۱۲ - عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيِّ فِي الْمَرَضِ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ،

يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، إِنِّي أَكَادُ أَعْرِفُ فِيهِ الْمَوْتَ، فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ فَنَسْأَلُهُ مَنْ يَسْتَخْلِفُ،  
 فَإِنْ اسْتَخْلَفَ ﷺ بِنَا فَذَلِكَ، وَإِلَّا أَوْصَى بِنَا فَحَفِظْنَا مَنْ بَعْدَهُ! فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عِنْدَ ذَلِكَ

مَا قَالَ، فَلَمَّا قَبِضَ، النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ: اُبْسُطْ يَدَكَ اَبَا يَعُكَ تَبَا يَعُكَ النَّاسُ! فَقَبِضَ  
الْآخِرِيَّةَ

حدیث نمبر ۳۱۲:

حضرت عامر شععی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے مرض وصال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا  
میں آپ ﷺ کی موت کو پہنچاتا ہوں آپ ہمارے ساتھ چلیے ہم آپ ﷺ سے سوال کریں کہ خلیفہ کون ہوگا اگر  
خلیفہ ہم سے ہو تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو آپ ﷺ ہمیں وصیت کر دیں گے پس ہم اسکی حفاظت کریں گے جو  
آپ کے بعد ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جو کہا سو کہا پھر جب نبی ﷺ کا وصال ہوا اس شخص نے حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کو کہا اپنا ہاتھ کیجئے میں آپکی بیعت کرتا ہوں لوگ بھی آپ کی بیعت کریں گے تو انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

۳۱۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُرْسِلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِلَى بَنِي عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ فَجَمَعَهُمْ عِنْدَهُ، قَالَ: وَكَانَ عَلِيُّ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةٍ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ بِهَا، فَقَالَ  
الْعَبَّاسُ: يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَأْيَا لَمْ أَحِبُّ أَنْ أَقْطَعَ فِيهِ شَيْئًا حَتَّى أُسْتَشِيرَكَ،  
فَقَالَ عَلِيُّ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: نَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَنَسْأَلُهُ: إِلَىٰ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ  
بَعْدِهِ، فَإِنْ كَانَ فِينَا لَمْ نُسَلِّمُهُ وَاللَّهِ مَا بَقِيَ مِنَّا فِي الْأَرْضِ طَارِفٌ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا  
لَمْ نَطْلُبْهَا بَعْدَهُ أَبَدًا! فَقَالَ عَلِيُّ: يَا عَمَّ وَهَلْ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا إِلَيْكَ؟ وَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يُنَازِعُ  
عُكْمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ يَدْخُلُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ -  
حدیث نمبر ۳۱۳:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بنز عبدالمطلب کی  
طرف قاصد بھیجا کہ وہ ان کے پاس جمع ہوں ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عباس کی نظر میں جو مقام حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا وہ کسی اور کو حاصل نہ تھا حضرت عباس نے کہا اے بھتیجے! میری ایک رائے ہے لیکن میں پسند  
نہیں کرتا کہ میں اس میں کچھ کمی کروں جب تک تجھ سے مشورہ نہ کر لوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا

ہے؟ حضرت عباس نے فرمایا ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ کون ہوگا اگر وہ ہم میں سے ہے تو قسم بخدا جب تک ہمارا کوئی فرد زمین میں ہم اس کو کسی کے سپرد نہیں کریں گے اور اگر وہ (خلافت) ہمارے علاوہ کسی کے پاس ہے تو ہم آپ ﷺ کے بعد کبھی اس کا مطالبہ نہیں کریں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے چچا یہ خلافت تو آپ ہی کا حق ہے اور کیا کوئی ہے جو اس بارے میں آپ سے جھگڑے؟ ابن عباس کہتے ہیں کہ مجلس برخواست ہو گئی اور وہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں نہ گئے۔

۳۱۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوَفِّي فِيهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَا تَرِيدُ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَنْ يَسْتَخْلِفَ مِنَّا خَلِيفَةً، فَقَالَ عَلِيُّ: لَا تَفْعَلْ! قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: أَخْشَى أَنْ يَقُولَ لَا، فَإِذَا ابْتَغَيْنَا ذَلِكَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۳۱۴:

حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے مرض وصال میں آپ کے پاس تشریف لائے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہم میں سے کوئی خلیفہ مقرر کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ایسا نہ کریں حضرت عباس نے کہا کیوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں خوف کرتا ہوں کہ اگر آپ ﷺ نے انکار کر دیا تو ہم یہ لوگوں سے کبھی نہیں لے سکیں اور لوگ یہ کہیں گے کیا رسول اللہ ﷺ نے انکار نہیں کیا۔

۳۱۵۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ قَالَتْ: لَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ النَّاسُ: يَا عَلِيُّ قُمْ حَتَّى نُبَايَعَكَ وَمَنْ حَضَرَ فَإِنَّ هَذَا الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لَمْ يُرَدِّ مِثْلَهُ وَالْأَمْرُ فِي أَيْدِنَا، فَقَالَ عَلِيُّ: وَاحِدٌ؟ يَعْنِي يَطْمَعُ فِيهِ غَيْرِنَا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَظُنُّ وَاللَّهِ سَيَكُونُ! فَلَمَّا بُوِيعَ لِأَبِي بَكْرٍ وَرَجَعُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ عَلِيُّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ:

هَذَا مَا دَعَوْتُكَ إِلَيْهِ فَأَبَيْتَ عَلِيٌّ! فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيْكُونُ هَذَا؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا رُدَّ مِثْلُ هَذَا قَطُّ! فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوْفِي وَتَخَلَّفَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبَّاسُ وَالزُّبَيْرُ، فَذَلِكَ حِينَ قَالَ عَبَّاسُ هَذِهِ الْمَقَالَةَ-

حدیث نمبر ۳۱۵:

حضرت فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا لوگوں نے کہا اے علی آپ کھڑے ہوں تا کہ ہم آپ کی بیعت کریں اور جو حاضر ہیں وہ بھی بیشک یہ کام ایسا ہے اگر ہو گیا تو پھرے گا نہیں اور معاملہ ہمارے ہاتھ میں رہے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہمارے سوا بھی کوئی اس کی تمنا کر رہا ہے؟ تو حضرت عباس نے کہا میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے پھر جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی جانے لگی اور لوگ مسجد کی طرف چلے گئے تو حضرت علی نے تکبیر کی آواز سن کر پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے حضرت عباس نے کہا اسی بات کی میں تمہیں دعوت دے رہا تھا اور تو نے انکار کر دیا حضرت علی نے کہا کیا پھر ایسا ہو سکتا ہے حضرت عباس نے کہا موقع پھر نہیں آئے گا حضرت عمر کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابو بکر باہر چلے گئے اور پیچھے آپ ﷺ کے پاس حضرت علی، عباس اور زبیر رضی اللہ عنہم رہ گئے تب حضرت عباس نے یہ بات کی۔

(۶۵)

هَلْ أَسْرَا النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ شَيْئًا

کیا حضور ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی خاص بات بتائی؟

۳۱۶- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسْرَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُخْدِثًا، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ

(۳۱۶) اخرجه مسلم في صحيحه ۳۵ - كتاب الاضاحي ۸ باب تحريم الذبح لغير الله، حديث ۴۴ ص

۱۵۶۷، وخرجه الامام احمد في مسنده



اللَّهُ مَنْ غَيْرِ الْمَنَارِ-

حدیث نمبر ۳۱۶:

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر آپ سے کی ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کا بیج بدل دے۔

۳۱۷۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ - غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ - قَالَ فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ-

حدیث نمبر ۳۱۷:

حضرت ابو طفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا ایک شخص آیا اس نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بتائے جو نبی ﷺ نے خاص طور پر آپ سے ہی کی ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو سوائے چار کلمات کے جو آپ ﷺ نے مجھے بتائے اس شخص نے کہا اے امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو

(۳۱۷) اخرجه الامام مسلم في صحيحه ۳۵ - كتاب الاضاحي ۱ باب تحريم الذبح لغير الله تعالى ح

زمین کے بیج بدل دے۔

۳۱۸۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟  
فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَغْمَّ بِهِ النَّاسُ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي  
هَذَا۔ قَالَ۔ فَأُخْرِجَ صَحِيفَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ  
سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ ، وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ ، وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُخَدَّنًا۔  
حدیث نمبر ۳۱۸:

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کوئی خاص بات جو رسول اللہ  
ﷺ نے آپ سے کی ہو؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو عام  
لوگوں سے نہ کی ہو البتہ میری تلوار کی نیام میں ایک چیز ہے یہ کہہ کر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ  
اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو زمین کے بیج بدل  
دے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو بدعتی کو جگہ دے۔

۳۱۹۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرَّانَ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِالْأَمْْرِ فَيُؤْتِي ، فَيُقَالُ: قَدْ  
فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْأَشْتَرُ: إِنَّ هَذَا الَّذِي تَقُولُ  
قَدْ تَفَشَّخَ فِي النَّاسِ، أَفَشَيْءٌ عَهْدُهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ عَلِيٌّ: مَا عَهْدَ إِلَيَّ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا خَاصَّةً دُونَ النَّاسِ، إِلَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَهُوَ فِي صَحِيفَةٍ فِي  
قِرَابِ سَيْفِي ، قَالُوا: فَلَمْ يَزِ الْوَابِئِ حَتَّى أُخْرِجَ الصَّحِيفَةَ، قَالَ فَإِذَا فِيهَا: مَنْ أَحَدَثَ  
حَدَثًا أَوْ آوَى مُخَدَّنًا فَجَعَلْنَاهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صِرْفٌ  
وَلَا عَدْلٌ ، قَالَ: وَإِذَا فِيهَا: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَإِنِّي أَحْرَمُ الْمَدِينَةَ ، حَرَّمَ مَا بَيْنَ

(۳۱۸) الحدیث اخرجه الامام مسلم صحیحہ فی ۳۵ کتاب الاضاحی باب ۸ ح ۴۵ ص ۱۵۶۷،

واخرجه الامام احمد فی مسندہ ۱/۱۱۸

(۳۱۹) اخرجه الامام احمد فی مسندہ ۱۵/۱۱۹ (مبمینیہ)

حَرَّتَيْهَا وَجَمَاهَا كُلُّهُ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَسَارَ بِهَا، وَلَا تُقَطَّعُ بِنُهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ، وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا السَّلَاحُ لِقِتَالٍ، قَالَ وَإِذَا فِيهَا: الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَوُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِدِمَّتِهِمْ أَذْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، إِلَّا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔

حدیث نمبر ۳۱۹:

حضرت قتادہ ابو حران سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حکم دیتے تو لوگ آکر کہتے ہیں ہم نے ایسے کر لیا تو آپ فرماتے اللہ اور اسکے رسول نے سچ فرمایا تو ایک دن اشتر نامی ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کہ یہ جو جملہ کہتے ہیں یہ لوگوں میں بہت عام چکا ہے کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر مجھے سے کسی خاص بات کا عہد نہیں لیا البتہ میں جو کچھ آپ ﷺ سے سنا وہ ایک صحیفہ میں لکھ کر اپنی تلوار کی میان میں رکھا ہے لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اصرار کیا کہ وہ صحیفہ دکھائیں جب آپ نے وہ نکالا تو اس میں لکھا تھا جو شخص کوئی بدعت (سینہ) ایجاد کرے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کا کوئی فرض یا نقل قبول نہیں ہوگا اور اس میں یہ بھی موجود تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ قابل احترام ہے اسکی گھاس نہ کاٹی جائے، اسکے شکار کو نہ بھگایا جائے اور یہاں گری پڑی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اس کے مالک کو بتادے اور یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے مگر وہ شخص کاٹ سکتا ہے جو اپنے جانور کو چارہ کھلانا چاہے اور پہاڑ پر لڑائی کے لیے اسلحہ نہ اٹھایا جائے اس صحیفہ میں یہ بھی موجود تھا کہ تمام مومنوں کی جانیں برابر ہیں ان میں سے اگر کوئی عام شخص بھی کسی کو امن دے دے تو اس کا لحاظ رکھا جائے اور مسلمان دوسروں کے لیے ایک ہاتھ کی مانند ہیں کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو عہد کی حالت میں قتل کیا جائے۔

(۶۶)..... غُسْلُهُ الْجَسَدَ الشَّرِيفَ

حضور ﷺ کے جسد اطہر کو غسل دینے کا اعزاز

۳۲۰- عَنْ عَامِرِ قَالَ: غَسَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَكَانَ عَلِيُّ يَغْسِلُهُ وَيَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا-  
حدیث نمبر ۳۲۰:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی بن ابی طالب، فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے غسل دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ حیات میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات میں بھی پاکیزہ ہیں۔

۳۲۱- عَنْ عَامِرِ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ ﷺ، وَالْفَضْلُ وَأَسَامَةَ يَحْجُبَانِهِ-  
حدیث نمبر ۳۲۱:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کو غسل دے رہے تھے حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو سنبھالے ہوئے تھے۔

۳۲۲- عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْعَبَّاسُ قَاعِدًا وَالْفَضْلُ مُحْتَضِنَهُ، وَعَلِيُّ يَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ، وَأَسَامَةُ يَخْتَلِفُ-  
حدیث نمبر ۳۲۲:

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں غسل دیا گیا کہ حضرت عباس بیٹھے تھے اور حضرت فضل بن عباس آپ ﷺ کو سینے سے لگائے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو اس طرح غسل دے رہے تھے آپ ﷺ پر کرتا تھا اور حضرت اسامہ پانی کا اہتمام کر رہے تھے۔

۳۲۳- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ، أَلَّا يَغْسِلَهُ أَحَدٌ، غَيْرِي فَإِنَّهُ لَا يَرَى

(۳۲۰، ۳۲۶) الا حدیث اخر جہا ابن سعد فی الطبقات الكبرى ۲/۲۷۷-۲۸۰

أَحَدَ عَوْرَتِي إِلَّا طَمِسَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ عَلِيٌّ - فَكَانَ الْفُضْلُ وَأُسَامَةَ يُنَا وَلَا نَبِيَّ الْمَاءِ مِنْ  
وَرَاءِ السِّتْرِ وَهُمَا مَعْصُوبَا الْعَيْنِ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَنَا وَلْتُ عُضْوًا إِلَّا كَأَنَّمَا يُقَلِّبُهُ مَعِيَ  
ثَلَاثُونَ رَجُلًا حَتَّى فَرَغْتُ مِنْ غَسْلِهِ -

حدیث نمبر ۳۲۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیؑ نے وصیت کی کہ میرے سوا آپ ﷺ کو کوئی غسل نہ دے  
کیونکہ جو بھی میرے ستر کو دیکھے گا اس کی بنائی چلی جائے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس حضرت فضل اور  
اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے پردے کے پیچھے سے پانی دے رہے تھے اور انہوں نے اپنی آنکھیں باندھ رکھی تھیں  
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کوئی بھی عضو اٹھاتا تو ایسے محسوس ہوتا کہ میرے ساتھ تیس آدمی اس کو پلٹ رہے  
ہیں حتیٰ کہ میں غسل سے فارغ ہو گیا۔

۳۲۳ - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا أَخَذْنَا فِي جِهَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَغْلَقْنَا الْبَابَ دُونَ  
النَّاسِ جَمِيعًا فَنَادَتْ الْأَنْصَارُ: نَحْنُ أَخْوَالُهُ وَمَكَانُنَا مِنْ الْإِسْلَامِ مَكَانُنَا! وَنَادَتْ  
قُرَيْشٌ! نَحْنُ عُصْبَتُهُ! فَصَاحَ أَبُو بَكْرٍ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ: كُلُّ قَوْمٍ أَحَقُّ بِجَنَازَتِهِمْ  
مِنْ غَيْرِهِمْ - فَنَشُدُّكُمْ اللَّهُ، فَإِنَّكُمْ إِنْ دَخَلْتُمْ أَخْرَتُمُوهُمْ عَنْهُ، وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ  
عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ دُعِيَ -

حدیث نمبر ۳۲۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کی تیاری کی تو سب لوگوں کو  
باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا تو انصار نے نداء دی کہ ہم آپ علیؑ کے ماموں ہیں اور سب اسلام میں ہمارے  
مقام کو جانتے ہیں قریش نے نداء دی کہ ہم آپ ﷺ کے آبائی رشتہ دار ہیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پکار کر  
کہا اے جماعت مسلمین ہر قوم اپنے جنازے کی اپنے غیر سے زیادہ مستحق ہوتی ہے پس میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا  
ہوں اگر تم اندر جاؤ گے تو تم ان (علی، فضل اور اسامہ رضی اللہ عنہم) کو آپ ﷺ سے دور کر دو گے بخدا آپ کے

پاس کوئی نہ جائے سوائے اس کے جس کو بلایا گیا ہے

۳۲۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: غَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا، وَكَفَنَهُ أَرْبَعَةً: عَلِيًّا وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَشَقْرَانُ-  
حدیث نمبر ۳۲۵:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو غسل حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا اور آپ ﷺ کو کفن چار آدمیوں نے دیا حضرت علی، عباس، فضل اور شقران رضی اللہ عنہم۔

۳۲۶- عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ بِهِ: اغْسِلْنِي يَا عَلِيُّ إِذَا مِتُّ! فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا غَسَلْتُ مَيِّتًا قَطُّ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ سَتَهَيِّأُ أَوْ تُيَسِّرُ- قَالَ عَلِيُّ: فَفَسَلْتُهُ فَمَا أَخَذَ عُضْوًا إِلَّا تَبِعَنِي وَالْفَضْلُ أَخَذَ بِحِضْنِهِ يَقُولُ: اِعْجَلْ يَا عَلِيُّ اِنْقَطِعْ ظَهْرِي-  
حدیث نمبر ۳۲۶:

حضرت عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں ہی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے غسل تم دینا آپ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں کبھی بھی کسی میت کو غسل نہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں تیار کر دیا جائے گا یا یہ معاملہ تمہارے لیے آسان کر دیا جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ ﷺ کو غسل دیا پس میں جس عضو کو پکڑتا وہ میرے تابع ہو جاتا حضرت فضل آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے علی جلدی کرو میری کمر ٹوٹی جا رہی ہے۔

(۶۷) شربہ صاء غسل الرسول (ﷺ)

حضرت علی نے حضور ﷺ کے غسل کا پانی پیا

۳۲۷- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ الْمَاءُ مَاءً غُسْلِهِ ﷺ حِينَ غَسَلُوهُ بَعْدَ

وَفَاتِهِ ، يَسْتَنْقِعُ فِي حُفُونِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَكَانَ عَلَى يَحْسُوهُ -

حدیث نمبر ۳۲۷:

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کو غسل دیا گیا تو غسل کا پانی پیالوں میں جمع کر لیا گیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے پیتے رہے۔

(۶۸)

مُطَالَبَتُهُ بِحِصَّتِهِ مِنْ إِرْثِ الرَّسُولِ (ﷺ)

حضرت علی کا وراثت رسول ﷺ سے حصہ مانگنا

۳۲۸- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ

عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ

جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَاوَاتُ

وَالْأَرْضُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ

عُمَرُ: فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَنْتَ

وَهَذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ، مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ

مِنْ أَبِيهَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورُثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ

صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ -

حدیث نمبر ۳۲۸:

حضرت مالک بن اوس بیان کرتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

حضرت عثمان بن عفان حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی

(۳۲۷) اخو جہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۲۶۷ مبینة

(۳۲۸) اخر جہ الترمذی فی ۲۲ کتاب السیر ۴۴ باب ما جاء فی تركة الرسول (ﷺ) حدیث رقم ۱۶۱۰، ۱۵۸/۴

تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں بتاؤ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے انہوں نے کہا جی ہم جانتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں تو تم اور یہ (یعنی حضرت عباس اور علی) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے لگے اور یہ اپنی زوجہ کا حصہ کو ان کے والد کی طرف سے بننا تھا مانگنے لگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اللہ جانتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سچے نیکو کار ہدایت یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔

۳۲۹- عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا، فَقَالَ النَّاسُ: أَفْصِلْ بَيْنَهُمَا، أَفْصِلْ بَيْنَهُمَا، قَالَ: لَا أَفْصِلُ بَيْنَهُمَا، قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورِثُ مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةَ

حدیث نمبر ۳۲۹:

حضرت مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپس میں جھگڑتے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے تو لوگوں نے بھی کہا کہ آپ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے کیونکہ یہ دونوں جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۳۳۰، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ أَسَدٍ قَالَ: أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَا لِكَ إِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَأُ، فَقَالَ، هَذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ السَّوَامِ - قَالَ

(۳۲۹) اخرجه الامام احمد في مسنده ۴۹/۱ (ميمنة)

(۳۳۰) اخرجه الامام احمد في مسنده ۶۰/۱



وَلَا أُدْرِى أذْكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا ، يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ ، قَالَ ائْذَنْ لَهُمْ ثُمَّ مَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: هَذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا ، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا ، وَهُمَا جِئْتِيذِ يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ أَقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَرِخْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُومَتُهُمَا ، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْشُدْكُمْ اللَّهُ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوَمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورُثُ مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً؟ قَالُوا: قَدْ قَالَ ذَلِكَ ، وَقَالَ لَهُمَا بِمِثْلِ ذَلِكَ ، فَقَالَ نَعَمْ ، قَالَ ، قَالَ: فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هَذَا الْفَيْءِ - إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ ﷺ مِنْهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرُهُ ، فَقَالَ: (وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) وَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاصَّةٌ ، وَاللَّهُ مَا اجْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْذَرَ بِهَا عَلَيْكَ ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ ، وَبَثَّهَا فِيكُمْ ، حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ ، فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ، ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَهُ ، فَأَعْمَلُ فِيهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا -

حدیث نمبر ۳۳۰:

حضرت مالک بن اوس بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا غلام برفاء آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان ، عبدالرحمن ، سعد اور زبیر بن عوام اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ اس نے طلحہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں حضرت عمر نے فرمایا انہیں بلا لو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا انکو بھی بلا لو حضرت عباس اندر آتے ہی کہنے لگے اے امیر المؤمنین میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمائیے اس وقت ان کا جھگڑا اس مال میں تھا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بنو نضیر کے

مال سے فنی کے طور پر دیا تھا تو لوگوں نے بھی کہا اے امیر المؤمنین آپ ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ہر ایک کو دوسرے سے نجات دلوائیے کیونکہ ان کا جھگڑا طول اختیار کر رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے لوگوں نے اثبات میں جواب دیا پھر یہی سوال حضرت عباس و علی رضی اللہ عنہما سے کیا انہوں نے کہا جی ہم جانتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ مال فنی اللہ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے ہی خاص کیا تھا کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا اور فرمایا (اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فنی کے طور پر عطا فرمایا..... الخ) اس لیے یہ مال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا لیکن قسم بخدا انہوں نے تم کو چھوڑ کر اس مال کو اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ تم پر اس مال کو ترجیح دی ہے انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا حتیٰ کہ تھوڑا سا بچ گیا جس سے وہ اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچہ دیتے تھے پھر اس سے بھی کچھ بچ جاتا تو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیتے جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد میں اس کا ولی ہوں پس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کرتے رہے ہیں۔

(۶۹)

### انکار عائشہ انہ وصی النبی (ﷺ)

حضرت عائشہ کا حضرت علی کے وصی ہونے کا انکار کرنا

۳۳۱۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ - قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ: مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَ تَهْ إِلَى صَدْرِي (أَوْ قَالَتْ جَجْرِي) فَدَعَا بِالطُّسْتِ، فَلَقَدْ أَنْخَنَتْ فِي جَجْرِي - وَمَا شَعَرْتُ إِنَّهُ مَاتَ - فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟  
حدیث نمبر ۳۳۱:

حضرت اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا

(۳۳۱) اخرجہ البخاری فی کتاب الوصایا ۳/۴ ظ۔ الشعب، ومثله فی باب مرض النبی (ﷺ)

کہ بیشک آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی حضرت عائشہ نے فرمایا انہیں کب وصیت فرمائی؟ حالانکہ آپ ﷺ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا یہ فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا پس آپ نے (پانی) کا طشت منگوایا لیکن آپ اس وقت میری گود میں ہی جھک گئے حالانکہ مجھے بھی معلوم نہ ہو سکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں تو آپ نے وصیت کب فرمائی؟

(۷۰)

## صَلْحَةُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وِفَاةِ فَاطِمَةَ

وفاتِ فاطمہ کے سیدنا ابو بکر صدیق سے صلح کرنا

۳۳۲۔ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ تَسْأَلُهُ بِمِيرَاثَتِهَا ، مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا نُورَثُ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً - إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ - وَإِنِّي ، وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلَا عَمَلَنَّ فِيهَا ، بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ شَيْئًا - فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ - قَالَ : فَهَجَرْتَهُ - فَلَمْ تُكَلِّمَهُ حَتَّى تُؤْفَيْتَ - وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ - فَلَمَّا تُؤْفَيْتَ دَفَنَهَا زَوْجَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا ، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ - وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيُّ - وَكَانَ لِعَلِيِّ مِنَ النَّاسِ وَجْهَةٌ ، حَيَاةَ فَاطِمَةَ - فَلَمَّا تُؤْفَيْتَ اسْتَنْكَرَ عَلِيُّ وَجُوهَ النَّاسِ - فَالْتَمَسَ مَصَالِحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ - وَلَمْ يَكُنْ بَايِعَ تِلْكَ الْأَشْهُرِ ، فَأُرْسِلَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ - أَنْ ائْتِنَا - وَلَا يَأْتِينَا مَعَكَ أَحَدٌ (كَرَاهِيَةَ مَخْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ) فَقَالَ عُمَرُ ، لِأَبِي بَكْرٍ : وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ

(۳۳۲) اخرجه الامام مسلم في صحيحه كتاب ۳۲ - والجهاد والسير ۱۶ قول النبي ﷺ لا نورث ما تركناه صدقة ح ۵۲

وَحَدَّثَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَا هُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي - إِنِّي وَاللَّهِ لَا تَيَنُّهُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ - فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا، يَا أَبَا بَكْرٍ! فَضِيلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللَّهُ، وَلَمْ نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سِوَا قَهِّ اللَّهِ إِلَيْكَ - وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ - وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ، فَإِنِّي لَمْ آلْ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ - وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ - فَقَالَ عَلِيُّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ - رَفِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ - فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ إِلَيْهِ - ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ - وَلَا انْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ - فَوَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَسْرًا ذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ - وَقَالُوا: أَصَبْتَ، فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ -

حدیث نمبر ۳۳۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر نبی اکرم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ نے آپ ﷺ کو مدینہ اور فدک میں مال فنی دیا اور جو خیبر کے خمس سے بچا ہوا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم (انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے لہذا آل محمد اسی مال سے کھاتی رہے گی اور خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس طرح وہ مال خرچ ہوتا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور میں ان اموال میں اسی طرح تصرف

کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ اس تصرف کیا کرتے تھے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت فاطمہ اس بات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں اور حضرت ابو بکر سے بات نہ کی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفن کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر بھی نہ دی اور سیدہ کی نماز جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگوں کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ میلان تھا جب حضرت فاطمہ کا وصال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے رویہ میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کرنا چاہی اس عرصہ میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور آپ کے ساتھ ہمارے ہاں اور کوئی نہ آئے (کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اللہ کی قسم آپ ان کے ہاں تنہا مت جائیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ان سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ کوئی برا سلوک کریں گے بخدا میں ان کے ہاں ضرور جاؤں گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا اے ابو بکر ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں اور اللہ نے آپ کو جو مرتبہ عطاء کیا ہے اس کو بھی اور اللہ نے جو آپ کو خلافت عطاء کی اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (ہم سے مشورہ نہیں کیا) حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی بناء پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے پھر وہ اس معاملے میں حضرت ابو بکر سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر حضرت ابو بکر نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مجھے اپنے قرابت داروں سے زیادہ عزیز ہیں اور جن اموال کی بناء پر میرے اور تمہارے درمیان ناچاکی پیدا ہوئی ہے میں نے ان میں سے کسی حق کو ترک نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی اس مال کو خرچ کرتے تھے میں نے اس میں کوئی کمی نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا آج دوپہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے

پس جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر تشریف لائے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ بیان کیا اور بیعت میں تاخیر کرنے کا عذر بیان کیا جو حضرت علیؑ آپ سے بیان کر چکے تھے پھر آپ نے استغفار کی پھر حضرت علی نے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابو بکرؓ کے حق کی عظمت بیان کی اور کہا کہ انکو حضرت ابو بکر کے خلاف خلافت میں نہ تو کوئی رغبت تھی اور نہ ہی جو اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے اس کے انکاری تھے لیکن ہم سمجھتے تھے کہ اس حکومت میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے اور ہم سے مشورہ لیے بغیر یہ سب کچھ ہوا اس وجہ سے ہمیں تکلیف پہنچی تو مسلمان اس بات سے خوش ہو گئے اور انہوں نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اس اچھے کام کی طرف لوٹے تو لوگ پھر حضرت علیؑ کی طرف مائل ہو گئے۔

(۷۱)

### موقفہ یوم الدار

۳۳۳۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ يَدْعُوهُ وَهُوَ مَحْضُورٌ فِي الدَّارِ فَأَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَتَعَلَّقُوا بِهِ وَمَنَعُوا، قَالَ: فَحَلَّ عَمَامَةً سَوْدَاءَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: هَذَا أَوْ قَالَ اللَّهُمَّ لَا أَرْضِي قَتْلَهُ وَلَا أَمْرِي بِهِ، وَاللَّهِ لَا أَرْضِي قَتْلَهُ وَلَا أَمْرِي بِهِ۔  
حدیث نمبر ۳۳۳

حضرت ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاوا بھیجا جب ان کو گھر میں قید کر دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے ان کو روک دیا پس حضرت علیؑ نے اپنے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور فرمایا یا اللہ نہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا ہے قسم بخدا میں آپ کے قتل پر راضی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا ہے۔

۳۳۴۔ عَنْ رَاشِدِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ مَحْضُورٌ فِي الدَّارِ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْتِيَهُ، فَقَامَ بَعْضُ أَهْلِ عَلِيٍّ حَتَّى حَبَسَهُ وَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى مَا

(۳۳۳، ۳۳۴) آخر جہما ابن سعد فی الطبقات ۶۸/۳

بَيْنَ يَدَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ؟ لَا تَخْلُصْ إِلَيْهِ، وَعَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، فَتَقْضَاهَا عَلَيَّ  
رَأْسِهِ ثُمَّ رَمَى بِهَا إِلَى رَسُولِ عُثْمَانَ وَقَالَ: أَخْبِرِ بِالَّذِي قَدْ رَأَيْتَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيَّ مِنَ  
الْمَسْجِدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَحْجَارِ الزَّيْتِ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ فَأَتَاهُ قَتْلُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِهِ أَنْ أَكُونَ قَتَلْتُ أَوْ مِلْتُ عَلَى قَتْلِهِ-

حدیث نمبر ۳۳۴:

حضرت راشد بن کیسان بیان کرتے ہیں بیشک حضرت عثمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا  
کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لائیں، جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں قید تھے۔ جب حضرت علی  
رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کچھ  
لوگ کھڑے ہو گئے (آپ کو منع کرنے کے لیے) یہاں تک کہ آپ کو روک لیا اور کہا کہ آپ نہیں دیکھتے کہ آپ  
کے سامنے لشکر ہے آپ ان کی طرف نہ جائیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے اپنے سر  
سے وہ عمامہ اتار کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیغامبر کو دے دیا اور کہا کہ جو آپ نے یہاں دیکھا ہے وہ  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بتا دیجئے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے اور آپ ابھی مدینہ کے بازار میں زیتون  
کے درختوں تک ہی پہنچے تھے کہ آپ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر ملی پس آپ نے کہا یا اللہ میں آپ رضی اللہ عنہ  
کے خون، قتل یا قتل میں شرکت سے برأت کا اعلان کرتا ہوں۔

(۷۲)..... موقوفہ فی صفین

جنگ صفین میں آپ کا موقف

۳۳۵- عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَهْلِهِ أَسْأَلُهُ عَنْ  
هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمُ عَلِيُّ بْنُ النَّهْرَوَانَ: فِيمَا اسْتَجَابُوا لَهُ، وَفِيمَا فَارَقُوهُ، وَفِيمَا  
اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ- قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَلَمَّا اسْتَحْرَ الْقَتْلَ بِأَهْلِ الشَّامِ اعْتَصَمُوا بِتَلٍّ، فَقَالَ

(۳۳۵) اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۴۸۵/۳ (میمیة)

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أُرْسِلَ إِلَى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ، وَادْعُهُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ لَنْ يَأْبَى عَلَيْكَ، فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، أَنَا أَوْلَى بِذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ، قَالَ: فَجَاءَتْهُ الْخَوَارِجُ، وَنَحْنُ نَدْعُوهُمْ يَوْمَئِذٍ: الْقُرَاءَ، وَسَيُوفُّهُمْ عَلَى عَوَائِقِهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا نَنْتَظِرُ بِهِؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ أَلَا نَمْسِيهِ إِلَيْهِمْ بِسُيُوفِنَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ- فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهَمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتَنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ (يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ) وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْجَنَّةِ، وَقِتَالُهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ فَفِيمَ نُعْطَى الدِّينَةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي، أَبَدًا، قَالَ: فَرَجَعَ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ! فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى أَتَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قِتَالُنَا فِي الْجَنَّةِ، وَقِتَالُهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَفِيمَ نُعْطَى الدِّينَةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ- فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ أَبَدًا- قَالَ فَتَزَلَّتْ، سُورَةُ الْفَتْحِ، قَالَ فَأُرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهَا إِيَّاهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفُتِّحَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ-

حدیث نمبر ۳۳۵:

حضرت حبیب بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابوداؤد کے پاس ان کے گھر کی مسجد میں آیا تاکہ ان سے ان لوگوں کے بارے پوچھ سکوں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہروان کے مقام پر قتل کیا تھا کہ



انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کون سی بات قبول کی اور کس بات سے انکار کیا؟ اور آپ رضی اللہ عنہ نے کس وجہ سے ان سے قتال کرنا جائز سمجھا ابو وائل کہنے لگے ہم جنگ صفین میں تھے جب اہل شام کے مقتولین کی تعداد بڑھنے لگی تو وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور حضرت عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن پاک کا ایک نسخہ بچھیں اور انہیں کتاب اللہ کی دعوت دیں وہ آپ کی بات کو رد نہیں کریں گے تو حضرت علیؑ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے اور یہ آیت پڑھی (کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا وہ لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلاتے ہیں تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے ایک فریق اعراض کر لیتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے میں اس بات کو قبول کرنے کا زیادہ حق دار ہوں ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے پھر خوارج جنہیں ہم اس وقت قراء کہہ کر پکارتے تھے وہ اپنے کندھوں پر تلواریں لٹکا کر آئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین یہ لوگ جو ٹیلے پر ہیں ہمیں ان کے بارے کس چیز کا انتظار ہے؟ کیا ہم ان پر اپنی تلواروں سے حملہ نہ کر دیں حتیٰ کہ اللہ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کر دے؟ اس وقت سہل بن حنیف بولے اور کہا اے لوگوں خود کو ہمیشہ صبح نہ سمجھا کرو ہم نے حدیبیہ کا وہ دن بھی دیکھا ہے (یعنی جس میں رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح ہوئی تھی) اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں انہوں نے عرض کی پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں ڈر کر صلح کیوں کریں اور ہم واپس کیوں لوٹیں جبکہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب بیشک میں اللہ کا رسول ہوں وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں واپس چلے گئے اور ان سے صبر نہ ہو سکا حتیٰ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو بکر کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر ہم اپنے

دین کے معاملے میں ڈر کر صلح کیوں کریں اور واپس کیوں لوٹیں جبکہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اللہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا پھر سورہ فتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور انہیں یہ سورت پڑھ کر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ فتح ہے۔

(۷۳)..... علی والنخارج

حضرت علی اور نخارج

۳۳۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاضِ بْنِ عَمْرِو الْقَارِي قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوسٌ، مَرَجَعَهُ مِنَ الْعِرَاقِ لِيَالِي قِتْلِ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ شَدَّادٍ، هَلْ أَنْتَ صَادِقِي عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ؟ تُحَدِّثُنِي عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ؟ قَالَ: وَمَالِي لَا أَصْدُقُكَ! قَالَتْ: فَحَدِّثُنِي عَنْ قِصَّتِهِمْ، قَالَ: فَإِنَّ عَلِيًّا لَمَّا كَاتَبَ مُعَاوِيَةَ وَحَكَّمَ الْحَكَمَانَ خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ مِنْ قُرَاءِ النَّاسِ، فَتَزَلُّوا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: حَرُورَاءُ مِنْ جَانِبِ الْكُوفَةِ، وَإِنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا: انْسَلَخْتَ مِنْ قَمِيصِ الْبَسَكَةِ اللَّهُ تَعَالَى، وَاسْمُ سَمَّاكَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقْتَ فَحَكَمْتَ فِي دِينِ اللَّهِ، فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ تَعَالَى، فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيًّا مَا عَتَبُوا عَلَيْهِ وَفَاقُوهُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ مُؤَدِّنًا فَأَذَّنَ: أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلِيٌّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ، فَلَمَّا أَنْ امْتَلَأَتِ الدَّارُ مِنْ قُرَاءِ النَّاسِ دَعَا بِمُصْحَفِ إِمَامٍ عَظِيمٍ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: أَيُّهَا الْمُصْحَفُ! حَدِّثِ النَّاسَ! فَنَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟ إِنَّمَا هُوَ بِمَدَائِفِي وَرَقٍ! وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رَوَيْنَا مِنْهُ! فَمَاذَا تُرِيدُ؟ قَالَ: أَصْحَابُكُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ خَرَجُوا بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ، يَقُولُ

(۳۳۶) الحديث اخرجه الامام احمد في مسنده ۸۶/۱ (ميمينية)

اللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ فِي امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ: [وَأَنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا، إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا]، فَأَمَّةٌ مُحَمَّدٍ ﷺ أَكْبَرُ دَمًا وَحُرْمَةً مِنْ امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ، وَتَقَمُّوا عَلَيَّ أَنْ كَاتَبْتُ مُعَاوِيَةَ: كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ جَاءَ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَدَيْبِيَّةِ حِينَ صَلَحَ قَوْمُهُ قُرَيْشًا، فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَكْتُبُ؟ فَقَالَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَاكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ أَخَالِفْكَ، فَكَتَبَ: هَذَا مَا صَلَحَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قُرَيْشًا، يَقُولُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: [لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ] فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ قَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ يَخُطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ، إِنَّ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهُ فَنَا أَعْرِفُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا يَعْرِفُهُ بِهِ، هَذَا بِمَنْ نَزَلَ فِيهِ وَفِي قَوْمِهِ [قَوْمٌ خَصْمُونَ] فَرُدُّوهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا تَوَاضِعُوهُ كِتَابَ اللَّهِ-

فَقَامَ خُطْبَاءُ هُمْ فَقَالُوا: وَاللَّهِ لِنُوَضِعَنَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَإِنْ جَاءَ بِحَقِّ نَعْرِفُهُ لَنَتَّبِعَنَّهُ، وَإِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَنَبْكُتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ، فَوَاضِعُوا عَبْدَ اللَّهِ الْكِتَابَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةَ آلَافٍ كُلُّهُمْ ثَابِتٌ، فِيهِمْ ابْنُ الْكَوَّاءِ، حَتَّى أَدْخَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفَةَ، فَبَعَثَ عَلِيُّ إِلَى بَقِيَّتِهِمْ فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ، فَفَقُّوا حَيْثُ شِئْتُمْ حَتَّى تَجْتَمِعَ أُمَّةٌ مُحَمَّدٍ ﷺ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا تَسْفِكُوا دَمًا حَرَامًا أَوْ تَقَطُّعُوا سَبِيلًا، أَوْ تَظْلِمُوا ذِمَّةً، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ نَبَذْنَا إِلَيْكُمْ الْحَرْبَ عَلَيَّ سِوَاءِ إِنْ اللَّهُ لَا يُجِبُ الْخَائِنِينَ-

قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ شَدَادٍ ، فَقَدْ قَتَلْتَهُمْ ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَطَعُوا السَّبِيلَ وَسَفَكُوا الدَّمَ ، وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ ، فَقَالَتْ : آلهة؟ قَالَ: آلهة الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَانَ قَالَتْ: فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يَتَحَدَّثُونَ، يَقُولُونَ: ذُو الشُّدَيِّ وَذُو الشُّدَيِّ؟ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ وَقُمْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ ، فَدَعَا النَّاسَ فَقَالَ: أَتَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ: قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فَلَانَ يُصَلِّي ، وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فَلَانَ يُصَلِّي ، وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُ إِلَّا ذَلِكَ ، قَالَتْ: فَمَا قَوْلَ عَلِيٍّ جِئْنَا قَامَ عَلَيْهِ - كَمَا يَزْعُمُ أَهْلَ الْعِرَاقِ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا ، قَالَتْ: أَجَلُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَرْحَمُ اللَّهُ عَلِيًّا ، إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ -

حدیث نمبر ۳۳۶:

حضرت عبید اللہ بن عیاض بن عمرو القاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن شداد آئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی بیٹھے تھے اور وہ عراق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ دن بعد لوٹے تھے پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے عبد اللہ بن شداد میں تم سے سوال کروں گی کیا تم اسکا سچا سچ جواب دو گے؟ مجھے اس قوم کے بارے میں بتائیے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا (حضرت عبد اللہ بن شداد نے کہا) اور میں آپکو سچ بات کیوں بتاؤں گا؟ تو حضرت عائشہ نے کہا مجھے ان لوگوں کا قصہ بیان کرو حضرت عبد اللہ بن شداد کہنے لگے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امر معاویہ سے خط و کتابت شروع کیا اور دو حکمرانوں نے اپنا اپنا فیصلہ بھی سنا دیا تو لوگوں میں سے آٹھ ہزار قرآء کوفی کی طرہ حرور؛ نام کی ایک بستی میں چلے گئے وہ لوگ حضرت علی سے رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے جو اللہ نے آپکو قیامض پہنائی تھی آپ نے اسے اتار دیا ہے اور اللہ نے آپکو جو نام عطاء کیا تھا

آپ نے اسے ہٹا دیا ہے پھر آپ نے دین کے معاملے میں ثالث کو قبول کر لیا حالانکہ حکم تو صرف اللہ کا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگ آپ سے ناراض ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے جدا ہو گئے ہیں تو آپ نے اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ امیر المؤمنین کے پاس وہ شخص داخل ہوگا جس نے قرآن پاک اٹھا رکھا ہوگا پس جب آپ رضی اللہ عنہ کا گھر قراء لوگوں سے بھر گیا پس آپ نے قرآن کریم کا ایک بڑا نسخہ منگوا کر اس کو اپنے سامنے رکھا اور اس نسخے کو اپنے ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہنے لگے۔ اے قرآن پاک! لوگوں کو بتاؤ پس لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو نداء دی اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین آپ اس سے کیا پوچھ رہے ہیں؟ یہ صرف ورقوں میں سیاہی ہے اور اس کے متعلق جو احکام ہم تک پہنچے ہیں ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں پس آپ کا اس سے سوال کرنے کا کیا مقصد ہے حضرت علیؑ نے فرمایا تمہارے ساتھی جو یہاں سے چلے گئے ہیں میرے اور ان کے درمیان یہ اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔ اللہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے بارے میں اور اگر تم کو میاں بیوی میں علیحدگی کا خوف ہو تو دونوں کی طرف سے ایک ایک ثالث بھیجو اگر ان دونوں کی نیت اصلاح کی ہو تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا فرمادے گا اور محمد ﷺ کی پوری امت کا خون اور عزت ایک مرد اور عورت سے زیادہ اہم ہے اور انہوں نے جو مجھ پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتاب کا اعتراض کیا ہے تو اس وقت علی بن ابوطالب سے ہی نبی ﷺ نے لکھوایا تھا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے اور سہیل بن عمرو ہمارے پاس آیا اور نبی ﷺ نے اپنی قوم قریش سے صلح کی تھی تو اس وقت آپ ﷺ نے مجھ سے ہی لکھوایا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پس سہیل نے کہا آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم مت لکھوائے پس آپ ﷺ نے فرمایا پھر ہم کیسے لکھوائیں؟ پس سہیل نے کہا آپ ”باسمک اللہم“ لکھوائیں پس نبی ﷺ نے فرمایا آپ لکھو ”محمد رسول اللہ“ اس نے کہا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا تو آپ کی مخالفت نہ کرتا پس آپ ﷺ نے یہ الفاظ لکھوائے۔

هذا ما صالح محمد بن عبد الله قريشا؛ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد ﷺ نے قریش سے کیا (حضرت علی فرماتے ہیں) اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے ”رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تمہارے لیے بہترین

نمونہ ہے۔ جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے“

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا (سمجھانے کے لیے) (راوی کہتے ہیں) میں بھی انکے ساتھ گیا یہاں تک کہ جب ہم ان کے لشکر کے درمیان میں پہنچے تو ابن الکواء کھڑے ہو گئے اور تقریر کرنے لگے اور کہنے لگے اے قرآن جاننے والو یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں پس جو شخص ان کو نہیں جانتا تو میں اسے انکا تعارف قرآن سے کر دیتا ہوں یہ وہ شخص ہے جن کے بارے میں اور انکی قوم کے بارے میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں ”قوم خصمون“ جھگڑالو قوم، پس انہیں ان کے ساتھی کی طرف واپس بھیج دو اور ان کے سامنے قرآن کریم مت رکھو پس ان کے خطباء کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم ضرور با ضروران کے سامنے قرآن پاک رکھیں گے اگر یہ صحیح بات لے کر آئے ہیں تو ہم ضرور ان کی پیروی کریں گے اور اگر یہ غلط بات لے کر آئیں ہیں تو ہم انکے بطلان کو ظاہر کر دیں گے پس تین دن وہ کتاب اللہ کو سامنے رکھ کر بحث و مباحثہ کرتے رہے پس ان میں سے چار ہزار رجوع کرتے ہوئے واپس لوٹ آئے ان میں ابن الکواء؛ بھی تھے یہاں تک کہ وہ حضرت علیؑ کے پاس کوفہ میں آ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نے دیکھ لیا ہے اب تم جہاں چاہو رہو یہاں تک کہ امت محمدیہ ﷺ متفق ہو جائے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ تم ناحق کسی کو قتل نہ کرو، ڈاکہ زنی نہ کرو اور نہ غریبوں پر ظلم و ستم کرو اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تم سے جنگ کریں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پھر حضرت عائشہ نے پوچھا اے ابن شداد کیا پھر انہوں نے ان سے قتال کیا تو ابن شداد نے جواب دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک انکی طرف کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک کہ انہوں نے معاہدہ ختم نہ کیا انہوں نے ڈاکہ ڈالے لوگوں کو ناحق قتل کیا اور ذمیوں پر ظلم و ستم کو حلال قرار دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بخدا کیا ایسا ہی ہوا؟ تو ابن شداد نے جواب دیا بخدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں ایسا ہی ہوا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اس بات کی کیا حقیقت ہے جو تجھے اہل ذمہ یعنی (عراق والوں) کی طرف سے پہنچی ہے

وہ کہتے ہے ایک شخص تھا جس کا نام ذوالثدی تھا حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خود اس شخص کو دیکھا ہے اور مقتولین میں انکی لاش پر حضرت علی کے سات کھڑے بھی ہوا ہوں وہاں حضرت علی نے لوگوں کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اس شخص کو جانتے ہو اکثر لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اسے فلاں قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے اسے فلاں قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اس کے علاوہ کوئی ایسی بات پختہ نہ بتا سکے جس سے اسی کی پہچان ہو سکے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کی جو اہل عراق کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اسکے علاوہ بھی کوئی بات ان سے سنی تو حضرت شداد نے فرمایا بخدا نہیں سنی آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا؛ چلو ٹھیک ہے، اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے یہ ان کا تکیہ کلام تھا وہ جب بھی کو تعجب والی چیز دیکھتے تو یہ کہتے اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا، اہل عراق جھوٹی باتیں انکی طرف منسوب کرتے ہیں اور بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

۳۳۷۔ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَيِّدِي مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ، فَكَانَ النَّاسُ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَدَّثَنَا بِأَقْوَامٍ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ فِيهِ أَبَدًا حَتَّى يَرْجِعَ السُّهْمُ عَلَى فَوْقِهِ، وَإِنَّ آيَةَ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخْدَجٍ سَبْعَ هَلَبَاتٍ، فَالْتَمَسُوهُ، فَإِنِّي أَرَاهُ فِيهِمْ، فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ إِلَى شَفِيرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلَى، فَأَخْرَجُوهُ، فَكَبَّرَ عَلِيُّ فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَإِنَّهُ لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسَالَهُ عَرَبِيَّةً، فَأَخَذَهَا بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَطْعَنُ هَا فِي مُخْدَجِيهِ وَيَقُولُ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَكَبَّرَ النَّاسُ حِينَ رَأَوْهُ وَاسْتَبَشَرُوا، وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا

كَانُوا يَجِدُونَ-

حدیث نمبر ۳۳۷:

حضرت ابو کثیر بیان کرتے ہیں جو کہ قبیلہ انصار کے غلام تھے، کہ میں اپنے سر اور کی معیت میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب انہوں نے نہر وان کے لوگوں سے قتال کیا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا لوگ آپ سے قتال کر کے دل ہی دل میں شرم محسوس کر رہے تھے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے لوگو! نبی ﷺ نے ہمیں ایسی قوم کے بارے میں بتایا تھا جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور وہ لوگ دین کی طرف کبھی واپس نہ آسکیں گے یہاں تک کہ تیر کمان کی طرف واپس آجائے اور بیشک ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا رنگ سیاہ ہوگا اور اس کا ہاتھ بیکار ہوگا اور اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی چھاتی میں جو گھنڈی ہوتی ہے اسی طرح اس کے ہاتھ میں بھی گھنڈی ہوگی اس کے گرد ساتھ بادلوں کا ایک جھرمٹ ہوگا تم اسے ان قتل کرنے والوں میں تلاش کرنا میرا خیال ہے وہ انہی میں ہوگا پس جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ نہر کے کنارے مقتولین کے نیچے سے مل گیا لوگوں نے ایسے نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمانے لگے کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی عربی کمان لٹکائے ہوئے تھے پس آپ نے اپنی تلوار کو ہاتھ میں لیا اور اسکے ادھورے ہاتھ میں چھو نے لگے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا جب لوگوں نے اسے دیکھا تو نعرہ تکبیر لگایا اور خوش ہو گئے اور ان کا غصہ بھی جاتا رہا۔

۳۳۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَدِمَ عَلِيُّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْ

الْخَوَارِجِ، فِيهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيُّ: بَلْ مَقْتُولٌ، ضَرْبَةٌ عَلَى هَذَا تَخْضِبُ هَذِهِ: يَعْنِي لِحَيْتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، عَهْدٌ مَغْهُودٌ، وَقَضَاءٌ مَقْضِيٌّ، وَقَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى، وَعَاتَبُهُ فِي لِبَاسِهِ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَلِلْبَاسِ؟ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْكِبَرِ، وَأَجْدَرُ أَنْ يُقْتَدَى بِبَنِي الْمُسْلِمِ-



حدیث نمبر ۳۳۸:

حضرت زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں قبیلہ خوارج کی ایک قوم کے پاس تشریف لائے ان میں ایک شخص تھا جسکو بعد بن بھجہ کہا جاتا تھا پس اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے علی رضی اللہ عنہ اللہ پاک سے ڈریئے، آپ نے بھی مر جانا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے شہید کیا جائیگا وہ ایک چوٹ ہوگی جو سر پر لگے گی اور داڑھی کو رنگ دیگی یہ ایسی بات ہے جو ہو کر رہے گی اور فیصلہ کن بات ہے اور وہ شخص خسارے میں ہو جو جھوٹی بات بتائے اور اس نے آپ کے لباس میں کچھ عیب بتائے پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں میرے لباس سے کیا مطلب؟ یہ تکبر سے دور اور اس قابل ہے کہ اس معاملے میں مسلمان میری اتباع کریں۔

۳۳۹۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَتَلْتُمْ ثُمَّ قَالَ: انظُرُوا، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِالْحَقِّ لَا يَجُوزُ حَلْفُهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السُّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سَيَمَا هُمْ أَنْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخَدَجَ الْيَدِ، فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سُودَةٌ، إِنْ كَانَ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ، فَتَلِينَا، ثُمَّ قَالَ: اظْلُبُوا، فَطَلَبْنَا، فَوَجَدْنَا الْمُخَدَجَ، فَخَرَرْنَا سُجُودًا وَخَرَّ عَلِيٌّ مَعَنَا سَاجِدًا۔

حدیث نمبر ۳۳۹:

حضرت طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کرنے کے لیے نکلے پس آپ نے ان سے قتال کیا پھر فرمایا دیکھو بیشک نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک قوم نکلے گی جو حق بات کہے گی لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گی وہ حق سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے انکی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا جسکا رنگ سیاہ ہوگا اور ایک ہاتھ بیکار ہوگا اس کے ہاتھ میں کالے بال ہوں گے اگر وہ موجود ہوا تو تم نے بدترین لوگوں کو قتل کیا اور اگر نہ ہوا تو تم نے بہترین لوگوں کا قتل

(۳۳۹) آخر جہ امام احمد فی مسندہ ۱/ ۱۰۷-۱۰۸

کیا پس ہم رونے لگے پھر آپ نے فرمایا اسے تلاش کرو ہم نے ڈھونڈا تو ہمیں بیکار ہاتھ والا شخص مل گیا۔ پس ہم سجدے میں گر پڑے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ سجدے میں گر پڑے۔

۳۳۰۔ عَنْ عُبَيْدَةَ: أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ فَقَالَ: فِيهِمْ مُودُنُ الْيَدِ، أَوْ مَشْدُونُ الْيَدِ، أَوْ مُخَدَجُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَنَبَأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَتْلُونَ نَهْمَ عَلِيٍّ لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ لِعَلِيِّ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ؟ قَالَ: أَيْ وَرَبِّ الْكَعْبِيَةِ۔  
حدیث نمبر ۳۳۰:

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ اہل نہروان کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا ان میں ایک شخص کا ہاتھ نامکمل ہوگا یا عورت کی چھاتی کی طرح ہاتھ ہوگا یا پھر بیکار ہاتھ ہوگا (پھر فرمایا) اگر تم حد سے تجاوز نہ کرو تو میں تمہیں اس وعدے کی خبر دیتا ہوں جو اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں کے لیے فرمایا ہے تو راوی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے واقعی اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی فرمان سن رکھا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں رب کعبہ کی قسم (میں نے سنا ہے)۔

۳۳۱۔ عَنْ أَبِي الْوَضِيِّ: قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ، قَالَ: اَلْتَمَسُوا لِي الْمَخْدَجَ، فَطَلَبُوهُ فِي الْقَتْلِ، فَقَالُوا لَيْسَ نَجِدُهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَالْتَمِسُوا، فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ، فَرَجَعُوا فَطَلَبُوهُ، فَرَدَّدَ ذَلِكَ مِرَارًا، كُلُّ ذَلِكَ يَخْلِفُ بِاللَّهِ: مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذَبْتُ، فَاَنْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ تَحْتَ الْقَتْلِ فِي طِينٍ، فَاَسْتَخْرَجُوهُ فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ أَبُو الْوَضِيِّ: فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ، حَبْسِي عَلَيْهِ ثَدْيٌ قَدْ طَبَّقَ إِحْدَى يَدَيْهِ بِمِثْلِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، عَلَيْهَا شَعْرَاتٌ تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الْبِرْبُوعِ۔  
حدیث نمبر ۳۳۱:

حضرت ابو الوضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان سے جنگ کر رہے تھے تو

(۳۴۰) اخراجہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۱۱۳

(۳۴۱) اخراجہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۱۳۹

میں بھی وہاں موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مقتولین ایک ایسا شخص تلاش کرو جس کا ہاتھ بیکار ہو پس لوگوں نے کہا وہ نہیں ملا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا واپس جا کر اسے تلاش کرو اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا کئی مرتبہ ایسا ہوا (یعنی تلاش کرنے کے لیے کئی بار ان کو بلایا) ہر بار اللہ کی قسم کھاتے (اور کہتے) میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے پس لوگ تلاش کرنے کے لیے گئے اور اسے مقتولین کے نیچے مٹی سے تلاش کر لیا پس انہوں نے اسے نکالا اور آپ کے سامنے پیش کر دیا ابو الوضی کہتے ہیں گویا میں اب بھی اسے دیکھ رہا ہوں وہ جھشی تھا اس کے ایک ہاتھ پر عورت کی چھاتی کے جیسا نشان تھا اور اس پر اس طرح بال اگے تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

(۷۳)

الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حق، حضرت علی کے ساتھ ہے۔

۳۴۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ

وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حدیث نمبر ۳۴۲:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: علی

قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے دونوں جدا نہیں ہونگے یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر آجائیں۔

۳۴۳۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ مَنْ فَارَقَنِي فَارَقَ اللَّهَ،

وَمَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ فَارَقَنِي۔

(۲۴۲) رواه الطبرانی فی الصغیر والواوسط وفيه صالح بن ابی الاسود وهو ضعيف

(۳۴۳) رواه البزار ورجاله ثقات۔

حدیث نمبر ۳۴۳:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہوا اور جو تجھ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا۔

۳۴۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَى الْحَقِّ مَنِ اتَّبَعَهُ اتَّبَعَ الْحَقَّ، وَمَنْ تَرَكَهُ تَرَكَ الْحَقَّ عَهْدَ مَعْهُودٍ، قَبْلَ يَوْمِهِ هَذَا۔  
حدیث نمبر ۳۴۴:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر ہیں جس نے انکی پیروی کی اس نے حق کی پیروی کی اور جس نے ان کو چھوڑ دیا اس نے حق کو چھوڑ دیا۔

(۷۵)

تَنْبُوهُ عَنْ مَقْتَلِهِ  
حضرت علی کو اپنے قتل کا علم تھا

۳۴۵۔ دیکھئے حدیث نمبر ۳۳۸

۳۴۶۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: مَا يَقِيمُكَ فِي مَنْزِلِكَ هَذَا؟ لَوْ أَصَابَكَ أَجْلُكَ لَمْ يَلِكْ إِلَّا أَغْرَابُ جُهَيْنَةَ، تَحْمِلُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَإِنْ أَصَابَكَ أَجْلُكَ وَلَيْكَ أَصْحَابُكَ وَصَلُّوا عَلَيْكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَمُوتَ حَتَّى أُوْمَرْتُمْ تُخَضَّبُ هَذِهِ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمٍ هَذِهِ، يَعْنِي هَامَتَهُ، فَقُتِلَ،

(۳۴۴) قال الهيثمي ۹ / ۱۳۵: رواه الطبراني وفيه مالك بن جعوبة ولم اعرفه، وبقيه رجال احد الاسنا دين ثقات۔

(۳۴۶) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱۰۲/۱ ميمية

وَقَتِلَ أَبُو فَضَالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ -

حدیث نمبر ۳۳۶:

حضرت فضالہ بن ابوفضالہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ابوفضالہ کے ساتھ حضرت علی کی تیمارداری کے لیے گیا بیماری کی وجہ سے آپ کی طبیعت بوجھل ہو رہی تھی تو ابوفضالہ نے آپ سے کہا بیماری نے آپکو ٹھنڈا کر دیا ہے اگر آپکا آخری وقت آپہنچا ہے تو آپکو صرف جہینہ کے چند دیہاتی ہی ملیں گے جو آپکو اٹھا کر مدینہ منورہ لے جائیں گے اگر آپ کا آخری وقت آپہنچا ہے تو آپ کے ساتھیوں کو آپکا خیال کرنا چاہئے اور آپکی نماز جنازہ پڑھنی چاہئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو ابا ارشاد فرمایا مجھے سے نبی ﷺ نے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ خلیفہ نہ بن جاؤں اور پھر (داڑھی) کو پکڑتے ہوئے فرمایا جب تک اسکو رنگ نہ دیا جائے۔

۳۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِي إِلَّا شَقِي قَالُوا: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرْنَا بِهِ نُبَيْرَ عِزَّتَهُ قَالَ: إِذَنْ تَاللَّهِ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوا، فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكُكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ وَقَالَ وَكَيْعَ مَرَّةً: إِذَا لَقِيْتَهُ؟ قَالَ: أَقُولُ: اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ۔

حدیث نمبر ۳۳۷:

حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: خون سے رنگ دیا جائے گا یہاں سے یہاں تک (آپ نے ہاتھ کے ساتھ سر سے داڑھی کی طرف اشارہ فرمایا) وہ بد بخت (جو مجھے قتل کریگا) پتا نہیں کس چیز کا انتظار کر رہا ہے؟ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین ہمیں اس کے بارے خبر دیجئے

ہم اس کی نسل ختم کر دیں گے آپ نے فرمایا قسم بخدا اس طرح تو تم میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دو گے لوگوں نے کہا پھر ہم پر کوئی خلیفہ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر جاؤں گا جس میں رسول اللہ ﷺ چھوڑ کر گئے تھے لوگوں نے کہا جب آپ اپنے رب کے پاس آئیں گے تو کیا جواب دیں گے اور (کیج نے ایک مرتبہ اہیتہ کے بجائے لقیثہ کے الفاظ استعمال کیے) حضرت علی نے فرمایا میں عرض کروں گا یا اللہ جب تک تو نے چاہا مجھے ان میں چھوڑا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا اور تو ان میں موجود تھا اگر تو چاہے تو ان میں صلح رکھے اور اگر تو چاہے تو ان میں پھوٹ ڈال دیں۔

۳۳۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ

النِّسْمَةَ لَتَخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ لَنْبِيرَنَّ عِثْرَتَهُ! قَالَ: أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَنْ، قَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَكِلْكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۳۳۸:

حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اس ذات کی قسم جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جاندار کو پیدا کرتی ہے خون سے رنگ دیا جائے گا یہاں سے یہاں تک (یعنی آپ نے سر سے داڑھی کی طرف اشارہ فرمایا) لوگوں نے کہا ہمیں اس کا پتا بتائیے ہم اسکی نسل ختم کر دیں گے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میں تم میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل نہ کر دینا لوگوں نے کہا جب آپ کو اس بات کا علم ہے تو پھر ہم پر کوئی خلیفہ مقرر کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر جاؤں گا جس پر رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا۔

۳۳۹۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ

الْعَشِيرَةِ۔ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَا سَابِينَ بَنِي مُدَلَجٍ يَعْمَلُونَ فِي

(۳۴۸) رواہ الامام احمد فی مسندہ ۱/۱۵۶

(۳۴۹) اخرجه الامام احمد فی مسندہ ۴/۲۶۲، وانظر الطيالسي ح ۱۵۷۔

عَيْنِ لَهُمْ فِي نَخْلِ - فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هُوْلَاءِ فَتَنْظُرُ  
كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَا هُمْ فَتَنْظُرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِينَا النَّوْمَ - فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا  
وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُورٍ مِنَ النَّخْلِ، فِي دَقْعَاءِ مِنَ التُّرَابِ، فِينْمَا -  
فَوَاللَّهِ! مَا أَهْبْنَا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ -

فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ يَا أَبَا تُرَابٍ! بِمَا يَرَى عَلِيٌّ مِنَ التُّرَابِ قَالَ أَلَا  
أَحَدٌ نَكْمًا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ أَحْيِمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ  
النَّاقَةَ - وَالَّذِي يَضْرِبُكَ، يَا عَلِيُّ عَلَى هَذِهِ (يَعْنِي لِحَيْتِهِ) حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ)  
حدیث نمبر ۳۳۹:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ عسیرہ میں موجود  
تھے جب رسول اللہ ﷺ آئے تو جنگ شروع ہو گئی ہم نے بنی مدجن کے کچھ لوگوں کو کھجوروں کے باغ میں چشمے  
پر کچھ کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت علی نے مجھے کہا اے ابو یقظان تو کیا کہتا ہے۔ ہم ان کے پاس جا کر دیکھیں  
یہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم گئے ہم نے کچھ دیر ان کے عمل کو دیکھا پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ پس میں اور حضرت علی  
رضی اللہ عنہ چلے اور کھجوروں کے باغ میں مٹی کے ڈھیر کے قریب دیوار کے ساتھ لیٹ گئے پس ہمیں نیند آ گئی قسم  
بخدا پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاؤں کو حرکت دے کر ہمیں اٹھایا اور ہم مٹی سے غبار آلود ہو چکے تھے  
پس اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا اے ابو تراب آپ پر مٹی دیکھ کر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا  
کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت دو آدمیوں کا نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ  
ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا قوم ثمود سے اجیر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ شخص جو اے علی تجھ  
پر وار کر کے تیری داڑھی کو خون آلود کر دے گا۔

۳۵۰ - عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَوْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، أَوْ كِلَيْهِمَا، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِعَلِيِّ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ؟ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَعْلَمُ، قَالَ: أَشْقَى الْأَوْلَيْنَ عَاقِرُ النَّاقَةِ، وَأَشْقَى الْآخِرِينَ الَّذِي يَطْعَنُكَ يَا عَلِيُّ،  
وَأَشَارَ إِلَى حَيْثُ يَطْعَنُ.

حدیث نمبر ۳۵۰:

حضرت عبید اللہ بن انس یا ایوب بن خالد یادوں کہتے ہیں، ہمیں خبر دی عبید اللہ نے کہ نبی ﷺ نے  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی اولین اور آخرین میں بڑا بد بخت کون ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس  
کا رسول زیادہ جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اولین سے بڑا بد بخت وہ ہے جس نے نوح علیہ السلام کی اونٹنی کی  
کوئچیں کاٹی اور آخرین میں سے سب بڑا بد بخت وہ جو ہے اے علی جو تجھے نیزہ مارے گا اور پھر اس طرف اشارہ  
فرمایا جہاں وہ نیزہ مارے گا۔

۳۵۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّ جَعْفَرَ، سَرِيَّةَ

عَلِيٍّ قَالَتْ: إِنِّي لَا صَبُّ عَلَى يَدَيْهِ الْمَاءِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَآخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَرَفَعَهَا إِلَى أَنْفِهِ  
فَقَالَ: وَاهَا لِكَ لَتُخْضِبَنَّ بَدِمٍ! قَالَتْ: فَأَصِيبَ يَوْمَ الْجُعَةِ.

حدیث نمبر ۳۵۱:

حضرت سلمان بن قاسم الثقفی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے حدیث بیان کی کہ ام جعفر رضی اللہ  
عنها حضرت علی سے بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی جب حضرت علی  
رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی داڑھی کو پکڑ کر ناک کی طرف بلند کیا اور فرمایا تیرے لیے خوشخبری ہے کہ تجھے  
ضرور خون میں رنگ دیا جائیگا ام جعفر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر جمعۃ المبارک کے دن آپ پر حملہ کیا گیا۔

(۷۶)..... تَكْذِيبُ الْحَسَنِ لَدَى الشُّبُعَةِ إِنَّ عَلِيًّا سَيَرْجِعُ

حضرت امام حسن کا شیعوں کے اس قول کا در فرمانا کہ علی لوٹ کر آئیں گے

۳۵۲- عَنْ عَاصِمِ بْنِ صَخْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ الشُّبُعَةَ يَزُ عُمُونَ



أَنَّ عَلِيًّا يَرْجِعُ ، قَالَ: كَذَبَ أَوْلِيكَ الْكَذَّابُونَ! لَوْ عَلِمْنَا ذَلِكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ، وَلَا قَسَمْنَا بِمِيرَاثِهِ-

حدیث نمبر ۳۵۲:

حضرت عاصم بن صحرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک گروہ یہ گمان کرتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ کر آئیں گے آپ نے فرمایا یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا تو انکی بیویاں دوسرے شوہروں سے نکاح نہ کرتیں اور ہم انکی جائیداد کو تقسیم نہ کرتے۔

۳۵۳- عَنْ عَمْرَوِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قِيلَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ نَاسًا مِنْ شِيعَةِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ، عَلَيْهِ السَّلَامِ، يَزْعُمُونَ أَنَّهُ دَابَّةُ الْأَرْضِ وَأَنَّهُ سَيَبْعَثُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: كَذَبُوا لَيْسَ أَوْلِيكَ شِيعَتَهُ، أَوْلِيكَ أَعْدَاؤُهُ، لَوْ عَلِمْنَا ذَلِكَ مَا قَسَمْنَا بِمِيرَاثِهِ وَلَا أَنْكَحْنَا نِسَاءَهُ-

حدیث نمبر ۳۵۳:

حضرت عمرو بن اصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوالحسن علی کے گروہ میں سے کچھ لوگ یہ گمان کرتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ”دابة الارض“ تھے اور وہ قیامت سے پہلے عنقریب لوٹائے جائیں گے حضرت امام حسن فرماتے ہیں وہ لوگ جھوٹے ہیں اور ان کے گروہ میں سے نہیں بلکہ وہ ان کے دشمن ہیں اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا تو ان کی وارثت تقسیم نہ کرتے اور انکی بیویوں کا نکاح بھی نہ کرتے۔

(۷۷)

إِشَارَةُ النَّبِيِّ (ﷺ) إِلَى عَلِيٍّ بِقَوْلِهِ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلِيًّا تَأْوِيلُ هَذَا الْقُرْآنِ نَبِيَّ كَرِيمٍ ﷺ كَمَا حَضَرَتْ عَلِيًّا فِي طَرَفِ إِشَارَةِ يَدِهِ كَمَا كُنَّا نَقُولُ: "تَمَّ فِيهِ وَهُوَ شَخْصٌ بَعْضُهُ" هُوَ جَوْزُ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ فِي تَأْوِيلِ كَرْنِ وَالْوَلِ سَ جَنْكُ كَرْنِ كَمَا

(۳۵۲) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۱۴۸/ ۱ ميمنية،

(۳۵۳) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۳/ ۳۹/ ۳

۳۵۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ، قَالَ: فَقُمْنَا مَعَهُ فَاتَّقَطَعْتَ نَعْلَهُ، فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَضِينَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلِيَّ تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلِيَّ تَنْزِيلِهِ، فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ خَاصِصُ النَّعْلِ، قَالَ: فَجِئْنَا نُبَشِّرُهُ، قَالَ: وَكَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ۔  
حدیث نمبر ۳۵۴:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے گھر سے تشریف لائے پس ہم کھڑے ہو گئے آپ کے جوتے ٹوٹ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو پیوند لگانے کیلئے پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ چل پڑے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلنے لگے پھر آپ ﷺ ٹھہر گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم سے کون ہے جو قرآن میں تاویل کرنے والوں سے جنگ کرے گا؟ جیسا کہ میں نے نزول قرآن کے وقت جنگ کی پس ہم نے یہ شرف طلب کیا اور ہم میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی تھے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ شرف صرف جوتے کو پیوند لگانے والے کے لیے ہے راوی کہتے ہیں ہم حضرت علی کے پاس آئے اور انہیں خوشخبری دی گویا وہ اسے پہلے ہی سن چکے تھے۔

(۷۸)..... تَنْبُو النَّبِيِّ (ﷺ) أَنَّ عَلِيًّا سَيُقَاتِلُ قَرِيشًا فِي سَبِيلِ الدِّينِ

نبی کریم ﷺ کا خبر دینا کہ حضرت علی دین کے معاملے میں قریش سے قتال کریں گے۔

۳۵۵۔ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ  
(۳۵۴) الحدیث اخرجه الامام احمد في مسنده ۸۲/۳

(۳۵۵) الحدیث اخرجه الترمذی فی ۵۰ - کتاب المناقب ، باب (۲۰)

الْمُشْرِكِينَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أبنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرْقَانِنَا  
وَلَيْسَ لَهُمْ فِقَهٌ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيًّا عِنَّا فَأَرَدْتَهُمْ إِلَيْنَا.  
قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقَهٌ فِي الدِّينِ سَنَفَقَهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ  
لَتَنْتَهَنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ، قَدِ امْتَحَنَ  
اللَّهُ قَلْبَهُ عَلَى الْإِيمَانِ - قَالُوا: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هُوَ خَاصِمُ النَّعْلِ، وَكَانَ قَدْ أُعْطِيَ  
عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا، ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيُّ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ  
مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ -

حدیث نمبر ۳۵۵:

حضرت ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا صلح حدیبیہ کے دن  
ہمارے پاس مشرکین کے کچھ لوگ سہیل بن عمرو اور مشرکین کے کئی دوسرے سردار تھے وہ کہنے لگے یا رسول اللہ  
ﷺ آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں انہیں دین کی کچھ سمجھ  
بوجھ نہیں ہے وہ تو صرف ہمارے مال اور جائیداد سے فرار ہو کر نکلے ہیں پس آپ انکو ہماری طرف لوٹا دیجئے اگر  
چہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہے ہم انہیں سمجھا دین گے نبی ﷺ نے فرمایا اے گروہ قریش تم باز آ جاؤ نہیں تو  
اللہ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دیگا اللہ ان کے دلوں کی آزمائش  
ایمان پر کر چکا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کی یا رسول اللہ  
ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جو توں  
میں پیوند لگانے والا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے جوتے حضرت علی کو پیوند لگانے کے لیے دیے تھے ربیع بن  
حراش کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ  
پر جھوٹ باندھے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے۔

## (۷۹)..... صحيفته

## آپ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ

۳۵۶۔ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ  
الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ؟ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسْمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهَمَا يُعْطِيهِ  
اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ  
، وَفَكَانَ إِلَّا سِيرًا، وَأَنْ الْأَيْقَتَلِ مُسْلِمًا بِكَافِرٍ۔

حدیث نمبر ۳۵۶:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کیا آپ کے پاس کتاب  
اللہ کے علاوہ کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا سوائے  
اس سمجھ کے جو اللہ ہر شخص کو قرآن سے عطا کر دے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، میں کچھ نہیں جانتا میں نے عرض  
کی اس صحیفے میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دین کے احکام، قیدیوں کو چھوڑنے کے مسائل اور یہ کہ کسی مسلمان کو  
کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۳۵۷۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ تَقْرُوهُ  
إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ۔ فَقَالَ: فِيهَا الْجَرَاحَاتُ وَاسْنَانُ الْإِبِلِ، وَالْمَدِينَةُ  
حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحَدَتْ فِيهَا حَدًّا أَوْ آوَى فِيهَا مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ  
مِثْلُ ذَلِكَ، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

حدیث نمبر ۳۵۷:

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا کہ جو یہ سمجھتا

(۳۵۶) اخرجه البخاری مرتین: الا ولی فی باب کتابة العلم ۱/۳۸

(۳۵۷) اخرجه البخاری فی صحیحہ فی کتاب ۵۸- باب ذمة المسلمین باب: اثم من عاهد ثم غدر



عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَقَالَ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔  
حدیث نمبر ۳۶۰:

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ بھی نہیں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر سے ٹور تک حرم ہے جس نے یہاں پر کوئی بدعت (سینہ) ایجاد کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا تو اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائیگا اور فرمایا کہ تمام مسلمانوں کا حق ایک جیسا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے لیے گھڑھا کھودا اس پر اللہ، اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائیگا اور جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی دوسری قوم کی طرف گیا پس اس پر بھی اللہ اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائیگا۔

(۸۰)

سُؤَالُهُ عَنِ حُكْمِ الْمَدِيِّ، وَقَدْ كَانَ رَجُلًا مَذَاءً

حضرت علی کا مذی کے حکم کے متعلق سوال کرنا اور آپ کو کثرت سے مذی آتی تھی

۳۶۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، كُنْتُ رَجُلًا مَذَاءً، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

فَسَأَلَهُ۔ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

حدیث نمبر ۳۶۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں وہ شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی ہے پس میں نے مقداد سے کہا

کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذی کے متعلق) سوال کرو۔ انہوں نے پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی وجہ سے وضو

(۳۶۱) اخرجه البخاری فی کتاب العلم، باب من استحبوا فامر غیرہ بالسؤال

ہے (یعنی مذی کی وجہ سے)

۳۶۲۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ  
يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ - فَقَالَ تَوَضَّأُ وَاغْتَسِلُ ذَكَرَكَ -  
حدیث نمبر ۳۶۲:

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں وہ شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی پس میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کرے نبی ﷺ کی صاحبزادی کی وجہ سے اس شخص نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو وضو کر لیا کر اور اپنے ذکر کو دھولیا کر۔

۳۶۳۔ عَنِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، وَكُنْتُ اسْتَحْيِي أَنْ  
أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، لِمَكَانِ ابْنَتِهِ - فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ ابْنَ الْأَسْوَدِ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْتَسِلُ ذَكَرَهُ  
وَيَتَوَضَّأُ -  
حدیث نمبر ۳۶۳:

حضرت ابن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی۔ آپ کی صاحبزادی کی وجہ سے میں آپ ﷺ سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا تھا چنانچہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے پوچھیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھولیا کر اور وضو کر لیا کر۔

۳۶۴۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً  
فَجَعَلْتُ اغْتَسِلُ حَتَّى تَشْفَقَ ظَهْرِي - فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، أَوْ ذَكَرَ لَهُ - فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَءَ فَاغْتَسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأُ وَضُوءَكَ  
لِلصَّلَاةِ، فَإِذَا نَضَحْتَ الْمَاءَ، فَاغْتَسِلْ -

(۳۶۲) اخرجه البخاری فی کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه ،

(۳۶۳) اخرجه مسلم فی صحيحه ۳- کتاب الحيض حديث ۱۸

(۳۶۴) اخرجه ابو داود فی کتاب الطهارة، باب - فی المذی -

حدیث نمبر ۳۶۴:

حضرت حصین بن قبیصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ شخص تھا جسے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں غسل کرتا رہتا یہاں تک کہ میری کمر میں درد شروع ہو گئی پس میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا آپ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو غسل نہ کیا کر جب تو مذی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھولیا کر اور وضو کیا کر نماز کی طرح اور جب تو پانی بہتا دیکھے تو غسل کر لیا کر۔

۳۶۵۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَحْتِي - فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ - فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَيَّ جَنِبِي: سِئْلُهُ - فَسَأَلَهُ - فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ -

حدیث نمبر ۳۶۵:

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں وہ شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی اور نبی ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے میں آپ ﷺ سے سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا تھا پس (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص کو کہا کہ تو (اس بارے میں) سوال کر اس نے سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسکی وجہ سے وضو ہے۔

۳۶۶۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِمُقَدَّادٍ: إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمْدَى وَلَمْ يُجَامِعْ، فَسَلِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَا كَبِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَ الصَّلَاةِ -

حدیث نمبر ۳۸۸:

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مقداد سے کہا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے اور اسے مذی آجائے اور اس



نے جماع نہیں کیا تو اس بارے میں نبی ﷺ سے سوال کر آئی بٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے میں آپ ﷺ سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنے ذکروں کو دھولیا کرو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو۔

۳۶۷۔ وَعَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءً، فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي فَقَالَ يَكْفِي مِنْ ذَلِكَ الْوَضُوءُ۔  
حدیث نمبر ۳۶۷:

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسکو مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں آپ ﷺ کی بٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے مجھے شرم آتی ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کیلئے وضو کافی ہے۔

۳۶۸۔ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أُسْتَحْيُ أَنْ أَسْأَلَهُ۔ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ - فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حدیث نمبر ۳۶۸:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی کے قریب جائے اور اسے مذی آجائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ کی بٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے میں یہ سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں (حضرت مقداد کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اسے پائے تو اپنی شرم گاہ کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

(۳۶۸، ۳۶۹) هذه الاحاديث اخر جها النيهاني في كتاب الطهارة- باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض

الوضوء من المذی۔

۳۶۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَدِينِيِّ بْنِ أَجَلٍ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ - فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ -  
حدیث نمبر ۳۶۹:

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ سے شرم محسوس کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ سے مدی کے بارے میں سوال کروں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے میں نے مقداد بن اسود سے کہا پس انہوں نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔  
۳۷۰۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتَ الْمَدِينِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ - وَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ - وَإِذَا نَضَحْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ -  
حدیث نمبر ۳۷۰:

حضرت حصین بن قبیصہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جسکو مدی بہت زیادہ آتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جب تو مدی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھولیا کر اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کر جب تو پانی بہتا دیکھے تو غسل کیا کر۔

۳۷۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ - فَقَالَ عَلِيُّ: إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ، وَإِنِّي اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي - فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا - فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا (وَنَسِيْتُهِ) سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ الْمَدِينِيُّ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ (أَوْ كَوْضُوءِ الصَّلَاةِ) -  
حدیث نمبر ۳۷۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما کا (مدی

(۳۷۰) اخرجه النسائي في ۱ - كتاب الطهارة، باب - باب الغسل من المني -

(۳۷۱) اخرجه النسائي في كتاب الغسل والتيمم، باب الوضوء من المدي -

کے بارے میں) مذاکرہ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسا شخص ہوں جس کو مذی بہت زیادہ آتی ہے اور میں نبی ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں کیوں کہ آپکی بیٹی میرے نکاح میں ہے پس تم دونوں میں سے کوئی ایک آپ ﷺ سے سوال کرے (حضرت علی فرماتے ہیں) مجھے بتایا گیا کہ ان دونوں میں سے کسی نے نبی ﷺ سے سوال کیا ہے (اور میں بھول گیا تھا) پس نبی ﷺ نے فرمایا یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی اسے پائے پس اسے چاہیے کہ وہ خود کو دھو لے (یعنی اپنے ذکر کو) اور نماز کے لیے وضو کرے یا نماز کی طرح وضو کرے۔

۳۷۲- عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا مَدَّنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنْ عِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَنَا أُسْتَحَى أَنْ أَسْأَلَهُ- قَالَ الْمُقَدَّادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ - فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيُنْضَحْ فَرَجَهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ-  
حدیث نمبر ۳۷۲:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی کے قریب جائے اور اس سے مذی خارج ہو جائے تو اس پر وضو ہے یا غسل؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ کی بیٹی ہیں اور میں اس وجہ سے آپ ﷺ سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اسے دیکھے تو اپنی شرمگاہ کو دھو لے اور نماز کے لیے وضو کر لے۔

۳۷۳- عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكَ، يَعْنِي التَّمِيمِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِذَا حَذَفْتَ فَأَغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ- وَإِذَا لَمْ تَكُنْ حَازِفًا ، فَلَا تَغْتَسِلْ-

(۳۷۲) اخرجه الامام مالك في الموطأ، كتاب الطهارة حديث رقم ۲ ۴، صفحة ۴۱،

(۳۷۳) اخرجه الامام، احمد في مسنده ۱۰۷/۱ ميمية

حدیث نمبر ۳۷۳:

حضرت یزید بن شریک یعنی لثیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی تو میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو جماع مکمل کر لے تو جنابت کی وجہ سے غسل کیا کر اور اگر جماع مکمل نہ ہو تو غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

۳۷۳۔ عَنْ هَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً،

فَإِذَا أَمَذَيْتُ اغْتَسَلْتُ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَضَحِكَ وَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

حدیث نمبر ۳۷۴:

حضرت ہانی بن ہانی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی جب مجھے مذی آتی تو میں غسل کر لیتا پس میں نے مقداد سے کہا وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں پس انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا اسکی وجہ سے وضو ہے۔

۳۷۴۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنِ عَلِيِّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً۔ فَاسْتَحْيَيْتُ

أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ۔ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ

الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ؟ فَقَالَ ذَلِكَ مَاءُ الْفَحْلِ۔ وَلِكُلِّ فَحْلٍ مَاءٌ۔ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ

وَأَنْثِيَّهِ، وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حدیث نمبر ۳۷۵:

حضرت حصین بن قبیصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی میں آپکی بیٹی کی وجہ سے شرم محسوس کرتا تھا کہ آپ سے سوال کروں تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو (سوال کرنے کا) کہا، حضرت مقداد نے رسول اللہ ﷺ سے مذی والے شخص کے بارے میں سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ طاقتور مرد کا پانی ہے اور ہر طاقتور مرد کا پانی ہوتا ہے، وہ (یعنی مذی والا شخص)

(۳۷۴) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۶۸

(۳۷۵) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۴۵

اپنے ذکر کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

۳۷۶۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَنِ الْمَدِيِّ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَدِيَّ فَتَوَضَّأْ وَاغْتَسِلْ ذَكَرَكَ - وَإِذَا رَأَيْتَ نَضَحَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ -

حدیث نمبر ۳۷۶:

حضرت حصین بن قبیصہ فزاری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تو مدی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھوا اور وضو کر لے اور جب تو پانی بہتا دیکھے تو غسل کر۔

(۸۱).....أَوْلَادُهُ

آپ کی اولاد اطہار

۳۷۷۔ كَانَ لَهُ مِنَ الْوَالِدِ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَزَيْنَبُ الْكُبْرَى، وَأُمُّ كَلْثُومِ

الْكُبْرَى، وَأُمُّهُمْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَكْبَرُ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنْفِيَّةِ وَأُمُّهُ خَوْلَةُ بِنْتُ جَعْفَرٍ -

وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ - قَتَلَهُ الْمُخْتَارُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ - وَأَبُو بَكْرٍ ابْنُ عَلِيٍّ قُتِلَ مَعَ

الْحُسَيْنِ وَلَا عَقَبَ لَهُمَا، وَأُمُّهُمَا لَيْلَى بِنْتُ مَسْعُودٍ - وَالْعَبَّاسُ الْأَكْبَرُ بْنُ عَلِيٍّ،

وَعُثْمَانُ وَجَعْفَرُ الْأَكْبَرُ، وَعَبْدُ اللَّهِ قَتِلُوا مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَلَا بَقِيَّةَ لَهُمْ وَأُمُّهُمْ أُمُّ

الْبَيْنِينَ بِنْتُ حَزَامِ ابْنِ خَالِدٍ - وَمُحَمَّدُ الْأَصْغَرُ بْنُ عَلِيٍّ قُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ، وَأُمُّهُ: أُمُّ

وَلَيْدٍ - وَيَحْيَى وَعَوْنُ ابْنِ عَلِيٍّ وَأُمُّهُمَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمِيْسِ الْخَثْعَمِيَّةِ - وَعُمَرُ الْأَكْبَرُ،

(۳۷۶) اخرجه ابو داود الطيالسي في مسنده، ح ۱۴۶

(۳۷۷) اخرجه ابن سعد في الطبقات ۳/۱۹-۲۰ (بالختصار)

وَرُقِيَّةُ وَأُمُّهُمَا الصَّهْبَاءُ- وَمُحَمَّدُ الْأَوْسَطُ وَأُمُّهُ أَمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ ، وَأُمُّهَا زَيْنَبُ  
 بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ الْحَسَنِ بِنْتُ عَلِيٍّ ، وَرَمْلَةُ الْكُبْرَى ، وَأُمُّهُمَا أُمُّ سَعِيدِ بِنْتُ  
 عُرْوَةَ- وَأُمُّ هَانِيَةَ بِنْتُ عَلِيٍّ ، وَمَيْمُونَةَ ، وَزَيْنَبُ الصُّغْرَى ، وَرَمْلَةُ الصُّغْرَى ، وَأُمُّ كَلْثُومِ  
 الصُّغْرَى وَفَاطِمَةُ ، وَأَمَامَةُ ، وَخُدَيْجَةُ ، وَأُمُّ الْكِرَامِ ، وَأُمُّ سَلَمَةَ ، وَأُمُّ جَعْفَرِ ، وَجَمَانَةُ ،  
 وَنَفِيسَةُ بِنَاتُ عَلِيٍّ وَهَنَّ لِأُمَّهَاتِ شَتَى ، وَابْنَةُ لِعَلِيِّ لَمْ تُسَمَّ لَنَا ، هَلَكَتْ وَهِيَ جَارِيَةٌ  
 تَبْرُزُ- فَجَمِيعُ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِصُلْبِهِ: أَرْبَعَةٌ عَشَرَ ذَكَرْنَا ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً-  
 حديث نمبر ۳۷۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت زینب کبریٰ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہم تھیں  
 ان سب کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ تھیں اور ایک بیٹے محمد بن علی اکبر تھے انکی والدہ حولہ بنت جعفر رضی اللہ  
 عنہا تھیں۔ اور ایک بیٹے عبید اللہ بن علی تھے جنکو مختار بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ایک بیٹے ابو بکر بن علی تھے جو  
 حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید کر دیئے گئے، ان دونوں کی کوئی اولاد نہیں تھی اور انکی والدہ لیلیٰ بنت  
 مسعود تھیں۔

اور چار بیٹے عباس بن علی الاکبر، عثمان جعفر الاکبر اور عبداللہ تھے جنکو امام حسین کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔  
 اور انکی کوئی اولاد نہ تھی اور انکی والدہ ام البنین بنت حزام بن خالد تھیں اور ایک بیٹے محمد بن علی الاصغر تھے جو امام  
 حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید کر دیئے گئے تھے اور انکی والدہ ام ولد تھیں۔

دو بیٹے یحییٰ اور عون بن علی رضی اللہ عنہم تھے اور انکی والدہ اسماء بن عمیس الخثعمیہ تھیں۔

اور عمر بن علی الاکبر اور رقیہ بنت علی تھیں انکی والدہ صہباء تھیں۔

اور ایک بیٹے محمد بن علی الاوسط تھے اور انکی والدہ امامہ بنت ابی العاص تھیں جو کہ زینب بنت رسول کی

ساجزادی ہیں۔

اور دو بیٹیاں ام الحسن بنت علی اور رملہ کبریٰ تھیں ان دونوں کی والدہ ام سعید بنت عروہ تھیں۔

ان کے علاوہ ام ہانی بنت علی، میمونہ، زنیب صغری، رملہ صغری، ام کلثوم صغری، فاطمہ، امامہ، خدیجہ، ام الکرام، ام سلمہ، ام جعفر، جمانہ اور نفیصہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں تھیں یہ سب متفرق امہات سے تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی جس کا نام ہمیں معلوم نہیں ہو سکا، وہ بچپن میں میدان کی طرف نکلی اور فوت ہو گئیں حضرت علی بن ابی طالب کی تمام صلیبی اولاد میں چودہ بیٹے اور انیس بیٹیاں تھیں۔

(۸۲) ..... عَقُوبَتُهُ لِلزَّنَادِقَةِ

آپ کے ہاتھوں مرتدین کا انجام

۳۷۸۔ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ؛ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقَهُمْ لِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: لَا تُعَذِّبُوا بَعْدَابِ اللَّهِ، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

حدیث نمبر ۳۷۸:

حضرت ایوب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مرتدین لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا ڈالا یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو انکو نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ اللہ کے عذاب جیسا عذاب مت دو لیکن میں انکو قتل ضرور کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو۔“

۳۷۹۔ عَنْ عِكْرَمَةَ: أَنَّ عَلِيًّا أَخَذَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقَهُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا تُعَذِّبُوا بَعْدَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَدًا، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ، فَبَلَغَ عَلِيًّا مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: وَيْحَ ابْنِ أُمِّ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(۳۷۸) اخرجه البخاری فی کتاب استیابة المرتدین باب حکم المرتد والدة ۱۹/۹

(۳۷۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲۸۳/۱

حدیث نمبر ۳۷۹:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو پکڑا جو اسلام سے پھر چکے تھے پس انکو نظر آتش کر دیا جب یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا میں ہوتا تو انکو نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کے عذاب جیسا عذاب نہ دو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اظہار افسوس کیا۔

### ۸۳۔ کَيْفَ قُتِلَ

آپ رضی اللہ عنہ کو کیسے قتل کیا گیا؟

۳۸۰۔ عَنْ أَبِي بَجَلَزٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرِسْ فَإِنَّ نَاسًا مِنْ مُرَادٍ يُرِيدُونَ قَتْلَكَ، فَقَالَ: إِنَّ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مَلَائِكِينَ يَحْفَظَانِهِ بِمَا لَمْ يُقَدِّرْ، فَإِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلِيَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، وَإِنَّ الْأَجَلَ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ۔

حدیث نمبر ۳۸۰

حضرت ابو بجلز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اس نے کہا آپ کوئی دربان مقرر کیجئے کیونکہ قبیلہ مراد کے کچھ لوگ آپ کو شہید کرنا چاہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو اسکی اس چیز سے حفاظت کرتے ہیں جو اس کے مقدر میں نہ ہو اور جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ اس شخص اور تقدیر کے درمیان راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور موت ایک محفوظ ڈھال ہے۔

۳۸۱۔ قَالُوا: ائْتَدَبَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِنَ الْخَوَارِجِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيُّ،

وَهُوَ مِنْ جَمِيرٍ، وَعِدَادَةُ فِي مُرَادٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي جَبَلَةَ مِنْ كِنْدَةَ، وَالْبُرْكَ بْنُ عَبْدِ

(۳۸۰) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۳/۳۴

(۳۸۱) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۳۵۳-۳۶



اللَّهِ التَّمِيمِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ بُكَيْرِ التَّمِيمِيُّ، فَاجْتَمَعُوا بِمَكَّةَ وَتَعَاهَدُوا وَتَعَاقَدُوا لِيَقْتُلَنَّ هَؤُلَاءِ  
الثَّلَاثَةُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَيُرِيحُنَّ الْعِبَادَ  
بِسُنُّهُمْ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ: أَنَا لَكُمْ بِعَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَقَالَ الْبُرْكَ - وَأَنَا  
لَكُمْ بِمُعَاوِيَةَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ بُكَيْرٍ: أَنَا أَكْفِيكُمْ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ فَتَعَاهَدُوا عَلِيًّا ذَلِكَ  
وَتَعَاقَدُوا وَتَوَاقَفُوا لَا يَنْكُصُ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَنْ صَاحِبِهِ الَّذِي سَمِعِي، وَيَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ حَتَّى  
يَقْتُلَهُ أَوْ يَمُوتَ دُونَهُ، فَاتَّعَدُوا بَيْنَهُمْ لَيْلَةَ سَبْعِ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ تَوَجَّهَ كُلُّ  
رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى الْمِضْرِ الَّذِي فِيهِ صَاحِبُهُ، فَقَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْكُوفَةَ فَلَقِيَ  
أَصْحَابَهُ مِنَ الْخَوَارِجِ فَكَاتَمَهُمْ مَلَأِيْدُ، وَكَانَ يَزُورُهُمْ وَيَزُورُونَهُ، فَرَارَ يَوْمًا نَفَرًا مِنْ  
تَيْمِ الرُّبَابِ فَرَأَى امْرَأَةً مِنْهُمْ يَقُولُ لَهَا: قَطَامُ بِنْتُ شِجْنَةَ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ عَابِرِ بْنِ عَوْفِ بْنِ  
ثَعْلَبَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ ذَهَلِ بْنِ تَيْمِ الرُّبَابِ، وَكَانَ عَلِيُّ قَتَلَ أَبَاهَا وَأَخَاهَا يَوْمَ نَهْرَوَانَ  
فَأَعْجَبَتْهُ فَخَطَبَهَا، فَقَالَتْ: لَا أَتَزَوَّجُكَ حَتَّى تُسَمِّيَ لِي، فَقَالَ: لَا تَسْأَلِينِي شَيْئًا إِلَّا  
أَعْطَيْتُكَ، فَقَالَتْ: ثَلَاثَةٌ آوَابٍ، وَقَتَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِي إِلَى  
هَذَا الْمِضْرِ إِلَّا قَتَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَتَيْتُكَ مَا سَأَلْتِ -  
وَلَقِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ شَيْبَةَ بْنَ بَجْرَةَ الْأَشْجَعِيَّ فَأُغْلِمَهُ مَا يُرِيدُ وَدَعَا  
إِلَى أَنْ يَكُونَ مَعَهُ فَأَجَابَهُ إِلَى ذَلِكَ، وَبَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي  
عَزَمَ فِيهَا أَنْ يَقْتُلَ عَلِيًّا فِي صَبِيحَتِهَا يَنَا جِي الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ فِي مَسْجِدِ  
حَتَّى كَادَ أَنْ يُطْلَعَ الْفَجْرُ، فَقَالَ لَهُ الْأَشْعَثُ: فَضِحْكَ الصُّبْحُ فَقُمْ، فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بُنُ مُلْجَمٍ وَشَيْبَةُ بْنُ بَجْرَةَ فَأَخَذَا أُسْيَا فَهَمَّائِمًا جَاءَ حَتَّى جَلَسَا مُقَابِلَ السَّيِّدَةِ الَّتِي  
يَخْرُجُ مِنْهَا عَلِيُّ -  
قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: وَأَتَيْتُهُ سَحْرًا - (يَعْنِي عَلِيًّا) - فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي

بِتِ اللَّيْلَةَ أَوْقَظَ أَهْلِي فَمَلَكَتْنِي عَيْنَايَ وَأَنَا جَالِسٌ فَسَنَحَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ:  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقَيْتُ مِنْ أُمَّتِكَ مِنَ الْآوِدِ وَاللَّدِدِ، فَقَالَ لِي: ادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ، فَقُلْتُ:  
 اللَّهُمَّ أَبْدِلْنِي بِهِمْ خَيْرًا لِي مِنْهُمْ، وَأَبْدِلْهُمْ شَرًّا لَهُمْ مِنِّي وَدَخَلَ ابْنُ النَّبَاحِ الْمُؤَدِّنُ  
 عَلَيَّ ذَلِكَ فَقَالَ: الصَّلَاةُ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَامَ يَمْشِي وَابْنُ النَّبَاحِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنَا خَلْفَهُ، فَلَمَّا  
 خَرَجَ مِنَ الْبَابِ نَادَى: أَيُّهَا النَّاسُ: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، كَذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ  
 يَخْرُجُ وَمَعَهُ دُرَّتُهُ يَوْقِظُ النَّاسَ، فَأَعْتَرَضَهُ الرَّجُلَانِ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ ذَلِكَ قَرَأْتُ  
 بَرِيْقَ السَّيْفِ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: لِلَّهِ الْحُكْمُ يَا عَلِيُّ لَا لَكَ إِنَّهُمُ رَأَيْتُ سَيْفًا ثَانِيًا فَضَرَ  
 بَا جَمِيعَهُمْ فَأَمَّا سَيْفُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُلْجَمٍ فَأَصَابَ جَبْهَتَهُ إِلَى قَرْنِهِ وَوَصَلَ إِلَى  
 دِمَاعِهِ، وَأَمَّا سَيْفُ شَيْبٍ فَوَقَعَ فِي الطَّاقِ- وَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: لَا يَفُوتَنَّكُمْ الرَّجُلُ  
 ، وَشَدَّ النَّاسُ عَلَيْهِمَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، فَأَمَّا شَيْبٌ فَأَفَلَّتْ، وَأَخَذَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
 مُلْجَمٍ فَأَدْخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: أَطِيبُوا طَعَامَهُ وَأَلِينُوا فِرَاشَهُ، فَإِنْ أَعِشُ فَأَنَا أَوْلَى بِدَبِيهِ  
 عَفْوًا وَقَصَاصًا، وَإِنْ أُمْتُ فَالْحَقْوَةُ بِي أَخَاصِمُهُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ-

فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومِ بِنْتُ عَلِيٍّ: يَا عَدُوَّ اللَّهِ قَتَلْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: مَا قَتَلْتُ إِلَّا  
 أَبَاكَ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ إِنْ لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ عَلَيَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ، قَالَ: فَلَمْ تَبْكِي  
 إِذْنٌ؟ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ سَمَّمْتُهُ شَهْرًا، يَعْنِي سَيْفَهُ، فَإِنْ أَخْلَفَنِي فَأَبْعَدَ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ-  
 وَبَعَثَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسِ ابْنَهُ قَيْسَ بْنَ الْأَشْعَثِ صَبِيحَةَ ضَرْبِ عَلِيٍّ، عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ- فَقَالَ: أَيُّ بُنَى انْظُرْ كَيْفَ أَصْبَحَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ  
 فَقَالَ: رَأَيْتُ عَيْنَيْهِ دَاخِلَتَيْنِ فِي رَأْسِهِ، فَقَالَ الْأَشْعَثُ: عَيْنِي دَمِيغٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ-  
 قَالَ وَمَكَتْ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ السَّبْتِ وَتُوفِي، رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ  
 عَلَيْهِ، لَيْلَةَ الْآحَدِ لِأَحَدِي عَشْرَةَ لَيْلَةً بَقِيَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ أَرْبَعِينَ، وَغَسَلَهُ

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ -

حدیث نمبر ۳۸۱:

لوگوں نے بیان کیا کہ خوارج میں سے تین آدمیوں کا انتخاب کیا گیا عبدالرحمن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتا تھا اور اس کا شمار قبیلہ مراد میں تھا جو کندہ کے بنی جبہ کا حلیف تھا دوسرا البرک بن عبداللہ التمیمی اور عمر بن بکیر التمیمی یہ تینوں مکہ میں اکٹھے ہوئے اور عہد و پیمان کیا کہ ان تینوں آدمیوں کو ضرور قتل کر دیں گے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عاص کو اور لوگوں کو ان سے راحت بخشیں گے پس عبدالرحمن بن ملجم نے کہا میں علی بن ابی طالب کو قتل کرنے کے لیے تیار ہوں، البرک نے کہا میں معاویہ کے لیے تیار ہوں اور عمرو بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کے لیے کافی ہوں انہوں نے ایک دوسرے سے وعدہ کر لیا اور ایک دوسرے کو یقین دلایا کہ وہ اپنے اپنے منتخب ساتھی کو قتل کرنے سے نہیں رکے گا اور اس کی طرف ضرور روانہ ہوگا تاکہ اسے قتل کر دے یا خود موت کے منہ میں چلا جائے انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ سترہ رمضان المبارک کی رات تک میعاد مقرر کر لی اور ہر شخص اس شہر کی طرف چلا گیا جہاں اس کا مطلوبہ آدمی موجود تھا عبدالرحمن بن ملجم کو نے آیا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملاقات کی لیکن ان پر اپنا مقصد ظاہر نہ کیا وہ ان سے ملنے جاتا اور وہ اسے ملنے آتے تھے ایک دن اس نے تیم الرباب کی ایک جماعت کو دیکھا جس میں ایک خاتون قطام بنت شجنہ بن عدی بن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم الرباب تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ نہروان میں اس کے باپ اور بھائی کو قتل کر دیا تھا ابن ملجم کو یہ عورت پسند آئی اور اس نے نکاح پیغام دے دیا اس نے کہا جب تک تو مجھ سے وعدہ نہیں کر لیتا میں تجھ سے شادی نہیں کروں گی ابن ملجم نے کہا جو تو مانگے گی میں تجھے دوں گا اس عورت نے کہا تین ہزار درہم اور علی بن ابی طالب کا قتل ابن ملجم نے کہا قسم بخدا قتل علی کے سوا مجھے اس شہر میں کوئی اور چیز نہیں لے کر آئی جو تو نے مانگا میں تجھے وہی دوں گا ابن ملجم نے شبیب بن بجرہ الاشجعی سے ملاقات کی اور اسے اپنے ارادے سے آگاہ کیا اور اپنا ساتھ دینے کی دعوت دی اس نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا جس رات کی صبح اس نے قتل علی کا پختہ ارادہ کیا تھا وہ رات اس نے اشعث بن قیس کنڈی کے ساتھ مسجد میں باتیں

کرتے ہوئے گزاری جب طلوع فجر کا وقت قریب ہوا تو اشعت نے ابن ملجم سے کہا صبح ظاہر ہو چکی اب اٹھ پس عبدالرحمن بن ملجم اور شیب بن بجرہ اٹھے، اپنی تلواریں پکڑیں اور آکر اس دروازے کے سامنے بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلا کرتے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صبح کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا میں ساری رات اپنے گھر والوں کو جگاتا رہا پھر میری آنکھوں نے مجھ پر قبضہ کر لیا (یعنی سو گیا) حالانکہ میں بیٹھا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ (خواب میں) میرے سامنے آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ کی امت سے کس قدر فتنہ و فساد حاصل ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے بدعا کرو تو میں نے کہا اے اللہ مجھے ان کے بدلے میں ان سے بہتر عطاء فرما اور (اگر یہ مجھے برا سمجھتے ہیں تو) انہیں میرے بدلے میں مجھ سے بدتر عطا فرما۔ اتنے میں ابن النباح مؤذن آئے اور نماز کی تیاری کی اطلاع دی تو میں نے آپکا ہاتھ تھامہ تو وہ اٹھ کر چلنے لگے ابن النباح آپکے آگے اور میں آپ کے پیچھے تھا جب دروازے سے باہر نکلے تو معمول کے مطابق آپ نے لوگوں کو پکارا نماز نماز جب آپ نماز کے لیے نکلا کرتے تھے تو آپ کے ساتھ آپ کا درہ ہوتا جس سے لوگوں کو جگایا کرتے، پس دو آدمیوں نے آپ کو روکا اور میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا کہ اے علی رضی اللہ عنہ حکم تو صرف اللہ کے لیے ہے نہ کہ تمہارے لیے پھر میں نے دوسری تلوار دیکھی دونوں نے مل کر مارا عبدالرحمن بن ملجم کی تلوار پیشانی سے ہڈا کر ان کے دماغ تک پہنچ گئی لیکن شیب کی تلوار محراب میں جا پڑی اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ”یہ آدمی بچنے نہ پائے“ تو لوگ ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے شیب بچ کر نکل گیا اور عبدالرحمن بن ملجم کو گرفتار کر لیا گیا جب اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے اچھا کھانا کھلاؤ اور نرم بستر دو اگر میں زندہ رہا تو اس کے خون کو معاف کر دینے یا قصاص لینے کا زیادہ حق دار ہوں گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو اسے بھی میرے ساتھ کر دینا میں رب العالمین کے پاس اس سے جھگڑا کر لوں گا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے دشمن تو نے امیر المؤمنین کو قتل کر دیا اس نے کہا میں نے صرف تمہارے باپ کو قتل کیا ہے سیدہ نے کہا مجھے یقین ہے کہ امیر المؤمنین پر کوئی خوف نہیں اس نے کہا پھر تم روتی کیوں ہو پھر کہنے لگا اللہ کی قسم میں نے اپنی

تلوار کو ایک مہینے تک زہر آلود کیا ہے اگر اس نے مجھ سے بے وفائی کی تو اللہ اس کو دور کر دے۔

اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہا اے

بیٹے دیکھ کہ امیر المومنین نے کس حال میں صبح کی ہے وہ گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر واپس آیا اور کہنے لگا میں

نے دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھیں سر میں گھس چکی ہیں اشعث نے کہا رب کعبہ کی قسم! زخمی کی دونوں آنکھیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعے کا دن اور ہفتے کی رات گزاری اور 19 رمضان المبارک اتوار کی رات

چالیس ہجری کو وصال فرما گئے حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور تین کپڑوں میں کفن

دیا گیا جن میں کرتا نہیں تھا۔

۸۴۔ عمرہ

آپ کی عمر مبارک

۳۸۲۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: تُوُفِيَ عَلِيٌّ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً۔

حدیث نمبر ۳۸۲:

حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

۳۸۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنْفِيَّةِ يَقُولُ سَنَةَ

الْجُحَافِ جِئْتُ دَخَلْتُ إِحْدَى وَثَمَانُونَ: هَذِهِ لِي خَمْسٌ وَسِتُّونَ سَنَةً، وَقَدْ جَاوَزْتُ سِنَ

أَبِي، قُلْتُ: وَكَمْ كَانَتْ سِنُهُ يَوْمَ قُتِلَ۔ يَرَحِمُهُ اللَّهُ؟ قَالَ: ثَلَاثًا وَسِتِّينَ سَنَةً، قَالَ

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ (رَاوِيَ الْحَدِيثِ): وَهُوَ الثَّبْتُ عِنْدَنَا۔

حدیث نمبر ۳۸۳:

حضرت محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں میں نے محمد بن حنفیہ کو بیٹھے کے سال فرماتے سنا جب 81ھ شروع

(۳۸۲) آخر جہ ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ۳/۳۸

(۳۸۳) آخر جہ ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ۳/۳۸

ہوئی؛ میں اپنے والد کی عمر سے بڑھ گیا میں نے کہا ان کی عمر جس دن وہ قتل کیے گئے کتنی تھی؟ انہوں نے کہا تریسٹھ برس، محمد بن عمر (جو حدیث کے روایوں میں سے ہیں) کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے۔

(۸۵)۔ کَيْفَ عَوْقِبَ قَاتِلُهُ؟

آپ کے قاتل کا انجام کیا ہوا؟

۳۸۴۔ عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ عَلِيًّا الضَّرْبَةَ قَالَ عَلِيٌّ: افْعَلُوا بِهِ كَمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَنْ يَفْعَلَ بِرَجُلٍ أَرَادَ قَتْلَهُ فَقَالَ: اقْتُلُوهُ ثُمَّ حَرِّقُوهُ۔  
حدیث نمبر ۳۸۴:

حضرت ابو یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا تو حضرت علی نے فرمایا کہ اسکے ساتھ وہی سلوک کرو جو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا جس نے آپ ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر آپ نے فرمایا اسے قتل کر کے آگ میں جلا دو۔

۳۸۵۔ لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ وَدُفِنَ بَعَثَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُلْجَمٍ، فَأَخْرَجَهُ مِنَ السِّجْنِ لِيَقْتُلَهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَجَاوَوْهُ بِالنَّفْطِ وَالْبَوَارِي وَالنَّارِ فَقَالُوا: نَحْرِقْهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ: دَعُونَا حَتَّى نَشْفِيَ أَنْفُسَنَا مِنْهُ، فَقَطَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَلَمْ يَجْزَعْ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَكَحَلَ عَيْنَيْهِ بِمِسْمَارٍ مَحْمِيٍّ فَلَمْ يَجْزَعْ وَجَعَلَ يَقُولُ: اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، حَتَّى أَتَى عَلِيٌّ آخِرَ السُّورَةِ كُلِّهَا وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَسِيلَانِ، ثُمَّ أَسْرَبَهُ فَعَوَّلَجَ عَنْ لِسَانِهِ لِيَقْطَعَهُ فَجْزَعْ، فَقِيلَ لَهُ: قَطَعْنَا يَدَيْكَ، وَرِجْلَيْكَ وَسَمَلْنَا عَيْنَيْكَ - يَا عَبْدَ اللَّهِ - فَلَمْ تَجْزَعْ، فَلَمَّا صِرْنَا إِلَى لِسَانِكَ جَزَعْتَ؟ فَقَالَ: مَا ذَاكَ

(۳۸۴) اخرجه الامام احمد في مسنده ۹۲/۱ ميمية

(۳۸۵) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۳۹/۳

بِنِي مِن جَنَعٍ إِلَّا أَنِي أَكْرَهُ أَنْ أَكُونَ فِي الدُّنْيَا فُوقًا لَا أَذْكَرُ اللَّهَ، فَقَطَعُوا لِسَانَهُ ثُمَّ  
جَعَلُوهُ فِي قَوْصِرَةٍ وَأَحْرَقُوهُ بِالنَّارِ.

حدیث نمبر ۳۸۵:

لوگوں نے بیان کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور انہیں دفن کر دیا گیا تو حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے  
عبدالرحمن بن ملجم کو بلوایا اسے قید خانے سے نکالنا کہ اسے قتل کریں تو لوگ جمع ہو گئے وہ اس کے پاس مٹی کا تیل  
، بوری اور آگ لائے لوگوں نے کہا ہم اسے جلائیں گے تو عبداللہ بن جعفر، حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ نے کہا  
ہمیں چھوڑ دو تا کہ ہم اس سے اپنا دل ٹھنڈا کر لیں تو عبداللہ بن جعفر نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے تو اس  
نے کوئی فریاد کی اور نہ ہی کوئی کلام کیا پھر اس کی آنکھوں میں گرم سلائی ڈالی گئی تو اس نے کوئی فریاد نہ کی اور اس نے  
سورہ اقراء باسم ربك الذي خلق- خلق الانسان من علق- آخر تک پڑھی اور اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں پھر  
عبداللہ بن جعفر نے حکم دیا تو اسکی زبان کھنچی گئی تاکہ اسے کاٹیں تو اس نے فریاد کی اس سے پوچھا گیا اے بندہ خدا  
ہم نے تیرے ہاتھ پاؤں کاٹے اور تیری آنکھیں نکالیں تو نے کوئی فریاد نہ کی جب ہم تیری زبان کی طرف بڑھے  
تو تو نے فریاد کی اس نے کہا میری فریاد اس لیے ہے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا میں اس طرح ہچکیاں لوں کہ اللہ  
کا ذکر نہ کر سکوں تو انہوں نے اسکی زبان کاٹ دی پھر ایک کھجور کے برتن میں ڈال کر آگ میں جلادیا۔

۸۶۔ مَا تَرَكَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ

وقت شہادت آپ نے ترکہ میں سونا چاندی نہیں چھوڑی

۳۸۶۔ عَنْ طَلْقِ الْأَعْمِيِّ عَنْ جَدِّ تَيْهِ قَالَ: كُنْتُ أَنْوُحُ أَنَا وَأُمُّ كَلْثُومِ بِنْتِ عَلِيٍّ

عَلِيٍّ عَلِيٍّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حدیث نمبر ۳۸۶:

حضرت طلق الاعمی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا نے حضرت

علی رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا۔

۳۸۷۔ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِيْمٍ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَّا وَهُوَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ إِلَّا الْآخِرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ۔

حدیث نمبر ۳۸۷:

حضرت ہبیرہ بن بریم بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہ اولین اس سے علم میں آگے بڑھے نہ آخرین میں سے کوئی انہیں پائے گا جس کو رسول اللہ ﷺ جھنڈا دے کر بھیجتے ان کی دائیں طرف جبریل علیہ السلام اور بائیں طرف میکائیل ہوتے وہ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک انہیں فتح نہ ہو جاتی۔

۳۸۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِشِيٍّ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ، مَا سَبَقَهُ إِلَّا وَهُوَ بِعِلْمٍ، وَلَا أَدْرِكُهُ إِلَّا الْآخِرُونَ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَبْعَثَهُ وَيُعْطِيَهُ الرَّايَةَ، فَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ، وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ، كَانَ يَرُودُهَا لِخَادِمٍ لِأَهْلِهِ۔

حدیث نمبر ۳۸۸:

حضرت عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہ اولین میں سے کوئی علم میں اس سے آگے بڑھا اور نہ آخرین میں کوئی اسے پائے گا بیشک رسول اللہ ﷺ جب انہیں جھنڈا دے کر بھیجتے تو وہ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک انہیں فتح نہ ہو جاتی اور اس نے نہ چاندی چھوڑی اور نہ ہی سونا سوائے سات سو درہم کے جو اس کی عطاء سے بچ گئے جن سے اسکا ارادہ اپنے اہل کے لیے غلام خریدنے کا تھا۔



## ۷۸ - خُطْبَةُ الْحَسَنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ

شہادت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۳۸۹- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّيَّ عَلِيَّهِ، وَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - خَاتَمَ الْأَوْصِيَاءِ، وَوَصِيَّ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمِينَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَقَدْ فَارَقَكُم رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ إِلَّا وُلُوءٌ، وَلَا يُدْرِكُهُ إِلَّا خِرُوءٌ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَقَاتَلَ جَبْرِيلَ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلَ عَنْ بَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ قَضَاهُ اللَّهُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا وَصِيُّ مُوسَى، وَعَرَجَ بِرُوحِهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عَرَجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهَا الْفُرْقَانَ، وَاللَّهُ مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، وَمَا فِي بَيْتِ مَالِهِ إِلَّا سَبْعُ مِائَةٍ وَخَمْسُونَ دِرْهَمًا فَضَلَّتْ مِنْ عَطَائِهِ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأَمِّ كَلْثُومٍ ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ثُمَّ قَالَ: أَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، أَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ، وَأَنَا ابْنُ السَّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الَّذِي أُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرَّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَفْتَرَضَ اللَّهُ مَوَدَّتَهُمْ وَوَلَا يَتَّهُمُ فِيهَا أَنْزَلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ ﷺ: قُلْ إِلَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى-

حدیث نمبر ۳۸۹:

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے اللہ کی

حمد و ثناء بیان کی اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا جو وصیت کیے ہوؤں کے سردار انبیاء وصی، بچوں اور شہیدوں کے امین ہیں پھر حضرت امام حسن نے فرمایا اے لوگوں تم سے ایسا شخص جدا ہو گیا کہ پہلوں میں کوئی ان سے آگے نہ بڑھا اور بعد والوں میں کوئی انہیں نہیں پائے گا جب رسول اللہ ﷺ انہیں جھنڈا عطاء کرتے تو جبرئیل علیہ السلام ان کے دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف لڑتے پس وہ نہ لوٹتے حتیٰ کہ اللہ انہیں فتح عطاء کر دیتا اور وہ اللہ سے اس رات ملے جس رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وصیت کی گئی اور ان کی روح کو اس رات اٹھایا گیا جس رات میں حضرت عیسیٰ بن مریم کی روح کو اٹھایا گیا اور اس رات جس میں اللہ نے قرآن پاک کو نازل کیا اور اللہ کی قسم انہوں نے نہ کوئی سونا چھوڑا اور نہ ہی چاندی اور ہی گھر میں کوئی اپنا مال چھوڑا سوائے سات سو پچاس درہم کے جو بیچ گئے آپکی عطاء سے آپ نے اس سے حضرت ام کلثوم کے لیے ایک خادم خریدنے کا ارادہ کیا تھا پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مجھے پہچان لیا تحقیق اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے نہیں پہچانا تو سن لو میں حسن بن محمد ہوں پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”میں اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی پیروی کرتا ہوں“ پھر آپ نے فرمایا میں ابن بشیر ہوں میں ابن نذیر ہوں میں ابن النبی ہوں، میں اللہ کی طرف بلانے والے کا بیٹا ہوں میں سراج منیر کا بیٹا ہوں اور میں اس کا بیٹا ہوں جسکو رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا گیا اور میں اہل بیت سے ہوں جن سے اللہ نے پلیدی کو دور کر دیا اور اسے خوب صاف ستھرا کر دیا اور میں اہل بیت سے ہوں جن سے محبت کرتا اور انکی ولایت کو تسلیم کرنا اللہ نے فرض قرار دیا ہے اس کتاب میں جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ”قل لا أسألكم عليه أجرا الا المودة في القربى“

۸۸۔ عَلِيٌّ هُوَ الصِّدِّيقُ الْاَكْبَرُ

حضرت علی صدیق اکبر ہیں

۳۹۰۔ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : اَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، وَاخُو رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ ، وَاَنَا الصِّدِّيقُ الْاَكْبَرُ ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي اِلَّا كَذَّابٌ ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ

(۳۹۰) اخرجه ابن ماجه في المقدمة ۱ - باب فضل اصحاب رسول الله ﷺ

سینین۔

حدیث نمبر ۳۹۰:

حضرت عباد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں زیادہ سچ بولنے والا ہوں میرے بعد جو یہ بات کہے گا وہ جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے

سات سال پہلے نماز پڑھی۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# الحسن والحسين

## حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

مکتبہ زین العابدین لاہور

## ۱۔ تَغْيِرَ النَّبِيِّ (ﷺ) اسْمِهَا

حضور ﷺ نے ان کے اسماء تبدیل فرمادیے

۳۹۱۔ عَنْ هَانِيٍّ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ - فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثَ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَمَّدٌ، ثُمَّ قَالَ: سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُونَ: شَبْرٌ وَشَبِيرٌ وَمُشَبَّرٌ۔  
حدیث نمبر ۳۹۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن پیدا ہوئے میں ان کا نام حرب رکھا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دیکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی حرب آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دیکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کی حرب آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسین ہے پھر جب تیسرے بیٹے کی پیدائش ہوئی میں اس کا نام حرب رکھ دیا پھر نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام محسن ہے پھر فرمایا میں ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھیں ہیں جن کے نام شبر، شبیر، اور مبشر تھے۔

۳۹۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّاهُ حَمْزَةً، فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّاهُ بَعْمَهُ جَعْفَرُ، قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا: حَسَنًا وَحُسَيْنًا۔

(۳۹۱) الحدیث اخرجه الطيالسی فی مسنده ح ۱۲۹، والامام احمد ۱/۹۸

(۳۹۲) الحدیث اخرجه الامام فی مسنده ۱/۱۵۹ ميمية

حدیث نمبر ۳۹۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن کی پیدائش ہوئی ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین کی پیدائش ہوئی تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا حضرت علیؑ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں کے نام بدل دو تو میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا نام حسن و حسین رکھا۔

۲- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن و حسین کا عقیقہ فرمایا

۳۹۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَّ

عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ-

حدیث نمبر ۳۹۳:

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن و حسین کا عقیقہ کیا۔

۳- كَيْفَ كَانَ الرَّسُولُ ﷺ يُحِبُّهُمَا

رسول اللہ ﷺ ان دونوں سے کیسی محبت فرماتے تھے

۳۹۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ

الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا-

حدیث نمبر ۳۹۴:

حضرت عبد الرحمن بن ابی نمر بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بیشک حسن و حسین

(۳۹۳) الحدیث اخرجه الامام احمد في مسنده في موضعين: ۳۵۵/۵، ۳۷۱/۵

(۳۹۴) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين حدیث ۳۷۷۰، ۶۵۷/۵

دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

۳۹۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ

؟ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ - وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: أَدْعِي ابْنِي فَيُشْمُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ -

حدیث نمبر ۳۹۵:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو اہل بیت میں

سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حسن و حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا

کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ آپ ان کو سونگتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔

۳۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْحَسَنِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَاجِبْهُ

وَأَحَبُّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ: وَضَمَّهُ إِلَيَّ صَدْرِهِ -

حدیث نمبر ۳۹۶:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت حسن کے متعلق فرمایا: اے اللہ میں اس سے

محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور پھر آپ ﷺ نے ان

کو سینے سے لگا لیا۔

۳۹۷۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى طَعَامٍ - دُعُوَالَهُ - فَإِذَا

حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي السِّكَّةِ - قَالَ: فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَبَسَطَ يَدَيْهِ - فَجَعَلَ

الغُلامُ يَفِرُّ هَهُنَا وَهَهُنَا - وَيُضَا جِكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهُ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ

ذَقْنِهِ، وَالْأُخْرَى فِي فَأْسِ رَأْسِهِ فَقَبَّلَهُ - وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنِ حُسَيْنٍ - أَحَبُّ اللَّهِ

مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِطٌّ مِنْ آلِ سَبَاطٍ -

(۳۹۵) اخرجه الترمذی فی ۵۰۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين

(۳۹۶) اخرجه ابن ماجه فی المقدمة (۱۱) باب فضل الحسن والحسين ج ۱، ۱۴۶، ۵۱/۱

(۳۹۷) اخرجه ابن ماجه فی المقدمة (۱۱) باب فضل الحسن والحسين

حدیث نمبر ۳۹۷:

حضرت یعلیٰ بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے کے دعوت پر گئے تو گلی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے نبی ﷺ لوگوں سے اگے بڑھے اور اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا تو لڑکا ادھر ادھر بھاگنے لگا اور نبی ﷺ اس کو ہنساتے رہے حتیٰ کہ آپ نے اسے پکڑ لیا اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھ لیا پھر اس کا بوسہ لے کر فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جس نے حسین سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور حسین نو اسوں میں سے ایک نوا سے ہیں۔

۳۹۸۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي - قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُسْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - عَلَى وَرَكِيهِ، فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ، وَأَنَا ابْنَتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا، وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمَا -

حدیث نمبر ۳۹۸:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک رات کسی کام کی غرض سے حاضر ہوا نبی ﷺ باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لیٹا ہوا تھا میں نہیں جان سکا وہ کیا ہے جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوا میں عرض کی یہ آپ کے پاس کیا چیز لیٹی ہوئی ہے؟ آپ نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا حسن و حسین دونوں آپ کی رانوں پر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔

۳۹۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ

أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي، يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا -

(۳۹۸) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين

(۳۹۹) اخرجه ابن ماجه فی المقدمة، باب (۱۱) مناقب الحسن والحسين



حدیث نمبر ۳۹۹:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا یعنی حسن و حسین سے۔

۴۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَاَنْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ إِلَى فَنَاءٍ فَاطِمَةَ فَنَادَى الْحَسَنَ، فَقَالَ: أَيُّ لُكْعٍ، أَيُّ لُكْعٍ، أَيُّ لُكْعٍ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَاَنْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ إِلَى فَنَاءٍ عَائِشَةَ فَقَعَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ظَنَنْتُ أَنَّ أُمَّهُ حَبَسَتْهُ لِتَجْعَلَ فِي عُنُقِهِ السَّخَابَ، فَلَمَّا جَاءَ التَّرَمَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَالتَّرَمَ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاجِبْهُ وَأَحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حدیث نمبر ۴۰۰:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے کسی بازار میں تھا آپ وہاں سے واپس لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں آ کر حضرت حسن کو آواز دینے لگے، اونچے اونچے تین مرتبہ کہا تو کسی نے جواب نہ دیا پس آپ ﷺ وہاں سے لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا پس آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں آ کر بیٹھ گئے تو حضرت حسن بن علی آئے، حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان کی والدہ نے انکو لوٹنگ کا ہار پہنانے کے لیے روک رکھا تھا۔ جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سینے سے لگا لیا اور وہ بھی آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

(۴۰۰) اخرجہ الامام احمد فی ۲ / ۳۲۱ میمنیہ

## ۴۔ ھمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں

۴۰۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَسَنُ

وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حدیث نمبر ۴۰۱:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے

سردار ہیں۔

۴۰۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ وَأَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار

ہیں۔ اور ان کے والد دونوں سے بہتر ہیں۔

۴۰۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ، إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ۔

حدیث نمبر ۴۰۳:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں

کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔

۴۰۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتَنِي أَبِي: مُنْذُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ:

(۴۰۱) (۴۰۱) اخراجہ الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام

(۴۰۲) (۴۰۲) روى الحديث ابن ماجه فى المقدمة (۱۱) باب فضائل على ح ۱۱۸، ۱/۴۴

(۴۰۳) (۴۰۳) اخراجہ الامام احمد فى مسنده ۶۴/۳۔ واسنادہ صحيح۔

(۴۰۴) (۴۰۴) اخراجہ الامام احمد فى مسنده ۳۹۱/۵، عن النہال بن عمرو و عن زرین حبیش۔

فَقُلْتُ لَهَا: مُنْذُ كَذَا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَنَالَتْ مِنِّي وَسَبَّتَنِي اِقَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي  
فَانِي آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَصَلَى مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ، قَالَ فَاتَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَعَرَضَ لَهُ  
عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: حُدَيْفَةَ، قَالَ:  
مَا لَكَ؟ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا بِكَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا رَأَيْتِ الْعَارِضِي الَّذِي  
عَرَضَ لِي قُبَيْلَ؟ قَالَ قُلْتُ: بَلَى - قَالَ: فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطِ إِلَّا رِضَ قَبْلَ  
هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْأَدَنَ رَبُّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَ شَبَابِ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ وَإِنِّي فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -  
حدیث نمبر ۴۰۴:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے نبی ﷺ سے کب ملاقات  
کی میں نے کہا اتنی دیر ہوگئی میں حضور سے نہیں مل سکا یہ سن کر وہ مجھ سے رنجیدہ ہوئیں میں نے کہا آپ مجھے  
اجازت دیں میں نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہو کر آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں پھر تمہارے لیے اور اپنے  
لیے مغفرت کی دعا کراؤں پس میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز  
پڑھی حتیٰ کہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر چل پڑے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا پس آپ ﷺ کو  
کوئی عارضہ پیش آیا تو آپ رک گئے پھر چلے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا آپ نے میری آواز سنی پھر  
فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا حذیفہ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہے؟ میں نے اپنی بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ  
تجھے اور تیری ماں کو بخش دے کیا تو نے دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے عارضہ پیش آیا میں نے عرض کی، جی، آپ نے  
فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اتر اپس اس نے اپنے رب سے اجازت لی کہ وہ  
مجھے سلام پیش کرے اور مجھے خوشخبری سنائی بیشک حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور حضرت فاطمہ رضی  
اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

۴۰۵۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ تَبِعْتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ بَعْضَ حُجْرِهِ، فَقَامَ وَأَنَا خَلْفَهُ كَأَنَّهُ يُكَلِّمُ أَحَدًا، قَالَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: حُذَيْفَةُ، قَالَ: أَتَدْرِي مَنْ كَانَ مَعِيَ؟، قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنِّي جَرِيْلُ جَاءَ يُبَشِّرُنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيَدَّ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ: فَاسْتَغْفِرْ لِي وَلَا مَسِي - قَالَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حُذَيْفَةَ وَلَا بِكَ -  
حدیث نمبر ۴۰۵:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا آپ اپنے کسی حجرے میں جانا چاہتے تھے تو آپ کھڑے ہو گئے میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا گویا کہ آپ ﷺ کسی سے گفتگو کر رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی حذیفہ آپ نے فرمایا جبریل علیہ السلام مجھے خوشخبری دینے آئے تھے کہ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں حضرت حذیفہ نے عرض کی میرے اور میری والدہ کے لیے مغفرت کی دیا کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ اللہ تیری اور تیری ماں کی مغفرت فرمائے۔

۵۔ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي

جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

۴۰۶۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: إِنِّي لَشَهِيدٌ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ - فَذَكَرَ الْقِصَّةَ - فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَعْضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي -  
حدیث نمبر ۴۰۶:

حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں جس دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا میں موجود تھا پھر آپ نے سارا

(۴۰۵) اخرجه الامام احمد في مسنده ۳۹۲ / ۵

(۴۰۶) اخرجه الامام احمد في مسنده ۵۳۱ / ۲ - واخرج مثله ابن ماجه وانظر ح ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، واسناد صحيح -

قصہ بیان کیا پھر کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے ان دونوں سے محبت کی (یعنی حسن و حسین) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۴۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى سَوْقِ بَنِي قَيْنُقَاعٍ مُتَكِنًا عَلَى يَدَيَّ فَطَافَ فِيهَا ثُمَّ رَجَعَ، فَأُحْتَى فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَيْنَ لُكَاعُ؟ أَدْعُوا لِي لُكَا عًا! فَجَاءَ الْحَسَنُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاشْتَدَّ حَتَّى وَثَبَ فِي حَبْوَتِهِ فَأَدْخَلَ فَمَهُ فِي فَمِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاجِبْهُ وَأَجِبْ مَنْ يُحِبُّهُ ثَلَاثًا۔  
قال أبو هريرة: ما رأيتُ الحسن إلا فاضت عيني أو دمعت عيني أو بكيت۔  
حدیث نمبر ۴۰۷:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے قینقاع کے بازار تشریف لے گئے آپ نے بازار کا چکر لگایا پھر واپس لوٹ آئے اور مسجد میں کوٹھ مار کر بیٹھ گئے اور فرمایا بچہ کہاں ہے میرے بچے کو بلاؤ پس حضرت حسن تشریف لائے اور تیزی سے دوڑ کر آپ ﷺ کی گود میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا منہ ان کے منہ کے ساتھ ملایا پھر فرمایا یا اللہ بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی جو اس کو محبوب رکھے یہ تین مرتبہ فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

۶۔ قَوْلُ النَّبِيِّ (ﷺ): اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا

حضور ﷺ کا فرمان ”اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ“  
۴۰۸۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ:

(۴۰۷) اخرجه الامام احمد في مسنده ۵۳۲/۲۔ واسناد صحيح

(۴۰۸) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام،

اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا۔

حدیث نمبر ۳۰۸:

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن و حسین کو دیکھا پھر فرمایا یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھران سے محبت رکھ۔

۳۰۹۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

صلی اللہ علیہ وسلم وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَائِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

حدیث نمبر ۳۰۹:

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں یا اللہ میں اس محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

۷۔ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا“

۳۱۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: اسْتَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنَ عَلِيٍّ

مُعَاوِيَةَ كَتَائِبَ أَثْمَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُؤَلِّي حَتَّى

تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ۔ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ۔ أَيْ عَمْرُو: إِنْ قَتَلَ هُوَ لَا

هُوَ لَا، وَهُوَ لَا هُوَ لَا، مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ، مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ، مَنْ لِي ضَيْعَتِهِمْ،

(۴۰۹) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين،

(۴۱۰) اخرجه البخاری فی ۵۳ کتاب الاصلاح بين الناس، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن علي: ان

ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين، وقوله جل ذكره: فاصلحوا بينهما ۲۴۳/۳

فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ كَرِيزٍ، فَقَالَ: إِذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَأَعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ، وَأَطْلُبَا إِلَيْهِ، فَاتِيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ، فَتَكَلَّمَا، وَقَالَا لَهُ، وَطَلَبَا إِلَيْهِ - فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا لَمَالٍ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاطَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالَا: فَإِنَّهُ يُعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ، وَيَسْأَلُكَ، قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا؟ قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ - فَصَالَحَهُ - فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ -

حدیث نمبر ۴۱۰:

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں میں حضرت حسن بصری کو فرماتے سنا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پہاڑوں کی مثل لشکر لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن عاص نے کہا میں ان کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ وہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک وہ اپنے مد مقابل کو قتل نہ کر لیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اور اللہ کی قسم وہ ان دونوں میں سے بہتر تھے یعنی عمرو سے اگر انہوں نے ان کو انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے ان کی بیویوں اور جائیداد کا وارث کون بنے گا لہذا آپ نے ان کی طرف بنو عبد شمس سے قریش کے دو آدمی عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر بن کریز کو بھیجا اور ان سے کہا کہ دونوں امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان سے گفتگو کر کے ان کو اس طرف مائل کرو کہ وہ صلح پر رضامند ہو جائیں جب وہ دونوں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے گفتگو کی اور صلح کے طالبگار ہوئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عبدالمطلب کی اولاد ہیں یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ امت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے ان دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے

اور چاہتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے ان دونوں نے کہا ہم اس کے ذمہ دار ہیں جب بھی آپ نے ذمہ داری کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے صلح کر لی۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے اور آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ایک مرتبہ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے اور فرماتے میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ پاک مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروادے گا۔

۴۱۱۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنُ فَصَعَدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئْتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ -  
حدیث نمبر ۴۱۱:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے مجھے امید ہے کہ اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروادے گا۔

۴۱۲۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فِئْتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ -  
حدیث نمبر ۴۱۲:

حضرت ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افراز ہوئے اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ

(۴۱۱) اخرجه البخاری فی کتاب المناقب - باب علامات النبوة ۴/۲۴۹

(۴۱۲) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين ح

(۴۱۳) اخرجه البخاری فی کتاب الفتن باب قول النبي ﷺ للحسن، ان ابني هذا سيد... الخ ۹/۷۱



عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمَعَاوِيَةَ: أَرَى كَتِيبَةَ لَا تُؤَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أَخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِدَرَارِيِ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ: نَلْقَاهُ فَقَوْلُ لَهُ: الصُّلْحَ قَالَا لِحَسَنِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِبْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حدیث نمبر ۴۱۳:

حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما جوج کو لے کر حضرت معاویہ کی طرف گئے تو حضرت عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج کو دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک اپنے مقابل کو بھگانہ دیں حضرت معاویہ نے کہا ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان سے (امام حسن) مل کر صلح کرتے ہیں حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن آگئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ پاک مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادے گا۔

۴۱۳۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ - مَعَهُ وَهُوَ يُقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: إِنَّ إِبْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

حدیث نمبر ۴۱۳:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسن بھی آپ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی امام حسن کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے بیشک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادے گا۔

۴۱۵۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي بِالنَّاسِ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَثِبُ عَلَى ظَهْرِهِ إِذَا سَجَدَ فَفَعَلَ ذَلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَقَالُوا لَهُ: وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَفْعَلُ لِهَذَا شَيْئًا مَا رَأَيْنَاكَ تَفْعَلُهُ بِأَحَدٍ، قَالَ الْمُبَارَكُ- فَذَكَرَ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَسَيُصْلِحُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ بَيْنَ فِئْتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ- فَقَالَ الْحَسَنُ: فَوَاللَّهِ وَاللَّهِ بَعْدَ إِنْ وَلِي لَمْ يُهْرَقْ فِي خِلَافَتِهِ مِلٌّ أَوْ مَحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ-  
حدیث نمبر ۴۱۵:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے معمول سے ہٹ کر کیا لوگوں نے کہا اللہ کی قسم آپ ﷺ نے جو کیا اس سے پہلے ہم نے کبھی آپ کو ایسا کرتے نہ دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا مبارک ہو پھر کسی چیز کا ذکر کیا پھر فرمایا بیشک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا حضرت حسن بصری فرماتے ہیں اللہ کی قسم آپ کی خلافت میں ایک قطرہ بھی خون کا نہیں بہا۔

۴۱۶۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُنَا يَوْمًا وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَجْرِهِ فَيُقْبَلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فَيُحَدِّثُهُمْ ثُمَّ يُقْبَلُ عَلَى الْحَسَنِ فَيُقْبَلُهُ- ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدٌ إِنْ يَعِشَ يُصْلِحُ بَيْنَ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ-  
حدیث نمبر ۴۱۶:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حجرے میں تھے آپ ﷺ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے ان کو حدیث بیان کی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے ان کا بوسہ لیا پھر فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اگر یہ زندہ رہا تو مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

۴۱۷۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ يَخْطُبُ إِذْ جَاءَهُ  
الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَصَعَدَ إِلَيْهِ الْمِنْبَرُ، فَضَمَّهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ، وَقَالَ:  
إِبْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ عَلِيَّ يَدِيهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ۔  
حدیث نمبر ۴۱۷:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو حضرت  
حسن رضی اللہ عنہ آئے اور منبر پر چڑھ گئے نبی ﷺ نے ان کو سینے سے لگایا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ میرا بیٹا  
سردار ہے اور شاید اللہ اس کے ہاتھوں پر مسلمانوں تک دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

۴۱۸۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَاذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ  
عَلَى ظَهْرِهِ وَعَلَى عُنُقِهِ، فَيَرْفَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَفْعًا رَقِيقًا لِيَأْتِيَ يَضْرَعُ، قَالَ: فَعَلَّ ذَلِكَ  
غَيْرَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَ مَا صَنَعْتَ بِالْحَسَنِ شَيْئًا مَّا  
رَأَيْتَ مَا صَنَعْتَهُ۔

قال: إِنَّهُ رِيحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا وَإِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَعَسَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى -  
أَنْ يُصْلِحَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حدیث نمبر ۴۱۸:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب سجدہ کیا تو حضرت حسن  
رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر اور آپ کی گردن پر سوار ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ آہستہ آہستہ اٹھے تاکہ آپ گرنے جائیں  
راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے ایسا کئی مرتبہ کیا جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ  
ہم نے آپ کو حسن کے ساتھ ایسا کرتے دیکھا کہ اس سے پہلے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا  
یہ میری دنیا کا پھول ہے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں

(۴۱۷) اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۴۹/۵

(۴۱۸) اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۵۱/۵

میں صلح کروائے گا۔

۸۔ نزولِ النَّبِيِّ (ﷺ) عَنِ الْمِنْبَرِ وَحَمَلَهُهُمَا ثُمَّ عودته

رسول اللہ ﷺ کا منبر انور سے اتر کر ان دونوں کو اٹھانا

۴۱۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْزُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ، نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْزُرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا۔

حدیث نمبر ۴۱۹:

حضرت عبد اللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ نبی ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہن رکھی تھیں وہ چلتے اور گر پڑتے پس رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بیٹھالیا پھر فرمایا اللہ نے سچ فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا کہ وہ چلتے اور گر پڑتے پس مجھ سے رہانہ گیا حتیٰ کہ میں نے اپنی بات کو چھوڑا اور ان دونوں کو اٹھالیا۔

۹۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ (ﷺ) لَهُمَا

نبی کریم ﷺ کا ان کیلئے دعا فرمانا

۴۲۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَيَقُولُ:

أَعِيذُكُمْ بِكَلِمَةِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ۔ ثُمَّ يَقُولُ:

(۴۱۹) اخرجه الامام احمد في مسنده ۵/ ۳۵۴، والترمذی فی ۵۰ کتاب = ۲۲۶

(۴۲۰) اخرجه الامام احمد في مسنده ۲/ ۲۷۰

هَكَذَا كَانَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يُعَوِّذُ إِسْمَاعِيلَ وَاسْحَقَ - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ -  
حدیث نمبر ۴۲۰:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن و حسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکتے تھے میں تم دونوں کو اللہ کی صفات کاملہ کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان ہر غم اور ہر قسم کی نظر بد سے پھر فرماتے میرے والد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے دونوں بیٹوں حضرت اسماعیل اور اسحاق پر یہی کلمات پڑھ کر پھونکتے تھے۔

۴۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ أَنهَارٍ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنِقَاعَ فَجَلَسَ بِفَنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: أَتَمَّ لُكْعٌ، أَتَمَّ لُكْعٌ، فَحَبَسْتُهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَلْبِسُهُ سَخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَسْتَدُّ حَتَّى عَاثَقَهُ وَقَبَلَهُ وَقَالَ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُ، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ-

حدیث نمبر ۴۲۱:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت نکلے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے کوئی بات کی حتیٰ کہ بنو قینقاع کے بازار میں پہنچ گئے پھر آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں آ کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے بچہ کہاں ہے پس حضرت فاطمہ نے ان کو روک رکھا تھا، میرا خیال ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو لونگ کا ہار پہنانے یا نہلانے کیلئے روک رکھا تھا۔ پس آپ ﷺ جلدی سے آئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن کو گلے سے لگایا اور ان کو بوسہ لیا اور فرمایا اے اللہ اس سے محبت کر اور اس سے بھی جو اس کے ساتھ محبت کرے۔

۴۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، إِنَّهُ قَالَ لِحَسَنِ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأَحِبَّهُ

وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ-

(۴۲۱) اخرجه البخاری فی کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الاسواق ۸۷۳

(۴۲۲) اخرجه مسلم فی ۴۴- کتاب فضائل الصحیبة، (۸) باب فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما،

حدیث نمبر ۴۲۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کے متعلق ارشاد فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس شخص سے بھی جو اس سے محبت کرے۔

۴۲۲- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذْنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فِخْذِهِ ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فِخْذِهِ الْآخِرَى ، ثُمَّ يَضُمُّنَا ، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَرْحَمُهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا۔

حدیث نمبر ۴۲۳:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ لیتے اور اپنی ایک ران پر بیٹھا لیتے اور حسن بن علی کو پکڑ کر دوسری ران پر بیٹھا لیتے پھر ہمیں سینے سے لگا کر فرماتے۔ اے اللہ ان پر رحم فرما اور میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

۴۲۳- عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَجِبَّهُمَا۔

حدیث نمبر ۴۲۴:

حضرت عطاء کہتے ہیں کہ انہیں ایک آدمی نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن و حسین کو سینے سے لگا کر فرما رہے تھے اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

۱۰- مَا الَّذِي وَرَثَهُمَا الرَّسُولُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) آيَاهُ

جو چیز ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر عطا فرمائی

۴۲۵- عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا آتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَى رَسُولِ

(۴۲۳) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۶۰۵/۵

(۴۲۴) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۳۶۹/۵

(۴۲۵) رواہ الطبرانی فی الاوسط

اللہ ﷺ فِي شَكْوَاهِ النَّبِيِّ تُوْفِي فِيهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا ابْنُكَ فَوْرَ ثُهُمَا شَيْئًا - فَقَالَ: أَمَا حَسَنٌ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُودِي، وَأَمَا حُسَيْنٌ فَلَهُ جِرَاءَتِي وَجُودِي -

حدیث نمبر ۴۲۵:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مرض وصال میں حضرت حسن و حسین کو لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کوئی چیز عطا فرمائیے آپ نے فرمایا حسن کے لیے میرا بدبہ ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور سخاوت ہے۔

(۱۱)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا  
اے اہل بیت بے شک اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں خوب ستھرا کرنا

چاہتا ہے

۴۲۶ - عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ - قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرْحَلٌ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ - فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ - ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ - ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ فَأَدْخَلَهُ - ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا -

حدیث نمبر ۴۲۶:

حضرت صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دن نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ کے اوپر کالے بالوں سے بنی ہوئی منقش چادر تھی پس حضرت حسن بن علی آئے تو آپ نے انکو چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے وہ بھی چادر میں داخل ہو گئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں آپ نے انکو بھی چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کو بھی چادر

(۴۲۶) أخرجه الإمام مسلم في صحيحه، ۴۴ - كتاب فضائل الصحابة (۹)

میں داخل کر لیا پھر فرمایا۔ اے اہل بیت اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔

(۱۲)..... مَفَا وَضَةُ الْحَسَنِ لِمُعَاوِنَةٍ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مفاہمتی گفتگو کرنا

۴۲۷۔ مکرر ۴۱۰

(۱۳)

رُكُوبُهُمَا مَعَ النَّبِيِّ (ﷺ) عَلَى بَعْلَتِهِ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خچر پر سواری کرنا

۴۲۸۔ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَالْحَسَنُ

وَالْحُسَيْنُ عَلَى بَعْلَتِهِ الشُّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ، هَذَا قَدْ أُمُّهُ، وَهَذَا خَلْفُهُ۔

حدیث نمبر ۴۲۸:

حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ حضرت

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو سفید خچر کے اوپر بیٹھا کر لے گیا حتیٰ کہ آپ کے حجرے میں داخل ہو گیا یہ آگے بیٹھے ہوئے تھے (یعنی امام حسن) اور یہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (یعنی امام حسین)۔

۴۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، تَلَّقَى

بِنَا۔ قَالَ: فَتَلَّقَى بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالْآخَرَ خَلْفَهُ

(۴۶۸) اخرجه الترمذی فی ۴۴ - کتاب الادب، باب (۲۷) ما جاء فی ركوب ثلاثة علی دابة، ح

۱۰۰/۵، ۲۷۷۵

(۴۲۹) اخرجه ابن ماجه فی ۳۳ - کتاب الادب، باب (۴۸) ركوب ثلاثة علی دابة۔



، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ -

حدیث نمبر ۴۲۹:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو مدینہ سے باہر آپ مجھے، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو ملتے پس آپ ہم میں سے ایک کو آگے اور دوسروں کو پیچھے بیٹھا لیتے حتیٰ کہ ہم مدینہ میں پہنچ جاتے۔

(۱۴)

كَانَ النَّبِيُّ (ﷺ) إِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ

نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو حسین کریمین آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے

۴۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ- فَإِذَا سَجَدَ

وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ أَخَذَهُمَا بِيَدِهِ مِنْ خَلْفِهِ أَخَذًا

رَفِيقًا وَيَضَعُهُمَا عَلَى الْأَرْضِ، فَإِذَا عَادَ عَادًا، حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، أَقْعَدَهُمَا عَلَى

فَخَدَيْهِ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ بَرَقَةَ - فَقَالَ لَهُمَا: الْحَقَّ بِأَبْيَكُمَا، قَالَ:

فَمَكَتْ ضَوْءُهَا (يَعْنِي الْبَرَقَةَ) حَتَّى دَخَلَا-

حدیث نمبر ۴۳۰:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جب

آپ ﷺ سجدہ کرتے تو حسن و حسین آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے جب آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے تو

انہیں اپنا ہاتھ پیچھے کر کے آہستہ سے پکڑ لیتے اور انہیں زمین پر اتار دیتے جب بھی نبی ﷺ سجدے میں جاتے تو

یہ دونوں ایسا ہی کرتے حتیٰ کہ نماز مکمل ہو گئی اور انہیں اپنی ران پر بیٹھا لیا میں کھڑا ہوا اور نبی کریم ﷺ سے عرض

کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ان دونوں کو چھوڑ آؤں؟ اسی لمحے ایک روشنی چمکی اور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں

سے فرمایا اپنی امی کے پاس چلے جاؤ اور وہ روشنی اس وقت تک رہی جب تک وہ اپنے گھر میں داخل نہ ہو گئے۔

۴۳۱۔ مکرر ۴۱۰

۴۳۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي ، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ ، فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا ، أَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنْ دَعَوُهُمَا ، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ ، وَضَعَهُمَا فِي حَجْرِهِ ، وَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبُّ هَذَيْنِ۔  
حدیث نمبر ۴۳۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے ہوئے جب سجدہ کرتے تو حضرت حسن و حسین آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے جب لوگ ان کو روکنے کا ارادہ تو آپ ﷺ ان کو اشارہ کرتے کہ ان کو چھوڑ دو جب آپ نماز مکمل کر لیتے تو ان کو اپنی گود میں بیٹھا لیتے اور فرماتے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو ان سے بھی محبت کرنی چاہیے۔

۴۳۳۔ عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ ، فَيَجِيءُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَيَرْكَبُ ظَهْرَهُ ، فَيُطِيلُ السُّجُودَ ، فَيُقَالُ: يَا بَنِي اللَّهِ، أَطَلَّتِ السُّجُودُ! فَيَقُولُ: أَرْتَحَلْنِي أَبْنِي فَاكْرِهْتُ أَنْ أَعْجَلَهُ۔  
حدیث نمبر ۴۳۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو حضرت حسن و حسین آتے اور آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ سجدہ لمبا کر دیتے ان سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے سجدہ لمبا کر دیا تو آپ ﷺ فرماتے کہ میرے اوپر میرے بیٹے سوار ہو گئے تھے تو میں نے جلدی کرنے کو ناپسند جانا۔

۴۳۴۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي ، فَجَاءَ الْحَسَنُ

(۴۳۲) رواه ابو يعلى والبخاري، وقال: فاذا قضى الصلاة ضمها اليه، والطبراني باختصار، ورجال ابى يعلى

(۴۳۳) رواه ابو يعلى، وفيه محمد بن ذكوان، وثقة ابن حبان، وضعفه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح۔

(۴۳۴) رواه الطبراني في الاوسط، واسناد حسن۔

وَالْحُسَيْنُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَرَكَبَ عَلِيَّ ظَهْرَهُ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، قَالَ بِيَدِهِ فَأَمْسَكَهُ، أَوْ  
أَمْسَكَهُمَا، قَالَ: نِعْمَ الْمَطِيَّةُ مَطِيَّتُكُمَا.

حدیث نمبر ۴۳۴:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو حسن و حسین یا ان  
میں سے ایک آپ کی پشت پر سوار ہو جاتا جب آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے اپنے ہاتھ سے ایک یا دونوں کو  
روک لیتے اور کہا کہ تمھاری سواری کتنی اچھی ہے۔

۱۵۔ مُشَابَهَةُ الْحَسَنِ لِلنَّبِيِّ (ﷺ)

امام حسن کی رسول اللہ ﷺ سے مشابہت

۴۳۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الْعَصْرَ - ثُمَّ  
خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: يَا بِي سَبِيهٌ  
بِالنَّبِيِّ ﷺ لَا سَبِيهٌ بَعْلِي، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

حدیث نمبر ۴۳۵:

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر آپ باہر  
نکلے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے کندھوں پر  
اٹھایا اور کہنے لگے مجھے میرے باپ کی قسم تم نبی ﷺ کے مشابہ ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی  
رضی اللہ عنہ مسکرا رہے تھے۔

۴۳۶۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ -

(۴۳۵) اخرجه البخاری فی ۶۱ کتاب المناقب، باب صفة النبی (ﷺ)

(۴۳۶) اخرجه البخاری فی ۶۲ کتاب الادب، باب ۶۰: ماجاء فی للعدة

حدیث نمبر ۴۳۶:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی سے بڑھ کر کوئی بھی نبی ﷺ کے مشابہ نہ تھا۔

۴۳۷- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبَّهُهُ- وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبَّهُهُ، وَلَمْ يَزِدُوا عَلَيَّ هَذَا-

حدیث نمبر ۴۳۷:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا رنگ سفید اور بڑھا پا

چھایا ہوا تھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے مشابہ تھے۔

اور متعدد روایوں نے اسماعیل بن خالد کے واسطے سے ابو جحیفہ سے روایت کی کہ میں نے نبی ﷺ کو

دیکھا وہ حسن بن علی کے مشابہ تھے اور انہوں نے اس پر کچھ بھی زائد نہیں کیا۔

۴۳۸- عَنْ هَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ-

حدیث نمبر ۴۳۸:

حضرت ہانی بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینے سے سر کے

درمیان رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور حضرت حسین اس سے نیچے نبی ﷺ کے مشابہ تھے۔

۴۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ

بْنِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ-

حدیث نمبر ۴۳۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ کوئی رسول

(۴۳۸) اخرجه الامام الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب - (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين

(۴۳۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱۶۴/۵

اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

۴۴۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَشْبَهُهُمْ وَجْهًا بِرَسُولِ

اللَّهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۴۴۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں چہرے کے

اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔

۴۴۱۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ تَنْقُزُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَتَقُولُ:

بَابِي شَبِيهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهَا بِعَلِيٍّ۔

حدیث نمبر ۴۴۱:

حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن بن علی کو اچھا لیتیں اور

فرماتیں میرے باپ کی قسم یہ نبی ﷺ کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں ہے۔

۱۶۔ مُشَابَهَةُ الْحُسَيْنِ النَّبِيِّ ﷺ

امام حسین کی نبی کریم ﷺ سے مشابہت

۴۴۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنِي عُيِّدُ اللَّهُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ - عَلَيْهِ

السَّلَامُ - فَجُعِلَ فِي طُسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حَسَنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ

أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ -

حدیث نمبر ۴۴۲:

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ

(۴۴۰) أخرجه الإمام أحمد في مسنده ۶/۲۸۳، والطبائسي ح ۱۳۰

(۴۴۲) أخرجه البخاري في صحيحه في ۶۲ كتاب فضائل اصحاب النبي ﷺ

بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے کچھ کہنے لگا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور آپ نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

۴۴۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ، فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيْبٍ لَهُ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حَسَنًا، قَالَ: قُلْتُ: أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔  
حدیث نمبر ۴۴۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا کہ حضرت امام حسینؑ کا سر انور لایا گیا وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا حضرت انس بن مالک کہتے ہیں میں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آپ ﷺ سے زیادہ مشابہ تھے۔

۴۴۴۔ مکرر ۴۳۸

۴۴۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصُّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ الْحَزَامِيِّ قَالَ: كَانَ جَسَدُ الْحُسَيْنِ شَبَهُ جَسَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔  
حدیث نمبر ۴۴۵:

حضرت محمد بن ضحاک بن عثمان حزامی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ کا جسم مبارک رسول اللہ ﷺ کے جسم کے مشابہ تھا۔

## ۱۷۔ الْحُسَيْنُ سَبَطٌ مِنَ الْأُسْبَاطِ

حضرت حسینؑ نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں

۴۴۶۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنِ

(۴۴۳) (۴۴۳) اخراجه الترمذی فی ۵۰ - کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين

(۴۴۵) (۴۴۵) رواه الطبرانی، ورجاله ثقات۔

(۴۴۶) (۴۴۶) اخراجه الترمذی فی ۵۰ - کتاب المناقب باب (۳۱) مناقب الحسن والحسين

- أَحَبُّ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ-

حدیث نمبر ۴۴۶:

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ محبت کرتا ہے اس سے جو حسین سے محبت کرتا ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں۔

۱۸- الْحَسَنُ مِنِّي وَالْحُسَيْنُ مِنِّي عَلِيٍّ

حسن مجھ سے ہیں اور حسین علی سے ہیں

۴۴۷- عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِلَى طَعَامٍ دُعُوَالَهُ، قَالَ:

فَأَسْتَمْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْقَبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غُلَمَانٍ

يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَهُ، قَالَ: فَطَفِقَ الصَّبِيُّ هَهُنَا مَرَّةً، وَهَهُنَا مَرَّةً،

فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُضَاجِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ، وَالْأُ

خْرَى تَحْتَ ذَقْنِهِ، فَوَضَعَ فَاهُ عَلَيَّ فِيهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنِّي حُسَيْنٌ،

أَحَبُّ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ-

حدیث نمبر ۴۴۷:

حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعوت پر گئے۔ جب

آپ پہنچے تو لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا آپ نے دیکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب انہیں پکڑنے کے لیے آگے بڑھے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کبھی ادھر بھاگ جاتے اور کبھی ادھر تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہنسانے لگے حتیٰ کہ انہیں پکڑ لیا پھر ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے رکھا اور ایک ہاتھ ٹھوڑی

کے نیچے اور ان کے چہرے پر اپنا چہرہ مبارک رکھا پھر بوسہ لیا اور فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

اللہ محبت کرتا ہے اس شخص سے جو حسین سے محبت کرتا ہے اور حسین نو اسوں میں سے ایک نو اسے ہیں۔

۴۴۸۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: وَقَدْ أَلْمَقَدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرَبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمَقَدَامِ: أَعْلِمْتُمْ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوْفِي، فَرَجَعَ الْمَقَدَامُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَرَاهَا مُصِيبَةٌ؟ فَقَالَ: وَلَمْ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةٌ وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، وَقَالَ: هَذَا بِنِي وَحُسَيْنٍ بِنِ عَلِيٍّ۔

حدیث نمبر ۴۴۸:

حضرت خالد بن معدان بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت مقدم بن معدیکرب اور حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ کے پاس گئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدم سے پوچھا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں؟ تو حضرت مقدم نے انا لله وانا اليه راجعون حضرت معاویہ نے کہا کیا تم اس کو بڑی مصیبت سمجھتے ہو؟ حضرت مقدم نے کہا میں اس کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔

۱۹۔ إِنْ جَبْرِيلَ حَدَّثَنِي: إِنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِسَطِّ الْفُرَاتِ

حضور کا فرمان ”مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا“

۴۴۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ صَاحِبُ مُطَهَّرِيهِ، فَلَمَّا حَاذَى نَيْنَوِيَّ وَهُوَ بِنَطْلِقِ إِلَى صَفِينٍ فَنَادَى عَلِيٌّ: إِصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، إِصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِسَطِّ الْفُرَاتِ، قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ، مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ، تَفِيضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جَبْرِيلُ قَبْلَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِسَطِّ الْفُرَاتِ، قَالَ: فَقَالَ: هَلْ

(۴۴۸) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۴/ ۱۳۲۶ و ابو داود فی کتاب اللباس (۳۱)

(۴۴۹) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۱/ ۸۵



لَكَ إِلَى أَنْ أَشْمَكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبِضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَا نِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي إِنْ فَاضَتْ.

حدیث نمبر ۴۴۹:

حضرت عبداللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے اور ان کی ڈیوٹی وضو کروانے پر تھی پس صفین کی طرف جاتے ہوئے مینوی کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی نے آواز دی ابو عبداللہ رک جاؤ، ابو عبداللہ فرات کے کنارے پر رک جاؤ میں نے عرض کی کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی آنکھوں سے آنسو جا رہے تھے میں نے عرض کی یا نبی ﷺ کسی نے آپ ﷺ کو غصہ دلایا جو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑی دیر پہلے میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے پر قتل کر دیا جائے گا پھر وہ کہنے لگے اگر آپ چاہیں تو میں آپ ﷺ کو اس جگہ کی مٹی سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے کہا ہاں میں چاہتا ہوں پھر حضرت جبریل نے ہاتھ بڑھایا اور وہ مٹی مجھے دی پس اسکے بعد مجھے اپنی آنکھوں پر کنٹرول نہیں رہا۔

۴۵۰۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِي قَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ، فَاَنْتَظَرْتُ، فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ فَسَمِعْتُ نَسِيحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُبْكِي، فَاطْلَعْتُ فَإِذَا حُسَيْنٌ فِي حَجْرِهِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ لِيَمْسُحُ جَبِينَهُ وَهُوَ يُبْكِي، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ حِينَ دَخَلَ فَقَالَ: إِنَّ جَبْرِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ، قَالَ: أَفْتَجِبُهُ؟ قُلْتُ: أَمَا فِي الدُّنْيَا فَنَعَمْ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هَذَا بَارِضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ، فَتَنَاوَلَ جَبْرِيْلُ مِنْ تُرْبَتِهَا فَأَرَاهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا أَحْيَطَ بِحُسَيْنٍ حِينَ قُتِلَ، قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوا: كَرْبَلَاءُ، قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ رَسُولُهُ: كَرْبُ وَبَلَاءُ - وَفِي رِوَايَةٍ: صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ -

(۴۵۰) رواه الطبرانی باسناد ور رجال احدھا ثقات - انظر مجمع الزوائد ۱۸۹/۹

حدیث نمبر ۳۵۰:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں انتظار کر رہا ہوں میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہچکیوں کی آواز سنی جب میں آئی تو حضرت حسین آپ کی گود میں تھے اور نبی ﷺ آپ کی پیشانی کو چومتے ہوئے رو رہے تھے میں نے عرض کی اللہ کی قسم مجھے علم نہیں آپ کب آئے آپ ﷺ نے فرمایا بیشک جبرئیل میرے ساتھ گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کیا آپ حسین سے محبت کرتے ہیں؟ میں کہا اگر دنیا کی بات کرتے ہو تو ہاں میں اس سے محبت کرتا ہوں جبرئیل نے کہا عنقریب آپ کی امت اس کو قتل کر دے گی اور زمین کے اس ٹکڑے کو کربلا جاتا ہے پس جبرئیل گئے اور وہ مٹی لا کر نبی ﷺ کو دکھائی پھر جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ کر کے ان کو قتل کیا گیا تو آپ نے پوچھا اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کربلا، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ”کرب و بلا“ سچ فرمایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ تکلیف اور آزمائش والی زمین ہے۔

۳۵۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَلَكَ الْمَطَرِ لَسْتَأْذِنَ رَبَّهُ أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَذِنَ لَهُ، فَقَالَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: أَمْلِكِي عَلَيْنَا الْبَابَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ، قَالَ: وَجَاءَ الْحُسَيْنُ لِيَدْخُلَ فَمَنْعَتْهُ، فَوَثَبَ فَدَخَلَ فَجَعَلَ يَقْعُدُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى مَنْكِبِهِ وَعَلَى عَاتِقِهِ، قَالَ: فَقَالَ الْمَلَكُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَعْجِبُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتَكَ الْمَكَانَ الَّذِي يَقْتُلُ فِيهِ، فَضْرَبَ بِيَدِهِ فَجَاءَ بِطِينَةٍ حَمْرَاءَ، فَأَخَذَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ فَضْرَبَتْهَا فِي خِمَارِهَا، قَالَ: قَالَ ثَابِتٌ: بَلَّغْنَا أَنَّهَا كَرُّ بَلَاءٍ۔

حدیث نمبر ۳۵۱:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارش کے فرشتے نے اپنے رب سے اجازت طلب کی

(۴۵۱) آخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۳/ ۲۴۲

کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو اسکو اجازت مل گئی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا؛ کہ میں نے دروازہ بند کر لیا تاکہ ہمارے پاس کوئی نہ آسکے حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تاکہ وہ داخل ہوں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں روک دیا تو وہ رونے لگے پھر اندر آگئے اور نبی ﷺ کی پشت، کندھوں اور گردن پر سوار ہونے لگے فرشتے نے نبی ﷺ سے عرض کیا کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں اس سے محبت کرتا ہوں فرشتے نے کہا عنقریب آپ کی امت اسکو قتل کر دے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپکو وہ جگہ دیکھا سکتا ہوں جہاں پر انکو قتل کیا جائیگا۔ پس اس فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور سرخ مٹی لایا تو حضرت ام سلمہ نے اسے پکڑ کر اپنے دوپٹے کے کنارے میں باندھ لیا حضرت ثابت کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ مٹی کربلا کی تھی۔

۴۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ - شَكَّ الرَّاوِي - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَحَدِاهُمَا:  
لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتِ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ  
مَقْتُولٌ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتَكَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي يَقْتُلُ بِهَا، قَالَ: فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ.  
حدیث نمبر ۴۵۲:

حضرت عائشہ یا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (راوی کو شک ہے) نبی ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کو فرمایا میرے گھر آج میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہ آیا اس نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا جائیگا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپکو اس زمین کی مٹی دکھا سکتا ہوں جہاں پر ان کو قتل کیا جائیگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سرخ مٹی لے کر آیا۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فاطمہ بنت النبی ﷺ

سیدة نساء العالمین و سیدة نساء اهل الجنة

مکتبہ زین العابدین لاہور

## اولادِ تہا

## حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت

۴۵۳۔ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَلَدَتْهَا

وَقُرَيْشُ تَبْنِيَّ الْبَيْتِ، وَذَلِكَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِخَمْسِ سِنِينَ۔

حدیث نمبر ۲۵۳:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، ان کی والدہ خدیجہ بنت خویلد ہیں اور ان کی ولادت اعلان نبوت سے

پانچ سال پہلے ہوئی جب قریش بیت اللہ تعمیر کر رہے تھے۔

(۲)

قَبْلَ أَنْ يُتَزَوَّجَ عَلِيٌّ بِفَاطِمَةَ كَانَ خَطَبَهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت علی سے شادی سے پہلے ابوبکر و عمر نے بھی سیدہ کیلئے نکاح کا پیغام بھیجا

۴۵۴۔ عَنْ عَلْبَاءِ بْنِ أَحْمَرَ الشُّكْرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ،

فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَنْتَ تَنْظِرُ بِهَا الْقَضَاءَ۔ فَذَكَرَ ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَدِّكَ يَا أَبَا

بَكْرٍ۔ ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعُمَرَ: أَخْطَبُ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَخَطَبَهَا، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا

قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ تَنْظِرُ بِهَا الْقَضَاءَ، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ: رَدِّكَ يَا عُمَرُ

ثُمَّ إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ قَالُوا لِعَلِيِّ: أَخْطَبُ فَاطِمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَخَطَبَهَا فَزَوَّجَهُ

النَّبِيُّ ﷺ، فَبَاعَ عَلِيُّ بَعِيرًا لَهُ، وَبَعْضَ مَتَاعِهِ فَبَلَغَ أَرْبَعِمِائَةَ وَثَمَانِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

اجْعَلْ ثَلَاثِينَ فِي الطَّيِّبِ وَثَلَاثِينَ فِي الْمَتَاعِ۔

حدیث نمبر ۳۵۴:

حضرت علماء بن احمد شکری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی شادی کے فیصلے کا انتظار کرو حضرت ابو بکر نے اس بات کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کہا۔ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے تجھے انکار کر دیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو کہا کہ تو نبی ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیج جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کو بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابو بکر کو دیا کہ حضرت فاطمہ کی شادی کے فیصلے کا انتظار کریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکو یہ بات بتائی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر آپ ﷺ نے تجھے انکار کر دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ تو رسول اللہ ﷺ کی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ان کی قرابت کا ذکر کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا پس نبی ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ اور کچھ سامان بیچا تو اسکی قیمت تقریباً چار سو اسی درہم تھی تو نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ دو ٹلٹ حق مہر ادا کرو اور ایک ٹلٹ کا سامان خرید لو۔

۳۵۵۔ عَنْ حَجْرِ بْنِ عَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هِيَ لَكَ يَا عَلِيُّ لَسْتُ بِدَجَالٍ، يَعْنِي لَسْتُ بِكَذَّابٍ- وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ وَعَدَ عَلِيًّا بِهَا قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔  
حدیث نمبر ۳۵۵:

حضرت حجر بن عنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی ﷺ نے فرمایا اے علی وہ تیرے لیے ہیں میں جھوٹا نہیں

(۴۵۵، ۴۵۶) اجر جہما النسائی فی کتاب ۲۶ وابن سعد فی الطبقات الكبرى: ۱۹/۸-۲۰

ہوں اور آپ ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پیغام نکاح بھیجنے سے قبل ہی آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا وعدہ کر چکے تھے۔

۴۵۶۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيُّ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ عَلِيًّا

يَذُكُرُكَ، فَسَبَكْتُ فَرَوْ جَهَا۔

حدیث نمبر ۴۵۶:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام

بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے پوچھا کہ علی تیرا (تیرے ساتھ نکاح کا) ذکر کر رہا ہے تو آپ خاموش رہیں اور آپ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

### ۳۔ مَاذَا كَانَ جَهَازَهَا

#### سیدہ کا جہیز کیا تھا

۴۵۷۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ أَدَمٍ حَشُوها لَيْفٌ إِلَّا ذَخِيرًا۔

حدیث نمبر ۴۵۷:

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ریشمی چادر، مشک اور اذخر گھاسن سے بھرے ہوئے چمڑے کے تکیے

میں رخصت کیا۔

۴۵۸۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيلَةٍ

وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشُوها لَيْفٌ، وَرَحِيئِينَ وَسِقَاءً وَجَرَّتَيْنِ۔

(۴۵۸) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۱۴ ميمنية

(۴۵۹) اخرجه النسائي في كتاب النكاح-باب جهاز الر جل ابنته ص ۱۱۰

حدیث نمبر ۴۵۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تو ان کے ساتھ ریشمی چادر، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ، دو چکیاں اور دو پانی کے گھڑے بھیجے۔

۴۔ کَيْفَ جَهَّزَهَا النَّبِيُّ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے آپ کو جہیز کیسے دیا

۴۵۹۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقَرْبِيَّةٍ، وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ۔  
حدیث نمبر ۴۵۹:

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ریشمی چادر، مشک اور اذخر گھاس سے بھرا ہوا تکیہ دیکر رخصت کیا۔

۵۔ مَاذَا أَصْدَقَهَا عَلِيٌّ

حضرت علی نے سیدہ حق مہر کیا دیا

۴۶۰۔ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَا تَصَدَّقُهَا؟ قَالَ: مَا عِنْدِي مَا أَصْدَقُهَا۔ قَالَ: فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْجِطْمِيَّةَ الَّتِي كُنْتَ مَنَحْتُكَ؟ قَالَ: عِنْدِي۔ قَالَ: أَصْدُقُهَا إِيَّاهَا قَالَ: فَأَصْدُقُهَا وَتَزَوَّجَهَا۔ قَالَ عِكْرَمَةُ: كَانَ ثَمْنُهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمٍ۔  
حدیث نمبر ۴۶۰:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تو اس کو مہر میں کیا دے گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری حطمیہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ آپ ﷺ نے



عرض کی وہ میرے پاس ہے آپ ﷺ نے فرمایا مہر میں وہی دیدے راوی کہتے ہیں انہوں نے زرہ مہر میں دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا حضرت عکرمہ کہتے ہیں اس زرہ کی قیمت چار درہم تھی

۴۶۱۔ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: أَمَهَرَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ بِذُنَا فَيْمَتَهُ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ۔

حدیث نمبر ۴۶۱:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں جو زرہ دی اس کی قیمت چار درہم تھی۔

۶۔ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ هَيَاتَا الدَّارَ وَالْعُرْسَ

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ نے سیدہ کو رخصتی کیلئے تیار کیا

۴۶۲۔ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْهَزَ فَاطِمَةَ حَتَّى نَدْخُلَهَا عَلَى عَلِيٍّ - فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ - فَفَرَّسْنَا تَرَابًا لَيْنًا مِنْ أَغْرَاضِ الْبَطْحَاءِ - ثُمَّ حَشَوْنَا بِرُفُضْتَيْنِ - لَيْفًا - فَنَفَّسْنَا بِأَيْدِينَا، ثُمَّ أَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا، وَعَمَدْنَا إِلَى عَوْدٍ، فَعَرَّضْنَا فِي جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقَى عَلَيْهِ الثُّوبُ، وَيَعْلُقَ عَلَيْهِ السَّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا أَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ۔

حدیث نمبر ۴۶۲:

حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر دیں تاکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا سکیں پھر ہم نے ان کے مکان میں جا کر بطحاء کی مٹی کا فرش بنایا اس کے بعد اپنے ہاتھوں سے کھجور کی چھال سے تکیے بھرے پھر ہم نے کھانے کے لیے کھجور اور کشمش منگوائی اور بیٹھا پانی پلایا اسکے بعد ایک ستون کھڑا کیا تاکہ اس پر مشکیزہ اور کپڑے لٹکائے جا سکیں پس ہم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے عمدہ شادی کوئی نہیں دیکھی۔

(۴۶۲) اخرجہ ابن ماجہ فی ۹۔ کتاب النکاح باب ۲۴ الولیمة، ح ۱۹۱۱

## ۷۔ کَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (ﷺ) يُحِبُّهَا

### رسول اللہ ﷺ کی آپ سے کیسی محبت تھی

۳۶۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرُ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ عَلِيُّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ زَيْدٌ، أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَسْأَلَهُ، فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاؤُا وَيَسْتَأْذِنُونَهُ، فَقَالَ: أَخْرُجْ فَانظُرْ مَنْ هُوَ لِأَيِّ؟ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرُ وَعَلِيُّ وَزَيْدٌ، مَا أَقُولُ أَبِي؟ قَالَ: ائْتِن لَّهُمْ، وَدَخَلُوا فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ، قَالُوا نَسْأَلُكَ عَنِ الرَّجَالِ؟ قَالَ: أَمَا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَاشْبَهُ خَلْقَكَ خَلْقِي، وَاشْبَهُ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي، وَأَمَا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتْنِي، وَأَبُو وَلَدِي وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي، وَأَمَا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَاللَّيْ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ۔

حدیث نمبر ۳۶۳:

حضرت محمد بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے حضرت جعفر نے کہا میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہوں اور حضرت علی نے کہا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہوں اور حضرت زید بن حارث نے کہا کہ میں تم سے زیادہ محبوب ہوں پس انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے جا کر اس بارے میں پوچھتے ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ آئے انہوں نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا باہر دیکھو کون ہے؟ میں نے عرض کی یہ جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو وہ آئے انہوں نے عرض کی آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

زیادہ محبوب ہیں انہوں نے عرض کی ہم نے مردوں کے بارے میں سوال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے جعفر جہاں تک تمہاری بات ہے تو تو صورت اور اخلاق کے اعتبار سے میرے زیادہ مشابہ ہے اور تو میرے خاندان سے ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا جہاں تک تمہاری بات ہے تو تو میرا داماد ہے اور میرے بیٹوں کا باپ ہے اور تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور اے زید رضی اللہ عنہ جہاں تک تیری بات ہے تو تو میرا (منہ بولا) بیٹا ہے اور مجھ سے ہے اور تو ساری قوم سے زیادہ محبوب ہے۔

۴۶۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةَ وَهُمَا يَضْحَكَانِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ سَكْتَنَا، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: مَا لَكُمَا؟ كُنْتُمَا تَضْحَكَانِ فَلَمَّا رَأَيْتُمَانِي سَكْتَا فَبَادَرْتُ فَاطِمَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ هَذَا (مُسِيرَةٌ إِلَى عَلِيٍّ): أَنَا أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ أَنَا أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ لَكَ رِقَّةُ الْوَالِدِ، وَعَلِيٌّ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْكَ۔

حدیث نمبر ۴۶۴:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے وہ دونوں مسکرا رہے تھے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو خاموش ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا ہوا؟ کہ تم دونوں ہنس رہے تھے اور مجھے دیکھ کر خاموش ہو گئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دینے میں پہل کی اور عرض کیا میرے باپ قربان ہو جائیں یا رسول اللہ ﷺ یہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کہہ رہے ہیں کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہوں اور میں نے کہا کہ میں آپ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہوں تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا اے بچی تمہارے لیے تو بچوں جیسی نرمی ہے اور علیؑ میرے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہے۔

(۴۶۴) قال الهیثمی ۲/۹: رواه الطبرانی، ورجاله رجال الصحیح

۴۶۵۔ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ: أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ وَأَنْتَ أَغْرُ عَلِيَّ مِنْهَا۔  
حدیث نمبر ۴۶۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ میں یا فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے زیادہ عزیز ہے۔

۸۔ قَوْلُ النَّبِيِّ (ﷺ) إِنَّهَا بُضِعَتْ مِنْهُ

حضور ﷺ کا فرمان کہ سیدہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے

۴۶۶۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بُضِعَتْ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَاهَا أَغْضَيْتَنِي۔  
حدیث نمبر ۴۶۶:

حضرت مسور بن محرمہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۴۶۷۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَسَمِعْتُ بِذَلِكَ فَاطِمَةَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ هَذَا عَلِيُّ نَاكِحَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ جِئِنَ تَشْهَدُ يَقُولُ: أَمَا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ ابْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي، وَأَنَّ فَاطِمَةَ

(۴۶۵) رواه الطبرانی في الاوسط

(۴۶۶) أخرجه البخاری في صحيحه كتاب ۶۲ فضائل اصحاب النبي ﷺ باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ

(۴۶۷) أخرجه البخاری في كتاب ۶۲ فضائل اصحاب النبي ﷺ

بُضْعَةَ بِنْتِي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَ هَا، وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ  
اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخُطْبَةَ۔

حدیث نمبر ۴۶۷:

مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا جب یہ بات حضرت  
فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی آپکی قوم یہ بات کرتی ہے کہ آپ  
ﷺ کی بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے  
ہیں پس رسول اللہ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اما بعد میں نے ابو  
العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کیا اس نے مجھ سے بات کی اور سچ بولا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا  
ہے اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی  
ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی تو حضرت علی نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

۴۶۸۔ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرِمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ  
يَقُولُ: إِنَّ بِنْتِي هَشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةَ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ  
، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ  
ابْنَتِي، وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّمَا ابْنَتِي بُضْعَةُ بِنْتِي، يُرِيْبُنِي مَا رَابَهَا، وَيُوْذِيْنِي مَا آزَاهَا۔  
حدیث نمبر ۴۶۸:

حضرت ابو ملیکہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا  
کہ بنو ہاشم بن مغیرہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں  
اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں  
اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم

(۴۶۸) اخر جہ مسلم فی ۴۴ - کتاب فضائل الصحابة (۱۵) باب فضائل فاطمة - علیہا السلام

میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، آپ نے ایسے ہی کہا۔

۴۶۹۔ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ

بَيْنِي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا-

حدیث نمبر ۴۶۹:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا

میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۴۷۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ

فَقَالَ: إِنَّهَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ بَيْنِي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا-

حدیث نمبر ۴۷۰:

حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح

کی بات کی جب یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو

اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

۴۷۱۔ عَنِ الْمِسُورِ قَالَ: بَعَثَ حَسَنُ بْنُ حَسَنِ إِلَى الْمِسُورِ يَخْطُبُ بِنْتًا لَهُ،

قَالَ لَهُ: تَوَافِينِي فِي الْعَتَمَةِ، فَلَقِيَهُ، فَحَمِدَ اللَّهُ الْمِسُورُ فَقَالَ: مَا مِنْ سَبَبٍ وَلَا نَسَبٍ

وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ

بَيْنِي [وفی روایة: شحنة] يَبْسُطُنِي مَا بَسَطَهَا، وَيَقْبِضُنِي مَا قَبَضَهَا، وَأَنَّهُ يَنْقَطِعُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبًا وَالْأَسْبَابُ إِلَّا نَسَبِي وَسَبَبِي، وَتَحْتَكَ ابْنَتُهَا، وَلَوْ زَوَّجْتُكَ قَبَضَهَا

(۴۶۹) اخر جہ الامام مسلم فی صحیحہ ۴۴ - کتاب فضائل الصحابة (۱۵) باب فضائل فاطمة، ح ۹۴، ص ۱۹۰۳

(۴۷۰) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ ۵/۴، و اخر جہ الترمذی فی ۵۰ - کتاب فضائل الصحابة (۶۱)

باب فضائل فاطمة، ج ۳۸۶۹

(۴۷۱) اخر جہ الامام احمد فی مسندہ فی موضعین: ۴/ ۳۳۲، ۳۲۶

ذَلِكَ، فَذَهَبَ عَاذِرًا لَهُ۔

حدیث نمبر ۴۷۱:

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن حسن نے مسور کی طرف ان کی بیٹی کا نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے قاصد کو بھیجا کہ حسن کو کہنا مجھے عشاء کے وقت مل لیں پس جب ملاقات ہوئی تو مسور نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور کہا مجھے تمہارے حسب و نسب اور سسرال سے زیادہ کوئی حسب و نسب اور سسرال محبوب نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس چیز سے وہ تنگ ہوتی ہے میں بھی تنگ ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے میں بھی اس سے خوش ہوتا ہوں اور قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے علاوہ تمام حسب و نسب ختم ہو جائیں گے آپ کے نکاح میں حضرت فاطمہ کی بیٹی پہلے سے ہے اگر میں نے بھی اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا تو نبی ﷺ تنگ ہوں گے یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔

۹۔ إِمَّا طَهَّهَا الْأَذَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (ﷺ)

حضرت فاطمہ کا رسول اللہ ﷺ تکلیف دہ چیز (اوجھڑی) کو دور کرنا

۴۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو

جَهْلٍ وَأَصْحَابُهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جُزُورِ بَنِي فَلَانٍ

فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ، فَاتَّبَعَتْ أَشْقَى الْقَوْمِ، فَجَاءَ فَانظَرَ حَتَّى سَجَدَ

النَّبِيُّ ﷺ، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظَرُ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ، قَالَ:

فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيَجِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ،

حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ

(ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي

ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةً ، ثُمَّ سَمَى : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بِي جَهْلٍ ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ،  
 وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ ، وَأُمِّيَةَ بْنَ خَلْفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ ، وَعَدَدَ  
 السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفِظْهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
 صَرَخِي فِي الْقَلْبِ يَوْمَ بَدْرٍ -

حدیث نمبر ۲۷۲:

حضرت عبداللہ بن مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جبکہ ابو  
 جہل اور اسکے کچھ ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے  
 سے اونٹ کی او جھڑی لا کر محمد کی پیٹھ پر رکھے گا جب وہ سجدے میں ہو تو قوم سے ایک بڑا بد بخت اٹھا اور جا کر لے آیا  
 اس نے انتظار کیا حتی کہ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی اور میں  
 بیچارگی سے دیکھ رہا تھا کاش میرا کوئی ساتھی ہوتا وہ ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدے  
 میں رہے اور سر نہ اٹھایا حتی کہ حضرت فاطمہ آئیں تو اسے آپ ﷺ کی پیٹھ سے ہٹایا تو آپ نے سر اٹھایا پھر تین  
 مرتبہ عرض کی اے اللہ قریش کو سنبھال ان پر آپ ﷺ کا یہ دعا کرنا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا  
 قبول ہوتی ہے پھر نام لیے اے اللہ ابو جہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف  
 اور عتبہ بن ابو معیط اور ساتویں کا بھی نام لیا لیکن مجھے یاد نہیں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے  
 میں نے دیکھا جن کے رسول اللہ ﷺ نے نام لیے وہ بچھاڑ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے گئے۔

۳۷۳ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ - فَقَالَ أَبُو  
 جَهْلٍ ، وَنَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، نُجِرَتْ جَزُورٌ بِنَا حِيَةَ مَكَّةَ ، فَأَرْسَلُوا فَجَاءُوا مَنْ سَلَاهَا  
 وَطَرَحُوهُ عَلَيْهِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَالْقَتُّ عَنْهُ - فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ  
 بِقُرَيْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ، لَا بِي جَهْلٍ بِنِ هَشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنِ

(۴۷۳) اخرجه البخاری فی ۴ ك - ۵۶ الجهاد والسير ، باب : الدعاء



رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ ، وَأَبِيَّ بْنَ خَلْفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ، فَلَقَدْ رَأَيْتَهُمْ فِي قَلْبِ بَدْرِ قَتْلِي ، قَالَ أَبُو اسْحَاقَ : وَنَسِيتُ السَّابِعَ -- وَالصَّحِيحُ أَمِيَّةٌ -  
حدیث نمبر ۴۷۳:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے تو ابو جہل اور قریش کے کچھ لوگوں نے کہا مکہ مکرمہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے پس انہوں نے بھیجا کچھ آدمیوں کو وہ او جھری لے آئے اور آپ ﷺ پر رکھ دے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے اوپر ہٹایا پھر آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ قریش کی گرفت فرما اے اللہ قریش کی گرفت فرما اے اللہ قریش کی گرفت فرما ان میں سے ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا پایا کیونکہ وہ قتل کر دیے گئے تھے ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا نام بھول گیا۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ امیہ ہے۔

۱۰۔ تَمْرٍ يَضِيحُ لِلنَّبِيِّ (ﷺ) فِي جَرَّاحِهِ يَوْمَ أَحَدٍ

حضرت فاطمہ نے نبی کریم ﷺ کو احد کے دن آنے والے زخموں کا علاج کیا

۴۷۴۔ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، كَانَ عَلِيٌّ يَضِيحُ بِالْمَاءِ فِي تَرْبِيبِهِ ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ ، وَأَخَذَ حَبِيرٌ فَأَحْرَقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ -

حدیث نمبر ۴۷۴:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ نبی ﷺ کے زخموں کا علاج کسی چیز سے کیا گیا حضرت سہل نے فرمایا اسکے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا حضرت علی اپنی ڈھال میں

(۴۷۴) أخرجه البخاری فی کتاب المغازی - با دواء الجرح با حرق الحصير ، وغسل المرأة عن ايها الدم،

پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک سے خون دھور ہی تھی اور بوریہ کا ایک ٹکڑا جلا کر آپ ﷺ کا زخم بھرا گیا۔

۴۷۵۔ سئل سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: جُرْحُ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكُسِرَتْ رُبَا عَيْتُهُ، وَهَشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ۔ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمَجْنِ۔ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَذِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً، أَخَذَتْ قِطْعَةَ حِصْرِ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رِمًا دَا۔ ثُمَّ الصَّقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْمَتَسَكَ الدَّمَ۔  
حدیث نمبر ۴۷۵:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے جنگ احد کے دن زخمی ہونے کے بارے سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس دن آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کر دیا گیا اور سامنے کے دانت مبارک شہید کر دیے گئے تھے کیونکہ سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا تھا پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھور ہی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور بھی زیادہ بہ رہا تو بوری کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھردی تو خون بہنا بند ہو گیا۔

۴۷۶۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: اِخْتَلَفَ النَّاسُ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَكَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي۔ كَانَتْ فَاطِمَةُ۔ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ۔ وَعَلِيُّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تَرْسِهِ، فَأَخَذَ حَبِيبًا فَحَرَّقَهُ، فَحَشِي بِهِ جُرْحَهُ۔

(۴۷۵) اخرجه البخاری فی کتاب المغازی، باب ما اصاب النبی ﷺ من الجراح یوم احد

(۴۷۶) اخرجه البخاری فی کتاب النکاح باب ولا یبدین زینہن، ۲۵۱/۷،

حدیث نمبر ۴۷۶:

حضرت سفیان بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخموں کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ تو انہوں نے حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور یہ مدینہ میں نبی ﷺ کے اصحاب سے آخری رہ گئے تھے تو حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق لوگوں میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھور ہی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لاتے تھے تو بوری کے ایک ٹکڑے کو جلا کر اس کی راکھ سے آپ ﷺ کا زخم بھر دیا گیا۔

۴۷۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلِيٌّ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَيْضَةَ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رُبَا عَيْتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمَجْنِ، وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَسْبِرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَالصَّقَّتْهَا عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَقَا الدَّمَ۔

حدیث نمبر ۴۷۷:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر کا خود توڑ دیا گیا آپ کے چہرہ مبارک سے خون بہایا گیا اور سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لائے اور حضرت فاطمہ نے آکر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھویا جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ سے رسول اللہ ﷺ کا زخم بھر دیا تو خون بہنا بند ہو گیا۔

۴۷۸۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ: بَيَّ شَيْءٌ دُوْرِي جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَأَخَذَ حَصِيرًا

(۴۷۷) اخر جہ البخاری فی کتاب، باب حرق الحصیر لیسد به الدم

(۴۷۸، ۴۷۹) اخر جہما الامام احمد فی مسند ۵: ۵/۳۳۰، ۵۳۴

فَأَحْرَقَهُ، فَحَشِبًا بِهِ جُرْحُهُ-

حدیث نمبر ۴۷۸:

حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال سے پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھور ہی تھی پھر انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور اسکی راکھ زخم میں بھردی۔

۴۷۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ أُحُدٍ،

أَحْرَقَتْ قِطْعَةً مِّنْ حَسِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ تَجْعَلُهُ عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ الَّذِي بَوَّجِهَهُ،

قَالَ: وَأَتَى بِتُرْسٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَتْ عَنْهُ الدَّمَ-

حدیث نمبر ۴۷۹:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا پھر اس کی راکھ کو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر زخم بھردیا اور ان کے پاس ڈھال میں پانی لایا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس سے خون دھو دیا۔

(۱۱)

قول النبی ﷺ لہما وهو علی فراش موته: انہا اول اہل بیتہ تتبعہ

حضور ﷺ کا اپنے مرض وفات میں سیدہ کے بارے میں کہنا کہ ”اہلبیت میں سے پہلے وہ

آپ ﷺ کے پاس آئیں گی“

۴۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَعَا النَّبِيَّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قَبِضَ

فِيهِ فَسَارَهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَهَا فَضَجَّكَتْ، قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ

(۴۸۰) اخرجه البخاری فی کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب: منقبہ فاطمہ

، فَقَالَتْ : سَأَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ ، فَبَكَيْتُ ،  
ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوْلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَجَّكَتُ -

حدیث نمبر ۴۸۰:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس مرض کی حالت میں بلایا جس میں آپ کا وصال ہوا پس آپ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور دوبارہ کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگیں پہلی بار جب سر کاٹا گیا تو مجھے یہ خبر دی کہ اسی مرض میں میرا وصال ہو جائیگا پس میں رونے لگی پھر دوبارہ سرگوشی کی اور مجھے خبر دی کہ بیشک میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں گی پس میں ہنسنے لگی۔

۴۸۱ - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَأَرَهَا - فَبَكَتُ - ثُمَّ سَأَرَهَا فَضَجَّكَتُ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ : مَا هَذَا الَّذِي سَأَرَكَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَكَيْتَ ، ثُمَّ سَأَرَكَ فَضَجَّكَتِ ؟ قَالَتْ : سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ ، فَبَكَيْتُ - ثُمَّ سَأَرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوْلُ مَنْ يَتَّبَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ ، فَضَجَّكَتُ -  
حدیث نمبر ۴۸۱:

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ بیشک ان کو حضرت عائشہ نے بیان کیا۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر دوبارہ کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمہارے کان میں کیا بات کی کہ تم رونے لگ پڑیں اور پھر کیا بات کی کہ تم ہنسنے لگ پڑیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنی لگیں کہ پہلی بار مجھے سر کاٹا گیا تو میں رونے لگ پڑی اور پھر دوسری سرگوشی میں مجھے خبر دی کہ بیشک میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں گی پس

(۴۸۱) اخر جہ مسلم فی صحیحہ فی ۴۴ - کتاب فضائل الصحابة باب (۱۵) فضائل فاطمة

میں ہنسے لگ پڑی۔

۴۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ - فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُمْ امْرَأَةً - فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مَشِيَّتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا بِنْتِي فَاجْلَسْهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ - ثُمَّ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ - ثُمَّ أَنَّهُ سَارَهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا - فَقُلْتُ لَهَا: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرِحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ - فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ: أَخْصَكِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَ مَا تَبْكِينَ؟ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَفْشَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - حَتَّى إِذَا قَبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: أَنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً - وَأَنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجْلِي - وَأَنْكَ أَوْلَ أَهْلِي لِحُوقَابِي - وَنَعَمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ - فَبَكَيْتُ لِذَلِكَ، ثُمَّ أَنَّهُ سَارَنِي فَقَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ - أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ فَضَحِكَتُ لِذَلِكَ -

حدیث نمبر ۴۸۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج جمع تھیں اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ تھی پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں اور انکی چال نبی ﷺ سے ملتی تھی آپ ﷺ نے کہا میری بیٹی مرحبا! پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھالیا پھر نبی ﷺ نے انکے کان میں کوئی بات کہی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر حضرت محمد ﷺ نے کان میں کوئی بات کہی پس وہ ہنسے لگیں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا آپ کو کس بات رلایا؟ تو حضرت فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی پس حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا میں نے آج تک (۴۸۲)

ایسی خوشی نہیں دیکھی جو غم کے اتنے قریب ہو۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے کہا جب وہ روئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر تمہیں کسی بات کے ساتھ خاص کیا ہے اور پھر بھی تم رو رہی ہو؟ میں نے ان سے پوچھا جو رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا تو انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں ان سے پھر پوچھا تو حضرت فاطمہ نے کہا پہلی بار نبی ﷺ نے مجھے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن مجید کا دور ایک مرتبہ کرتے تھے اور اس سال دو مرتبہ کیا ہے میرا گمان یہی ہے کہ میرا وقت قریب ہے اور بیشک تو مجھے سب سے پہلے ملے گی میرے گھر والوں میں سے اور میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں پس میں اسی وجہ سے رونے لگ پڑی پھر دوبارہ جب سرگوشی فرمائی تو فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تم مومن عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو پس میں اس وجہ سے ہنسنے لگی۔

۴۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهُ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدِيًّا بِرَسُولِ اللَّهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ قَالَتْ: وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلْتُ فَأَكْبَتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسَهَا فَبَكَتُ، ثُمَّ أَكْبَتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسَهَا فَضَجَّكَتُ، فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ إِنْ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوْفِي النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتَ جِئِنَ أَكْبَيْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَفَعْتُ رَأْسَكَ فَبَكَيْتَ ثُمَّ أَكْبَيْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسَكَ فَضَجَّكَتِ - مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ: أَنِّي إِذَا لَبِدِرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي إِنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لِحُوقَابِهِ فَذَلِكَ جِئِنَ فَضَكَّتِ -

حدیث نمبر ۲۸۳:

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے صورت، طریقہ کار، حسن حال اور اٹھنے بیٹھنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ کوئی نہیں دیکھا آپ مزید فرماتی ہیں حضرت فاطمہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں تو آپ ﷺ انکے لیے کھڑے ہو جاتے آپ کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے اور جب نبی ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لیے کھڑی ہو جاتی ان کو بوسہ دیتیں اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں جب حضور ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خدمت اقدس میں تشریف لائیں آپ جھک گئیں آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے (دل میں) سوچا میں تو عورتوں میں سے سب سے عقل مند حضرت فاطمہ کو سمجھتی تھیں لیکن یہ بھی عام عورتوں کی ہی طرح ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا آپ پہلی بار جھکیں جب سر اٹھایا تو رو رہی تھیں اور دوبارہ سر جھکا کر سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں وجہ کیا تھی؟ سیدہ نے فرمایا وہ راز اب میں بتا دیتی ہوں آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میرا وصال ہو جائیگا تو میں رونے لگی اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔

## ۱۲۔ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ

حضرت فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہیں

۲۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا زَوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةً، فَأَقِيلْتُ فَاطِمَةَ- عَلَيْهَا السَّلَامُ- تَمْشِي لَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَى مَسْئَتُهَا مِنْ مَسْئِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَّبَ قَالَ: مَرَّ حَبَابًا بِبَنْتِي، ثُمَّ اجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَهَا فَبَكَتُ بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَ نِسَاءِهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ



تَضَحُّكَ ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ : خَصَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ، ثُمَّ  
 أَنْتِ تُبَكِّينَ !! فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّ سَارَكَ ؟ قَالَتْ : مَا كُنْتُ لِأَفْشِي  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ ، فَلَمَّا تُوَفِّي قُلْتُ لَهَا : عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنْ  
 الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي ، قَالَتْ : أَمَا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرْتَنِي ، قَالَتْ : أَمَا مَنْ سَارَنِي فِي الْأَ  
 مْرِ الْأَوَّلِ ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَمَا يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ  
 الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ ، فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعَمَ السَّلْفِ أَنَا  
 لَكَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَاءَ الَّذِي رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأَى جَزَعَنِي سَارَنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا  
 تَرْضَيْنَ أَنْ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ -  
 حديث نمبر ۴۸۴ :

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم حضور اکرم ﷺ کی بیویاں جمع تھیں اور ہم میں  
 سے کوئی بھی کم نہ تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں بخدا ان کا چلنا نبی ﷺ کے چلنے جیسا تھا جب آپ ﷺ  
 نے انکو دیکھا تو مسرور ہو گئے اور فرمایا خوش آمدید میری بیٹی پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا پھر ان  
 کے ساتھ سرگوشی کی تو وہ بہت زیادہ رونے لگی جب آپ ﷺ نے ان کو پریشان دیکھا تو دوبارہ سرگوشی کی تو  
 حضرت فاطمہ ہسکرا نے لگیں تو حضور اکرم ﷺ کی بیویوں میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے راز  
 کے لیے تمہیں مختص کیا ہے پھر بھی تم رورہی ہو جب نبی ﷺ چلے گئے تو میں نے آپ سے رسول اللہ ﷺ کی  
 سرگوشی کے بارے میں سوال کیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر  
 نہیں کرنا چاہتی جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو میں نے حضرت فاطمہ سے کہا میں تجھے قسم دیتی ہوں اس حق کی  
 جو تم پر میرا ہے کہ مجھے خبر دو تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں اب میں آپ کو بتا دیتی ہوں تو انہوں نے کہا  
 کہ پہلی بار جب رسول اللہ ﷺ نے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن کریم کا  
 ایک دور کیا کرتے تھے اور اس سال مجھ سے دو مرتبہ دور کیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے لہذا

اللہ پاک سے ڈرنا اور صبر سے کام لینا، میں تمہارے لیے اچھا پیش رو ہوں تو حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے مجھے روتے ہوئے دیکھا پھر میرے غم کو دیکھتے ہوئے دوسری مرتبہ سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہؓ کیا تو اس بات پر راضی نہیں تو مسلمان عورتوں کی سردار شمار کی جائے یا اس امت کی عورتوں کی سردار شمار کی جائے۔

۴۸۵۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَضْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةَ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ۔  
حدیث نمبر ۴۸۵:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تیرے لیے تمام جہاں کی عورتوں میں سے کافی ہے کہ تو مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کی فضیلت کو جان لے۔

(۱۳)

فَاطِمَةُ مِنْ أَفْضَلِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
حضرت فاطمہ صاحبہ فضیلت جنتی عورتوں میں سے ہیں

۴۸۶۔ مکرر ۴۰۴

۴۸۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَا جَاَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ۔ قَالَتْ:

فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا۔ قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ

(۴۸۵) اخرجہ الامام احمد فی مسنده ۱۳۵/۳۔ و اخرجہ الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۶۲) باب فضل خدیجہ

(۴۸۷) اخرجہ الامام الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۶۱) باب فضل فاطمہ

إِبْنَةُ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ-

حدیث نمبر ۴۸۷:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ کو بلایا پس آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی کی پس آپ رونے لگیں پھر ان کو کوئی بات بیان کی پس آپ ہنسنے لگیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب رسول اکرم ﷺ وفات پا گئے تو میں نے ان سے انکے رونے اور ہنسنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ بیشک آپ وفات پا جائیں پس میں رونے لگی پھر آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ میں جنتی عورتوں کی سردار ہوں سوائے مریم بنت عمران کے تو پس میں ہنسنے لگیں۔

۴۸۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، قَالَ:

تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ- فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ-

حدیث نمبر ۴۸۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خط کھینچے فرمایا تم

جانتے ہو یہ کیا ہے؟ پس صحابہ نے کہا اللہ پاک اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ جنت کی عورتوں میں سے سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون

کی بیوی اور مریم بنت عمران ہیں۔

۴۸۹- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ-

(۴۸۸) (۴۸۸) اخراجہ الامام احمد فی مسندہ ۲۹۳/۱

(۴۸۹) (۴۸۹) اخراجہ الامام احمد فی مسندہ ۶۴/۳

حدیث نمبر ۳۸۹:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا مریم بنت عمران کے علاوہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

(۱۴)..... نَدَابَهَا فِي مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَوْتِهِ

نبی کریم ﷺ کے مرض اور آپ علیہ السلام کے وصال پر سیدہ کا آنسو بہانا

۳۹۰۔ عن انس قال: لما نقل النبي ﷺ جعل يتغشاه، فقالت فاطمة- عليها

السلام- واكرب اباه، فقال لها: ليس على ابك كرب بعد اليوم، فلما مات قالت:

يا ابتاه، اجاب ربا دعاه، يا ابتاه، من جنة الفردوس ما واه، يا ابتاه، الي جبريل ننعاه

، فلما دفن، قالت فاطمة- عليها اسلام- يا انس اطابت انفسكم ان تحثو على

رسول الله ﷺ التراب-

حدیث نمبر ۳۹۰:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو شدید تکلیف ہوئی اور آپ بہوش

ہو گئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے ابا جان کی تکلیف۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا

تمہارے والد کو آج کے بعد تکلیف نہیں ہوگی جب آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا

اے ابا جان رب نے آپ کی دعا قبول کر لی اے ابا جان آپ تو جنت الفردوس میں ہیں اے ابا جان میں اس غم کی

خبر حضرت جبرائیل امین کو سناتی ہوں جب آپ ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کو کیسے برداشت کر لیا؟

۳۹۱۔ عن انس قال: لما قالت فاطمة ذلك يعني: لما وجد رسول الله ﷺ

(۴۹۰) اخرجه البخاری فی ۶۴ کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاته-

(۴۹۱) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱۴۱/۳

من كرب الموت ما وجد ، قالت فاطمة: وا كرباه، قال رسول الله ﷺ: يا بنية انه قد حضر بابيك ما ليس الله بتارك منه احد لموا فاة يوم القيامة۔  
حدیث نمبر ۳۹۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ پر موت کی شدت طاری ہوئی تو حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی اس حالت کو دیکھ کر کہنے لگی ہائے تکلیف تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی تمہارے باپ پر جو کیفیت طاری ہوئی ہے قیامت تک آنے والے کسی انسان کو اللہ پاک یہ معاف نہیں کریگا۔  
۳۹۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ  
يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ أَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ، جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ۔  
حدیث نمبر ۳۹۲:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ پر آنسو بہائے اور، آپ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اے میرے ابا جان اے میرے ابا جان میں جبرائیل علیہ السلام کو اس غم کی خبر سنا تی ہوں اے ابا جان جنت الفردوس آپکا ٹھکانا ہے۔

۱۵۔ مُشَابَهَاتُ النَّبِيِّ ﷺ

سیدہ کی نبی کریم ﷺ سے مشابہت

۳۹۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ  
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔  
حدیث نمبر ۳۹۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

## ۱۶۔ مَشَقَّةُ الْأَعْمَالِ عَلَيْهَا فِي دَارِهَا

## گھر میں کام کی مشقت

۴۹۴۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنْ الرَّحَى، وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَ تَهُ عَائِشَةَ۔ قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضًا جَعْنَا، فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ: عَلِيُّ مَكَانِكُمَا، فَجَاءَ فَأَقْعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا، حَتَّى وَجَدَ رَدَّ قَدْ مَيَّهِ عَلَى بَطْنِي، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضًا جَعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَجَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَأَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِرًا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

حدیث نمبر ۴۹۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ وہ شکایت کریں ان زخموں کی جو چکی چلانے کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں پر آئے تھے اور انہیں یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے ہیں پس آپ ﷺ نہ مل سکے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے اس بات کا ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے پس ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو آپ ﷺ آئے میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کرتے ہو۔ جب تم اپنی آرام گاہ میں داخل ہو جاؤ یا اپنے بستروں پر آ جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لیے غلام سے بہتر ہے۔

۴۹۵۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنْ فَاطِمَةَ آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ نَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: أَلَا أَخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ، تُسَبِّحِينَ اللَّهَ عِنْدَ مَنْ مَكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: (رَأَى الْحَدِيثَ) إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ، فَمَا تَرَ كُتُهَا بَعْدَ- قِيلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ-

حدیث نمبر ۴۹۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائیں تاکہ آپ ﷺ سے خادم کا سوال کریں آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس بہتر ہو تم سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو پھر سفیان نے کہا (جو حدیث کے روایوں میں سے ایک ہیں) ان تینوں کلمات میں سے ایک 34 مرتبہ کہا حضرت علی فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہ چھوڑا آپ سے پوچھا گیا کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۴۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: قُولِي: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ مِثْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ لَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ-

حدیث نمبر ۴۹۶:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت

(۴۹۵) اخرجه البخاری فی صحیحہ: کتاب النفقات باب خادم المرأة ۸۴/۷

(۴۹۶) اخرجه الترمذی فی ۴۹ - کتاب الدعوات، (۶۸)

میں خادم کا سوال کرنے کیلئے تشریف لائیں پس نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تو کہہ اے اللہ تو ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے، ہمارا رب ہے اور ہر شے کا رب ہے تو رات، انجیل اور قرآن پاک کو نازل کرنے والا ہے پیدا کرنے والا ہے دانے اور گٹھلی کو میں تیری پناہ چاہتی ہوں ہر شے کے شر سے تو پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے اور تیری مثل کوئی نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں اور تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی شے نہیں ہمارا قرض اتا روے اور ہمیں فقر سے نجات عطا فرما۔

۴۹۷۔ انظر الحدیث ۵۰۰

۴۹۸۔ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَسْتَعِذُّ مِنْهُ، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ ذَلِكَ؟ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتُكَبِّرِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، أَحَدُهَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ،  
حدیث نمبر ۴۹۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں غلام لینے کے لیے حاضر ہوئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہاری راہنمائی ایسی چیز پر نہ کروں جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے تو تسبیح بیان کیا کر 33، مرتبہ اور تکبیر کیا کر 33، مرتبہ اور حمد بیان کیا کر 33 (راوی کہتے ہیں) ان سے ایک 34 مرتبہ کہا۔

۴۹۹۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ شَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَثَرَ الْعَجِينِ فِي يَدِهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، سَبَّيْ فَاتِمَةَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تَجِدْهُ، فَرَجَعَتْ، قَالَ: فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضًا جِعْنَا، قَالَ: فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: مَكَانُكُمْ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدًا قَدْ مَيَّ، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَخَذْتُمْ مَضًا مَضَجَكُمْ؟

(۴۹۷) اخرجہ ابن سعد فی الطبقات الكبرى ۲۵/۸، و اخرجہ الامام احمد فی مسنده ۱۰۶/۱

(۴۹۸) اخرجہ الامام احمد فی مسنده ۸۰/۱

(۴۹۹) اخرجہ الامام احمد فی مسنده ۹۶/۱



سَبَّحْتُمَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدْتُمَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرْتُمَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ۔

حدیث نمبر ۴۹۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان زخموں کی شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں جو چکی چلانے کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں پر پڑ گئے تھے پس نبی ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم کا سوال کرنے کے لیے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ کو گھر میں نہ پایا تو واپس چلی گئیں حضرت علی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو آپ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس چیز کا نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے جب تم اپنی آرام گاہ میں چلے جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

۵۰۰۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا زَوْجَهُ فَاطِمَةَ، بَعَثَ مَعَهُ بِخَمِيلَةٍ وَوِسَاءَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشُوهُمَا لَيْفٌ، وَرَحِيْبَيْنِ وَسَقَاءٍ وَجَرَّتَيْنِ، فَقَالَ عَلِيُّ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى لَقَدِ اشْتَكَيْتُ صَدْرِي، قَالَ: وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكَ بِسِنِّي، فَادْهَبِي فَاسْتَخْدِي بِيهِ، فَقَالَتْ: وَأَنَا وَاللَّهِ قَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: مَا جَاءَ بِكَ أَيُّ بُنْيَةٍ؟ قَالَتْ جِئْتُ لِأَسْأَلَكَ عَنْكَ، وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ تَسْأَلَكَ، وَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ فَأَتَيْتُكَ جَمِيعًا، فَقَالَ عَلِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتَّى اشْتَكَيْتُ صَدْرِي وَقَالَتْ فَاطِمَةُ قَدْ طَحَنْتُ حَتَّى مَجَلَّتْ يَدَايَ، وَقَدْ جَاءَكَ اللَّهُ بِسِنِّي وَسِعَةً، فَأَخَذْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ أَلَا أُعْطِيكُمْ مَا وَادَعُ أَهْلَ الصُّفَةِ تَطْوِي بَطُونَهُمْ لَا أَجِدُ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنِّي

أَبِيعَهُمْ وَأَنْفَقَ عَلَيْهِمْ أَثْمَانَهُمْ ، فَرَجَعَا ، فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ دَخَلَ فِي قَطِيفَتِهَا ، إِذَا غَطَّتْ رُؤُوسَهُمَا تَكَشَّفَتْ أَقْدَامُهُمَا ، وَإِذَا غَطَّتْ أَقْدَامَهُمَا تَكَشَّفَتْ رُؤُوسُهُمَا ، فَتَارَا ، فَقَالَ : مَكَانُكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي ؟ قَالَ : بَلِي ، بَلِي ، فَقَالَ : كَلِمَاتٌ عَلَّمْنِيهِنَّ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : تُسَبِّحَانِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَتَحْمِدَانِ عَشْرًا ؟ وَتُكْرِمَانِ عَشْرًا ، وَإِذَا أُوْتِمْتُمَا إِلَى فِرْسِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَأَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ، قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مِنْذُ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ ، وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ ؟ فَقَالَ : قَاتَلَكُمُ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، نَعَمْ ، وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ -

حدیث نمبر ۵۰۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کیا تو ان کے ساتھ ریشمی چادر، چمڑے کا تکیہ جس میں کجھور کی چھال بھری ہوئی تھی دو چکیاں، مشکیزہ اور دو مٹکے بھی بھیجے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا بخدا کنوئیں سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے سینے میں درد ہونے لگا ہے آپ کے والد صاحب کے پاس کچھ غلام آئے ہیں آپ ان سے جا کر کسی خادم کی درخواست کیجئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بخدا میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلا کر زخم بن گئے ہیں پس آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی کیسے آنا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہوئے شرم محسوس کی اور واپس لوٹ آئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی مجھے آپ ﷺ سے مانگتے ہوئے شرم آگئی پھر دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بخدا کنوئیں سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے سینے میں درد ہونے لگا ہے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلا کر زخم پڑ گئے ہیں آپ کے پاس تو قیدی آئے ہیں پس ہمیں بھی ایک خادم عطا

کیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم کیا میں غلام تمہیں دے دوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جنکے پیٹ چکے پڑے ہیں اور ان پر خرچ کرنے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں ان کو بیچ کر ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا پس وہ دونوں لوٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے جو چادر لے رکھی تھی (حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما) اس سے اگر سر کو ڈھانپتے تو قدم ننگے ہو جاتے یہ اگر قدم ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا پس وہ دونوں نبی ﷺ کو دیکھ کر اٹھنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم سوال کرتے ہو تو دونوں نے عرض کی ہاں ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایسے کلمات ہیں جو مجھے جبرائیل امین علیہ السلام نے سکھائے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۱۰ مرتبہ سبحان اللہ اور ۱۰ مرتبہ الحمد للہ اور ۱۰ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب تم اپنی آرام گاہ پر چلے جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نے اس کے بعد ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھائے ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل عراق اللہ پاک تمہیں ہلاک کرے ہاں صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۵۰۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: لَوْ أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا، فَقَدْ أَجْهَدَكَ الطَّحْنَ وَالْعَمَلَ؟ قَالَتْ: فَانْطَلِقْ مَعِي، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهَا فَسَأَلْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ذَلِكَ؟ إِذَا أَوْيْتُمْ إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَأَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَاهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ بِأَنَّهُ عَلَى اللِّسَانِ، وَالْفَ فِي الْمِيزَانِ، فَقَالَ عَلِيُّ - مَا تَرَ كُتُبَهُمَا بَعْدَ مَا سَمِعْتُمَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ-

حدیث نمبر ۵۰۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اگر آپ نبی ﷺ کی بارگاہ

میں جائیں تو ان سے خادم کا سوال کیجئے گا کیونکہ آپ کو چکی چلانے اور کام کرنے میں مشکل پیش آتی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ گیا اور ہم نے آپ ﷺ سے خادم کا سوال کیا تو نبی ﷺ فرمایا کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے؟ جب تم دونوں اپنی آرام گاہ پر آ جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ۔ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو پس یہ زبان کیلئے سوکلمات ہیں لیکن میزان میں ہزار ہیں پس حضرت علی فرماتے ہیں نبی ﷺ سے سننے کے بعد میں نے انکو کبھی نہیں چھوڑا پس ایک شخص نے پوچھا جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔

۵۰۲۔ عَنِ ابْنِ أَعْبَدٍ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: يَا ابْنَ أَعْبَدٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: تَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْنَا، قَالَ: وَتَدْرِي مَا شُكْرُهُ إِذَا فَرَعْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: وَمَا شُكْرُهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَخْبِرُكَ عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ؟ كَانَتْ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَتْ مِنْ أَكْرَمِ أَهْلِ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ زَوْجَتِي، فَجَرَّتْ بِالرَّجْحِ حَتَّى أَثَرُ، الرَّحَى بِيَدِهَا، وَأَسْقَتْ بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثَرَتِ الْقُرْبَةُ بِنَحْرِهَا، وَقُمَّتِ الْبَيْتِ حَتَّى أَغْبَرَتْ ثِيَابُهَا، وَأَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتَّى دَنَسَتْ ثِيَابُهَا، فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرَرٌ، فَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبِيٍّ أَوْ خَدِيمٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: أَنْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْأَلِيهِ خَادِمًا يَقِيكَ حَرًّا مَا أَنْتَ فِيهِ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ خَدِيمًا أَوْ خَدِيمًا، فَرَجَعْتُ وَلَمْ نَسْأَلْهُ، فَادَّكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَيَّ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ؟ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ، سَبَّجِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: فَأَخْرَجْتُ رَأْسَهَا فَقَالَتْ:

رَضِيْتُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، مَرَّتَيْنِ -

حدیث نمبر ۵۰۲

حضرت ابن اُعبد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا ابن اُعبد تمہیں معلوم ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ہی بتادیں اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کھانے کا حق یہ ہے کہ اس کی ابتداء میں پڑھیں ”بسم اللہ اللہم بارک لنا فیما رزقنا“ اللہ کے نام سے شروع، اے تو نے ہمیں جو عطا فرمایا اس میں برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا تجھے معلوم ہے کہ کھانے سے فراغت کے بعد اس کا شکر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ہی بتادیں کہ اس کا شکر کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یوں کہو۔ ”الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا“، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات نہ بتاؤں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں اور آپ ﷺ کے نزدیک تمام بچوں سے زیادہ قابل عزت تھیں اور میری بیوی تھیں انہوں نے اتنی چمکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے اور اتنے مشکیزے ڈھوئے کہ ان کی گردن پر نشان پڑ گئے۔ گھر کو اتنا سنوارا کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو گئے ہانڈیہ کے نیچے اتنی آگ جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے جس سے انہیں شدید اذیت پہنچی۔ انہی دنوں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے میں نے ان سے کہا کہ جا کر نبی ﷺ سے ایک خادم کی گزارش کرو تا کہ اس گرمی سے تو محفوظ رہ سکو چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک یا کئی خادم موجود ہیں لیکن آپ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس لوٹ آئیں (اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی اور آخر میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا) کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستر پر آؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر سیدہ نے اپنا سر (چادر سے) باہر نکالا اور دو مرتبہ کہا میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے راضی ہوں۔

۵۰۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ بِلَالًا بَطَأَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ :

مَا حَبَسَكَ؟ فَقَالَ: مَرَرْتُ بِفَاطِمَةَ وَهِيَ تَطْحَنُ، وَالصَّبِيُّ يَبْكِي، فَقُلْتُ لَهَا: إِنَّ شَيْئًا كَفَيْتِكَ الرِّحَاءَ، وَكَفَيْتَنِي الصَّبِيَّ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتِكَ الصَّبِيَّ وَكَفَيْتَنِي الرِّحَاءَ، فَقَالَتْ: أَنَا أَرْفُقُ بِابْنِي مِنْكَ، فَذَلِكَ حَبَسَنِي - قَالَ: فَرِحْمَتَهَا، رَحِمَكَ اللَّهُ.

حدیث نمبر ۵۰۳:

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دیر سے آئے نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرا وہ چکی چلا رہی تھیں اور بچہ رو رہا تھا تو میں نے ان سے کہا اگر آپ چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور آپ بچے کو چپ کروالیں اور اگر آپ تو میں بچے کو چپ کرواتا ہوں اور آپ آٹا پیس لیں تو حضرت فاطمہ نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ اپنے بچے پر مہربان ہوں تو اس وجہ سے مجھے تاخیر ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس پر رحم کیا اللہ تجھ پر رحم کرے۔

۵۰۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ تَشْتَكِي إِلَيْهِ الْخِدْمَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ لَقَدْ مَجِلْتُ يَدِي مِنَ الرَّحَى أَطْحَنُ مَرَّةً وَأَعْجَنُ مَرَّةً، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا ان رَزَقَكَ اللَّهُ شَيْئًا يَا تَكِ، وَسَادَلْكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ، إِذَا لَزِمْتَ مَضْجَعَكَ فَسَبِّحِي اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَأَحْمَدِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَذَلِكَ مِائَةٌ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْخَادِمِ، وَإِذَا صَلَّيْتَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقُولِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تُكْتَبُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَتَحُطُّ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَكُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَلَا يَجِلُّ لِذَنْبٍ كَسَبَ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَنْ

يُذَرُّكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الشَّرْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَهُوَ خَرَسُكَ، مَا بَيْنَ  
أَنْ تَقُولِيهِ غَدْوَةً إِلَى أَنْ تَقُولِيهِ عَشِيَّةً مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَمِنْ كُلِّ سُوءٍ-

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کام  
کے بوجھ کی شکایت کرنے حاضر ہوئیں چنانچہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بخدا چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں پر  
چھالے پڑ گئے ہیں ایک بار آٹا پیستی ہوں اور پھر گوندتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا جس کام کو اللہ  
نے تمہارے لئے مقدر فرمادیا ہے وہ ضرور اس کو پورا کرے گا اور میں اس سے بہتر چیز پر تمہاری رہنمائی کروں  
گا جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 34 مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کر پس یہ  
سو (کلمات) تمہارے لیے خادم سے بہتر ہیں اور جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو دس مرتبہ لا الہ الا اللہ اللہ کے سوا  
کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں وہی  
زندگی اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور ہر چیز پر قادر ہے پڑھو اور اتنی ہی مرتبہ مغرب کی  
نماز کے بعد تو بیشک ان میں سے ہر کلمے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیے جائیں گے  
اور ان میں سے ہر کلمہ اولاد اسماعیل میں سے کسی غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے اور شرک کے سوا کیا جانے والا  
کوئی گناہ اس دن شمار نہیں کیا جائے گا۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ (یہ کلمہ) صبح سے شام تک ہر شیطان  
اور برائی سے تمہاری حفاظت کرنے والا ہے۔

۷۱۔ مُطَالَبَتُهَا بِحَقِّهَا فِي مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

میراث نبی ﷺ سے اپنے حصے کا مطالبہ کرنا

۵۰۵۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَنْ يُقْسِمَ لَهَا بِمِيرَاثِهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: أَنْ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نَوْرَثُ، مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مَعَهَا حَتَّى تُوْفِيَتْ ، وَعَاشَتْ فَاطِمَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، وَأَمَرَ هُمَا إِلَى مَنْ وُلِيَ الْأَمْرَ قَالَ : فَهُمَا عَلَيَّ ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ - قَالَتْ  
 : وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ -  
 وَصَدَّقْتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ - وَقَالَ : لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا ، كَانَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ ، إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أُزِيغَ ، فَأَمَّا  
 صَدَقَّتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - وَأَمَّا فَدَكَ وَخَيْبَرَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ  
 وَقَالَ : هُمَا صَدَقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لِحَقْوِقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ - وَأَمَرَ هُمَا إِلَى مَنْ  
 وُلِيَ الْأَمْرَ - قَالَ : فَهُمَا عَلَيَّ ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ -

حدیث نمبر ۵۰۵:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضرت ابو  
 بکر صدیق سے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وراثت سے اور جو رسول اللہ ﷺ نے مال میں سے چھوڑا جو  
 اللہ نے آپ ﷺ کو فی کے طور پر عطا فرمایا تھا اس سے اپنے حصے کا سوال کیا تو حضرت ابو بکر نے جو اب رسول اللہ  
 ﷺ کا فرمان بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہم (انبیاء کرام) میراث نہیں چھوڑتے جو مال ہم چھوڑ جاتے ہیں  
 وہ صدقہ ہوتا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر غصہ آیا اور آپ نے دوبارہ بات نہ کی اور اپنی وفات تک  
 حضرت ابو بکر صدیق سے کلام نہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں حضرت عائشہ رضی  
 اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس مال میں سے حصہ مانگا تھا جو  
 خیبر اور فدک کی صورت میں رسول اللہ ﷺ چھوڑ گئے تھے اور جو بصورت صدقہ مدینہ میں موجود تھا حضرت ابو بکر  
 رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا جو کام رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے میں اس میں سے  
 کسی بات کو ترک کرنے کا مجاز نہیں، میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کا معمول رہا مجھے خوف کہ اگر میں نے  
 اس میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راہ راست سے بھٹک جاؤں گا اور آپ ﷺ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ میں



موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن خبیر اور فدک روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں اور ان اخراجات کے لیے ہیں جو آپ ﷺ کو پیش آتے رہے اور خلفاء کو پیش آئیں گے لہذا یہ حاکم وقت کی تحویل میں ہی رہیں گے امام بخاری فرماتے یہ دونوں آج تک اسی طرح چلتے آئیں ہیں۔

۵۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ - عَلَيْهَا السَّلَامُ - أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : لَا نُورَثُ مَا تَرَكَنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي قَالَ : لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكُلِ ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا عَمَلَنْ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَتَشْهَدُ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ : أَنَا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحَقَّهُمْ ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصِلَ مِنْ قَرَابَتِي -

حدیث نمبر ۵۰۶:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر نبی اکرم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو نبی کے طور پر عطا فرمایا اور جو نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کیا ہوا تھا جیسے مدینہ کی کچھ زمین، باغ، فدک اور خبیر کے خمس سے جو پاتی بچا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے آل محمد ﷺ اسی مال سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن وہ کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے بخدا نبی اکرم ﷺ کا صدقہ کیا ہوا مال جس طرح آپ کے

عہد مبارک تقسیم ہوتا رہا ہے میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے اور انہوں نے فرمایا۔ اے ابوبکر ہم آپ کی فضیلت کو پہنچاتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت اور حق کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۰۷۔ مکرر ۵۰۶

۵۰۸۔ عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَهُمَا جِيئِيذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : لَا نُورَثُ مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً۔ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ۔ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ۔ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ۔

حدیث نمبر ۵۰۸:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنا حصہ لینے کے لیے حاضر ہوئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنا حصہ مانگنے لگے حضرت ابوبکر نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت انکی فضیلت اور دین میں انکی سبقت کا ذکر کیا پھر حضرت ابوبکر کے پاس جا کر ان کی بیعت کی تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا آپ نے درست اور اچھا کام کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نیک کام سرانجام دیا تو لوگ بھی ان کے قریب ہو گئے۔

(۵۰۷) اخرجه البخاری فی باب حدیث بنی النضیر ۱۱۵/۵

(۵۰۸) اخرجه مسلم فی صحیحہ ۳۲- کتاب الجہاد والسیر (۱۶)

۵۰۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورَثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً- وَعَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ- وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ- وَصَدَقْتُهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ- وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أُزِيغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ- فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ- وَأَمَّا خَيْبَرَ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ- وَأَمَرَ هُمَا إِلَى مَنْ وُلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ-

حدیث نمبر ۵۰۹:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر سے میراث کی تقسیم کے بارے سوال کیا رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے جو اللہ نے آپ کو فدی کے طور پر عطا کیا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حصے کا جو رسول اللہ ﷺ نے خيبر، فدک اور مدینہ کے صدقات سے چھوڑا اس کا سوال کرتی رہیں تو حضرت ابو بکر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو انکار کر دیا اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے کئے ہوئے کاموں میں سے کسی کو ترک کرنے والا نہیں ہوں مجھے اسی بات کا خوف ہے اگر میں نے آپ ﷺ کے کسی کام کو چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور مدینہ کے جو صدقات ہیں وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے

(۵۰۹) اخرجه مسلم في صحيحه كتاب ۳۲، باب ۱۶، ح ۵۴ ص ۱۳۸۱-۱۳۸۲

دیے تو حضرت علی ان پر غالب آگئے اور خیبر وفد کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تحویل میں رکھا اور کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے صدقات ہیں جن کو آپ ﷺ اپنے حقوق اور ریاست کی ضروریات سے خرچ کرتے تھے اور یہ دونوں اس شخص کے پاس رہیں گے جو خلیفہ ہوگا تو آج تک یہ ایسے ہی رہا۔

۵۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِي وَوَلَدِي، قَالَتْ: فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا نُورِثُ - وَلَكِنِّي أُعْوَلُ مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعُولُهُ، وَأَنْفَقَ عَلَيَّ مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ -  
حدیث نمبر ۵۱۰:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا آپ کا وارث کون بنے گا حضرت ابو بکر نے فرمایا میری بیوی اور میرے بچے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر میں اپنے والد کی وارث کیوں نہیں بن سکتی؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہماری (انبیاء کرام کی) وارثت نہیں ہوتی لیکن میں انکونان و نفقہ دوں گا جن کو رسول اللہ ﷺ دیتے رہے اور میں ان پر خرچ کروں گا جن پر رسول اللہ ﷺ خرچ کرتے رہے۔

۵۱۱۔ دیکھئے حدیث نمبر ۵۲۱

۵۱۲۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُرْسِلَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ وَرَثَتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْ أَهْلُهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَهْلُهُ، قَالَتْ: فَأَيْنَ سَهْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طَعْمَةً ثُمَّ قَبِضَهُ جَعَلَهُ لِلَّذِي يَقُومُ مِنْ بَعْدِهِ، فَرَأَيْتُ أَنْ أُرَدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَتْ: فَأَنْتَ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمُ -

(۵۱۰) اخرجه الترمذی فی ۲۲- کتاب السیر، ۴۴ باب ما جاء فی ترکتہ رسول اللہ ﷺ

(۵۱۱) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۴/۱ میمنہ، و برقم۔ شاکر، واسنادہ صحیح۔

(۵۱۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱۰/۱ (میمنہ)

حدیث نمبر ۵۱۲:

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک قاصد کے ذریعے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے اہل خانہ ہی آپ کے وارث ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ کا حصہ کہاں ہے؟ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب اللہ اپنے نبی کو کوئی چیز کھلاتا ہے پھر انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے تو اس کا انتظام واہتمام نبی کریم ﷺ کے جانے کے بعد خلیفہ وقت کے ہاتھ میں ہوتا ہے پس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مال کو مسلمانوں میں تقسیم کر دوں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا آپ اسے زیادہ جانتے ہیں۔

۵۱۳۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، بِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكَْنَا صَدَقَةً، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَا جَرَّتُهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ، قَالَ: وَعَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قَالَ: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ - وَصَدَقْتُهُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذَلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَرَكَتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أُزِيغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ - فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ - وَأَمَّا خَيْبَرَ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ لِحَقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمَرَ هُمَا إِلَى مَنْ وُلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ -

حدیث نمبر ۵۱۳:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ ترکہ جو اللہ نے انہیں فی حق کے طور پر عطاء کیا اس کی وارثت تقسیم کر دیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے (انبیاء کرام کے) مال کا کائی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر غصہ آیا اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کرنا چھوڑ دی حتیٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے اپنے حصے کا مطالبہ کر رہی تھیں جو خیر و فدک اور مدینہ کے صدقات سے تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس مطالبے کو پورا کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ جو کام نبی ﷺ کرتے تھے میں وہ نہیں چھوڑ سکتا میں اسی طرح کام کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے کیونکہ مجھے خوف ہے اگر میں نے آپ ﷺ کے کسی طریقے کو چھوڑ دیا تو میں بہک جاؤں گا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقات مدینہ کا انتظام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے جبکہ خیر اور فدک کی زمینیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس رکھیں اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہے اور انکا استعمال پیش آنے والے حقوق اور مشکلات میں ہوگا اور اسکی ذمہ داری وہی سنبھالے گا جو خلیفہ وقت ہوگا۔ تو آج تک یہ اسی طرح ہے۔

۱۸۔ خَصُّوْصَتَهَا لِأَبِي بَكْرٍ

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہونا

۵۱۴۔ مکرر ۵۰۵

۵۱۵۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتِيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُمَا جِيئْتِيذِ يَطْلُبَانِ أَرْضِيهِمَا مِنْ فَدَكٍ، وَسَهُمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ

(۵۱۵) اخرجه البخاری فی کتاب الفرائض، باب قول النبی (ﷺ) لا نورث ماتر کنا صدقة: ۱۸۵/۸

لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَا نُورُثُ مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَا كُلَّ  
 آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ  
 فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ: فَلَمْ تُكَلِّمَهُ حَتَّى مَاتَتْ.  
 حدیث نمبر ۵۱۵:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما حضرت  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنا حصہ لینے کے لیے حاضر ہوئے اور وہ دونوں فدک کی  
 زمین اور خیبر سے اپنا حصہ مانگنے لگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
 فرماتے سنا کہ ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے بیشک آل محمد اسی  
 مال سے کھائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں نہیں چھوڑوں گا کوئی کام میں ویسے ہی کروں گا جیسے  
 رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلی گئیں انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کوئی  
 بات نہ کی حتیٰ کہ وہ وفات پا گئی۔

۵۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أُرْسِلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
 الصُّدِّيقِ تَسْأَلُهُ بِمِيرَاثِهَا، مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ، وَمَا  
 بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورُثُ مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً -  
 إِنَّمَا يَا كُلَّ آلِ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ - وَإِنِّي، وَاللَّهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ، عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا عَمَلَنَّ فِيهَا،  
 بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيَّ فَاطِمَةَ شَيْئًا - فَوَجَدْتُ فَاطِمَةَ  
 عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ - قَالَ: فَهَجَرَتْهُ - فَلَمْ تُكَلِّمَهُ حَتَّى تُوَفِّيَتْ - فَلَمَّا تُوَفِّيَتْ  
 دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ - وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ -

(۵۱۶) اخرجه مسلم في ۳۲ كتاب الجهاد والسير (۱۶) ح ۵۲ ص ۱۳۸۰

وَكَانَ لِعَلِيِّ بْنِ النَّاسِ وَجْهَةً، حَيَاةَ فَاطِمَةَ - فَلَمَّا تُوْفِيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيُّ وَجُوهَ النَّاسِ -  
 فَالْتَمَسَ مَصَالِحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ - وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ - فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
 -: أَنْ اثْبِنَا - وَلَا يَا تَيْنَا مَعَكَ أَحَدٌ (كَرَاهِيَةَ مُحَضَّرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ) فَقَالَ عُمَرُ، لِأَبِي  
 بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحَدِّكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا عَسَا هُمْ أَنْ يَفْعَلُوا بِي - إِنْ  
 وَاللَّهِ لَا تَيْنُهُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ - فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ  
 عَرَفْنَا، يَا أَبَا بَكْرٍ! فَضِيلَتَكَ وَمَا أُعْطَاكَ اللَّهُ، وَلَمْ نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سِوَا قَدِ اللَّهِ  
 إِلَيْكَ - وَلَكِنَّكَ اسْتَبَدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ - وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ - فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِي  
 نَفْسِي بِيَدِهِ! الْقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصِلَ مِنْ قَرَابَتِي، وَأَمَّا الَّذِي شَجَرَ  
 بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ، فَإِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ - وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ - فَقَالَ عَلِيُّ لِأَبِي بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ،  
 فَلَمَّا صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ - رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ - فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلَّفَهُ  
 عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَدَرَ إِلَيْهِ - ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ  
 حَقَّ أَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ - وَلَا انْكَارًا لِلَّذِي  
 فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ، وَلَكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا، فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا بِهِ - فَوَجَدْنَا فِي  
 أَنْفُسِنَا فَسْرًا ذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ - وَقَالُوا: أَصَبَتْ، فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ  
 رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوفَ -

حدیث نمبر ۵۱۶:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے  
 حضرت ابو بکر کی طرف قاصد بھیج کر نبی اکرم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ نے آپ ﷺ کو مدینہ



اور فدک میں مال فنی دیا اور جو خیبر کے خمس سے بچا ہوا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم (انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے لہذا آل محمد اسی مال سے کھاتی رہے گی اور خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس طرح وہ مال خرچ ہوتا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور میں ان اموال میں اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تصرف کیا کرتے تھے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت فاطمہ اس بات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں اور حضرت ابو بکر سے بات نہ کی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفن کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر بھی نہ دی اور سیدہ کی نماز جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگوں کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ میلان تھا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے رویے میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کرنا چاہی اس عرصہ میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور آپ کے ساتھ ہمارے ہاں اور کوئی نہ آئے (کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اللہ کی قسم آپ ان کے ہاں تنہا مت جائیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ان سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ کوئی برا سلوک کریں گے بخدا میں ان کے ہاں ضرور جاؤں گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا اے ابو بکر ہم آپ کی فضیلت کو پہچانتے ہیں اور اللہ نے آپ کو جو مرتبہ عطاء کیا ہے اس کو بھی اور اللہ نے جو آپ کو خلافت عطاء کی اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (ہم سے مشورہ نہیں کیا) حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی بناء پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے پھر وہ اس معاملے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہیں حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر حضرت ابو بکر

نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مجھے اپنے قرابت داروں سے زیادہ عزیز ہیں اور جن اموال کی بناء پر میرے اور تمہارے درمیان ناچا کی پیدا ہوئی ہے میں نے ان میں سے کسی حق کو ترک نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی اس مال کو خرچ کرتے تھے میں اس میں کوئی کمی نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا آج دو پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے پس جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر تشریف لائے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ بیان کیا اور بیعت میں تاخیر کرنے کا عذر بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ سے بیان کر چکے تھے پھر آپ نے استغفار کی پھر حضرت علی نے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت بیان کی اور کہا کہ انکو حضرت ابو بکر نے خلاف خلافت میں نہ تو کوئی رغبت تھی اور نہ ہی جو اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے اس کے انکاری تھے لیکن ہم سمجھتے تھے کہ اس حکومت میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے اور ہم سے مشورہ لیے بغیر یہ سب کچھ ہوا اس وجہ سے ہمیں تکلیف پہنچی تو مسلمان اس بات سے خوش ہو گئے اور انہوں نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اس اچھے کام کی طرف لوٹے تو لوگ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف مائل ہو گئے۔

۵۱۷۔ مکرر ۵۱۰، ۵۱۱

۵۱۸۔ مکرر ۲۱۳

۵۱۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا بِمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورِثُ، مَا تَرَ كُنَّا صَدَقَةً۔ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ۔

حدیث نمبر ۵۱۹:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

(۵۱۹) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۲۸/۸

نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے میراث کی تقسیم کے بارے سوال کیا رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے جو اللہ نے آپ کو فی سبیل اللہ کے طور پر عطا کیا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غصے میں آگئیں، آپ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔

۵۲۰۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى فَاطِمَةَ حِينَ مَرَّ ضَتْ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عَلِيٌّ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْبَابِ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذِنِي لَهُ۔ قَالَتْ: وَذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ فَدَخَلَ عَلَيْهَا وَاعْتَذَرَ إِلَيْهَا وَكَلَّمَهَا فَرَضِيَتْ عَنْهُ۔  
حدیث نمبر ۵۲۰:

حضرت عامر بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مرض وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے جب اجازت چاہی تو حضرت علی نے کہا کہ ابو بکر دروازے پر ہیں اگر آپ چاہیں تو انہیں اجازت دیدیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں؛ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ سے معذرت کی اور ان سے بات کی تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو گئیں۔

(۱۹)

## خَصُومَتُهَا لِعَمْرٍ

خاتون جنت کا حضرت عمر سے جھگڑنا

۵۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنِّي لَا أُوْرِثُ، قَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَكَلِمُكُمَا أَبَدًا،

(۵۲۰) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۲۷/۸

(۵۲۱) اخرجه الترمذی فی ۲۲- کتاب السیر، ۴۴، ح ۱۶۰۹، ۱۵۷/۴-۱۵۸-

فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا۔

حدیث نمبر ۵۲۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اور حضرت عمر کے پاس رسول اللہ ﷺ کی وارثت سے اپنا حصہ مانگنے کیلئے آئیں تو انہوں نے جواب دیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں نے کوئی وارثت نہیں چھوڑی تو سیدہ فاطمہ نے فرمایا میں تم دونوں سے کبھی (اس مسئلہ میں) بات نہیں کروں گی چنانچہ آپ کا وصال ہو گیا لیکن آپ نے ان سے کوئی بات نہ کی۔

(۲۰)

شُكُوَاهَا مِنْ مُعَامَلَةِ عَلِيٍّ

حضرت علی کے معاملہ پر شکایت کرنا

۵۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ فِي عَلِيٍّ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ شِدَّةً، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا شُكُونَكَ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ فَإِنْ طَلَقْتُ وَأَنْطَلَقَ عَلِيٌّ بِأَثَرِهَا۔ فَقَالَ حَيْثُ يَسْمَعُ كَلَامَهَا، فَشَكَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ غِلْظَ عَلِيٍّ وَشِدَّةَ تَبِ عَلَيْهِا، فَقَالَ: يَا بِنْتِ اسْمِعِي وَأَسْتَمِعِي وَأَعْقِلِي، إِنَّهُ لَا أَمْرَةَ بِأَمْرَةٍ لَا تَأْتِي هَوَى زَوْجِهَا وَهُوَ سَاكِتٌ۔ قَالَ عَلِيٌّ: فَكَفَفْتُ عَمَّا كُنْتُ أَصْنَعُ وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا آتِي شَيْئًا تَكْرَهِيَنَّهُ أَبَدًا۔

حدیث نمبر ۵۲۲:

حضرت عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی تو انہوں نے کہا لہذا میں ضرور اس بات کی شکایت خدمت رسول میں پیش کروں گی چنانچہ وہ حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور حضرت علی بھی چپکے سے ان کے پیچھے چلے آئے اور ایک جانب میں کھڑے ہو کر ان کی گفتگو سننے لگے حضرت فاطمہ نے علی کی شدت اور سخت رویہ کی شکایت حضور کی خدمت میں

(۵۲۲) اخر جہ ابن سعد فی الطبقات الكبرى ۸ / ۲۶۔

پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹی بات سن کر غور کیا کرو اور سمجھا کرو۔ کوئی ایسی عورت نہیں جو اپنے شوہر کی خواہش پر اترتی ہو۔ حضرت علی خاموشی سے سنتے رہے آپ فرماتے ہیں پھر میں نے سختی کرنے سے اپنا ہاتھ روک لیا اور دل میں سوچ لیا کہ میں کبھی بھی کوئی ایسا کام یا بات نہیں کروں گا جو آپ کو ناپسند ہو۔

(۲۱)

### صَشِي النَّبِيِّ (ﷺ) بَيْنَهُمَا الصُّلْحَ

حضور ﷺ کا حضرت علی وفاطمہ کے مابین صلح کروانے کیلئے تشریف لانا

۵۲۳۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كَلَامٌ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ فَالْقَى لَهُ مِثَالًا فَاضْطَجَعَ عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاضْطَجَعَتْ مِنْ جَانِبِ، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَاضْطَجَعَ مِنْ جَانِبِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ بِيَدِ عَلِيٍّ فَوَضَعَهَا عَلَى سُرْتِهِ، وَأَخَذَ بِيَدِ فَاطِمَةَ فَوَضَعَهَا عَلَى سُرْتِهِ وَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَصْلَحَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ خَرَجَ - قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: دَخَلْتَ وَأَنْتَ عَلَى حَالٍ وَخَرَجْتَ وَنَحْنُ نَرَى الْبِشْرَفِي وَجْهَكَ - فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ أَصْلَحْتُ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَيَّ؟

حدیث نمبر ۵۲۳:

حضرت حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فاطمہ کے درمیان کوئی بات ہو گئی پس رسول اللہ ﷺ آئے، آپ کے لیے چٹائی بچھائی آپ اس پر چارزانوں ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو وہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ ایک طرف بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنی ناف مبارک پر رکھ لیا اور حضرت فاطمہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بھی اپنی ناف مبارک پر رکھ لیا اور اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان دونوں کی صلح ہو گئی پھر آپ تشریف لے گئے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے کہا گیا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی حالت

اور تھی اور جب آپ جا رہے ہیں تو ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس بات نے روکے رکھا کہ میں اپنے دونوں محبوب بندوں کے درمیان صلح کرادوں۔

(۲۲) اولادہا

آپ کی اولاد پاک

۵۲۳۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيِّ: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأُمَّ كَلْثُومَ

، وَزَيْنَبَ بِنْتَ عَلِيٍّ۔

حدیث نمبر ۵۲۳:

محمد بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب بنت علی ہیں۔

(۲۳) وفاتہا

وفات سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

۵۲۵۔ عَنْ سَلْمَى قَالَتْ: مَرَضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَنَا، فَلَمَّا كَانَ

الْيَوْمَ الَّذِي تُوُفِّيَتْ فِيهِ خَرَجَ عَلِيٌّ، قَالَتْ لِي: يَا أُمَّهُ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ

لَهَا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ۔ ثُمَّ قَالَتْ: اثْبَتِي بِيَا بِي الْجُدِدِ۔

فَاتَيْتُهَا بِهَا فَلَبَسْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ: اجْعَلِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ۔ فَجَعَلْتُهُ فَاضْطَجَعْتُ

عَلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ قَالَتْ لِي: يَا أُمَّهُ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ السَّاعَةِ وَقَدْ اغْتَسَلْتُ فَلَا

يَكْشِفُنِي لِي كِتْفًا۔ قَالَتْ: فَمَا تَتُّ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا يَكْشِفُ لَهَا

أَحَدٌ كِتْفًا۔ فَاحْتَمَلَهَا فَدَفَنَهَا بِغُسْلِهَا ذَلِكَ۔

حدیث نمبر ۵۲۵:

حضرت سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس بیمار ہو گئیں جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تھے (حضرت سلمی کہتی ہیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا کہ اے امی جان میرے لیے غسل کا اہتمام کیجئے پس میں نے غسل کا اہتمام کیا پس آپ نے اچھی طرح غسل کیا جیسے کہ آپ پہلے کرتی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے میرے نئے کپڑے دیتجئے میں نے دے دیئے آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہن لیا پھر فرمایا میرا بچھونا گھر کے درمیان میں بچھا دو (حضرت سلمی کہتی ہیں) میں نے بچھا دیا پس آپ اس پر بیٹھ گئیں اور قبلہ شریف کی طرف منہ کر کیا پھر مجھے فرمایا اے امی جان تھوڑی دیر بعد وفات ہو جائیگی تحقیق میں نے غسل کر لیا ہے پس ہرگز مجھے برہنہ نہ کیا جائے حضرت سلمی کہتی ہیں پھر آپ وفات پا گئیں پس حضرت علی آئے تو میں نے انکو بتایا پس آپ نے فرمایا اللہ کی قسم کوئی آپکو برہنہ نہیں کریگا پس آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا اور اسی غسل کے ساتھ ان کو دفن کر دیا۔

۵۲۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ غَسَلَ فَاطِمَةَ۔

حدیث نمبر ۵۲۶:

محمد بن موسی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ کو غسل دیا۔

(۲۴) دفنہا

مدفن فاطمہ سلام اللہ علیہا

۵۲۷۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ، ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ۔

حدیث نمبر ۵۲۷:

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بعد 3 ماہ زندہ رہیں۔

(۵۲۶) اخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى ۲۸/۸۔

(۵۲۷) الی (۵۳۸) طبقات ابن سعد ۲۸/۸-۳۰۔

۵۲۸ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ

حدیث نمبر ۵۲۸:

حضرت ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ 6 ماہ زندہ رہیں۔

۵۲۹: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ تُوْفِيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ۔

حدیث نمبر ۵۲۹:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی ﷺ کے 6 ماہ

بعد ہوئی۔

۵۳۰۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الثَّبْتُ عِنْدَنَا: وَتُوْفِيَتْ لَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ لِثَلَاثِ

خَلْوَنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً أَوْ نَحْوَهَا۔

حدیث نمبر ۵۳۰:

محمد بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ماہ رمضان کے اوائل میں ۱۱ ہجری کو سیدہ کائنات کا وصال ہوا

اور تب ان کی عمر ۲۹ سال یا اس کے قریب قریب تھی۔

۵۳۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَاطِمَةُ أَوْلُ مَنْ جُعِلَ لَهَا النَّعْشُ، عَمِلَتْهُ لَهَا أَسْمَاءُ

بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَكَانَتْ قَدْ رَأَتْهُ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ۔

حدیث نمبر ۵۳۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ وہ پہلی خاتون ہیں جن کے لیے

تابوت بنایا گیا وہ تابوت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے آپ کے لیے بنایا اور حضرت اسماء بنت عمیس نے یہ

تابوت سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا۔

۵۳۲۔ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ: صَلَّى الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهَا هُوَ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ۔



حدیث نمبر ۵۳۲:

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن بیان کرتی ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ (یعنی حضرت عباس) حضرت علی اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم آپ کی قبر میں اترے۔

۵۳۳۔ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى عَلَيَّ فَاطِمَةَ۔

حدیث نمبر ۵۳۳:

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے سیدہ فاطمہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۵۳۴۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلًا، وَدَفَنَهَا عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۵۳۴:

زہری کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ کورات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت علی نے دفن کیا۔

۵۳۵۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: دُفِنَتْ فَاطِمَةُ لَيْلًا، دَفَنَهَا عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۵۳۵:

ابن شہاب کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ کورات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت علی نے دفن کیا۔

۵۳۶۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ عَلِيًّا دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلًا۔

حدیث نمبر ۵۳۶:

عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو حضرت علی رات کے وقت دفن کیا۔

۵۳۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَتَى دَفَنْتُمْ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَ:

دَفْنَاَهَا بَلِيلٍ بَعْدَ هُدَاةٍ۔ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا؟ قَالَ عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۵۳۷:

علی بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے سیدہ فاطمہ کو کب دفن کیا

آپ نے جواب دیارات کے وقت اندھیر پ چھا جانے کے بعد، پھر میں نے پوچھا کہ جنازہ کس نے پڑھایا؟  
فرمایا: علی نے۔

۵۳۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: دُفِنْتُ فَاطِمَةَ فِي زَاوِيَةِ دَارِ عَقِيلٍ بِمَا يَلِي دَارَ الْجُحُشِيِّينَ مُسْتَقْبِلَ خَرَجَةِ بَنِي نَبِيٍّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بِالْبَقِيعِ وَبَيْنَ قَبْرِهَا وَبَيْنَ الطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرَعٍ۔  
حدیث نمبر ۵۳۸:

عبدالرحمن بن ابی الموالی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو جنت البقیع میں زاویہ دار عقیل میں دفن کیا گیا جو بنو نبیہ کے دروازے کے سامنے دار الحشمین کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ آپ کی قبر اور راستے کے درمیان تقریباً سات گز کا فاصلہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ۝

تم الكتاب بحمد الله

## جريدة المراجع

صحیح البخاری ۹ اجزاء طبعة دار الشعب القاهرة۔

صحیح مسلم ۵ اجزاء طبعة محمد فؤاد عبد الباقي۔ دار احیاء الكتب

العربية۔ عیسی الحلبي۔ القاهرة۔

سنن ابی داود۔

سنن الترمذی ۵ اجزاء طبعة مصطفى البابی الحلبي حقق اجزاءها الشيخ

شاكر، وعبد الباقي، و ابراهيم عطوه عوض۔

سنن ابن ماجه جزآن طبعة محمد فؤاد عبد الباقي۔ دار احیاء الكتاب

العربية۔ عیسی البابی الحلبي القاهرة۔

سنن الدارمی جزآن بتخریج: عبد الله هاشم ط القاهرة۔ موطا مالك۔ طبعة

المجلس الاعلی للثئون الاسلامیة بالقاهرة۔ طبقات ابن سعد ۹ اجزاء ط۔ دار

صادر۔ بیروت۔

مسند احمد بن حنبل ۶ مجلدات۔ میمنیة۔

مسند احمد بن حنبل ۸ اجزاء ط۔ دار المعارف تحقیق الشيخ احمد

شاكر۔

مسند ابوداود الطیالسی۔

سیرة ابن هشام ط۔ مصطفى البابی الحلبي۔

مغازی الواقدی ط۔ د۔ مارسدن جونس ط۔ المعارف ۳ اجزاء

مجمع الزوائد للهيثمی ۱۰ اجزاء ط۔ القدسی۔ القاهرة۔

مفتاح كنوز السنة : نقله للعربية: محمد فتواد عبد الباقي -

الطب النبوي تحقيق الدكتور عبد المعطي امين قلعجي - ط - دار

الشعب - القاهرة -

المجرو وحين لا بن حبان - دار الوعي - حلب -

الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعية للشوكانى -

الثولوب والمرجان فيما اتفق عليه الشيخان -

المغرب في ترتيب المعرب للمطرزى ط - الهند -

المعجم المفهرس لافاظ الحديث ٤ مجلدات - مسند زيد بن عل ط -

المنار ١٩٢٠م بمصر -

عائشة والسياسة: سعيد الافغانى -

تعجيل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعة ط - الهند -

مقاتل الطالبين للاصفهانى تحقيق السيد احمد صقر - القاهرة (١٩٢٩)



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ إِلِكِ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

# پیردہ عظمت کا نشان

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کراچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

ملک کے مشہور نقباء حضرات کی فرمائش  
پر لکھی جانے والی منفرد پنجابی کتاب

# ۱۲ پنجابی تقریریں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کراچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

خواتین کی محفل

درس قرآن

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کرچشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

الضَّلوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَىٰ إِلِكْ وَأَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

خواتین کی محفل

درس قرآن

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کراچی

ناشر

مکتبہ زین العابدین



الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَعَلَيْكَ وَالْكَرَامَاتُ يَا سَيِّدِي يَا حَبِيبَ اللَّهِ

# خواتین کی محفل

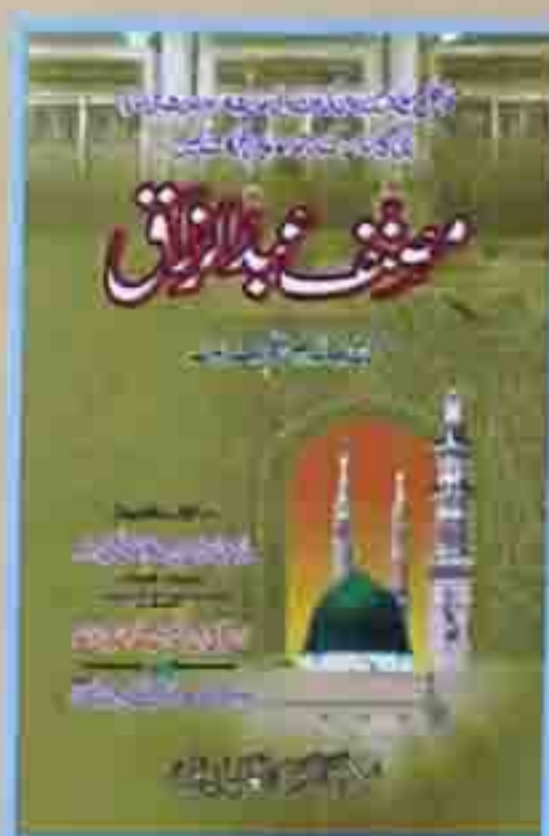
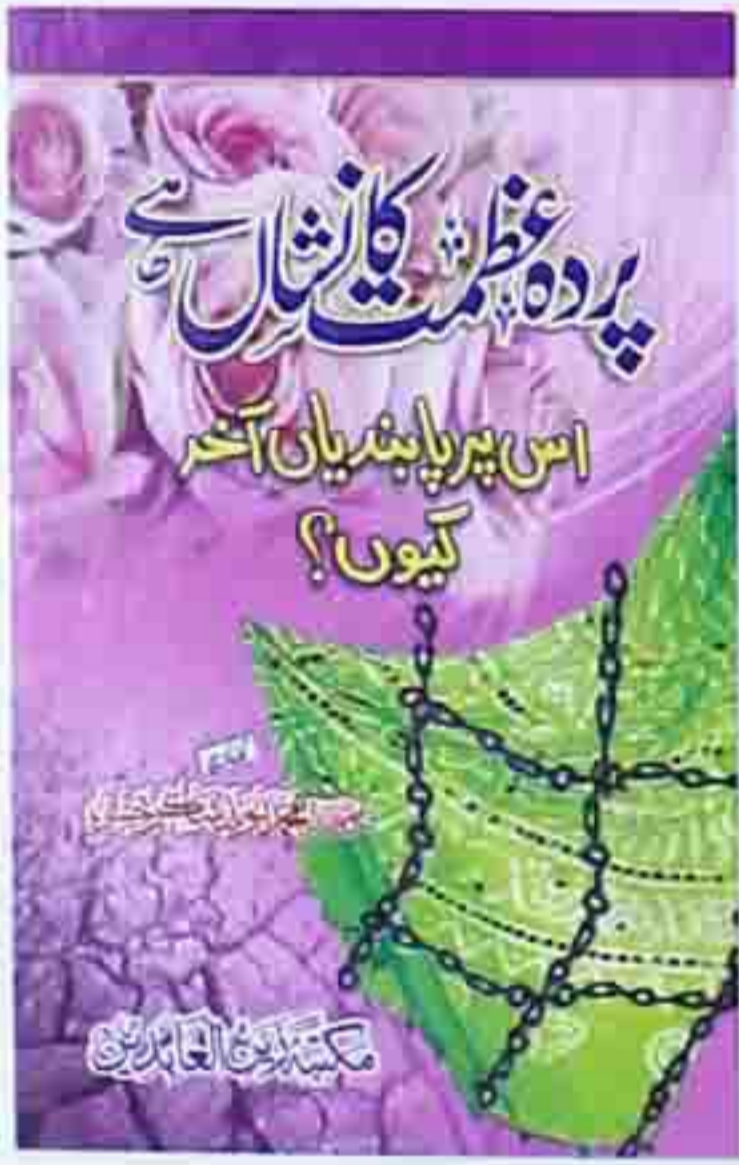
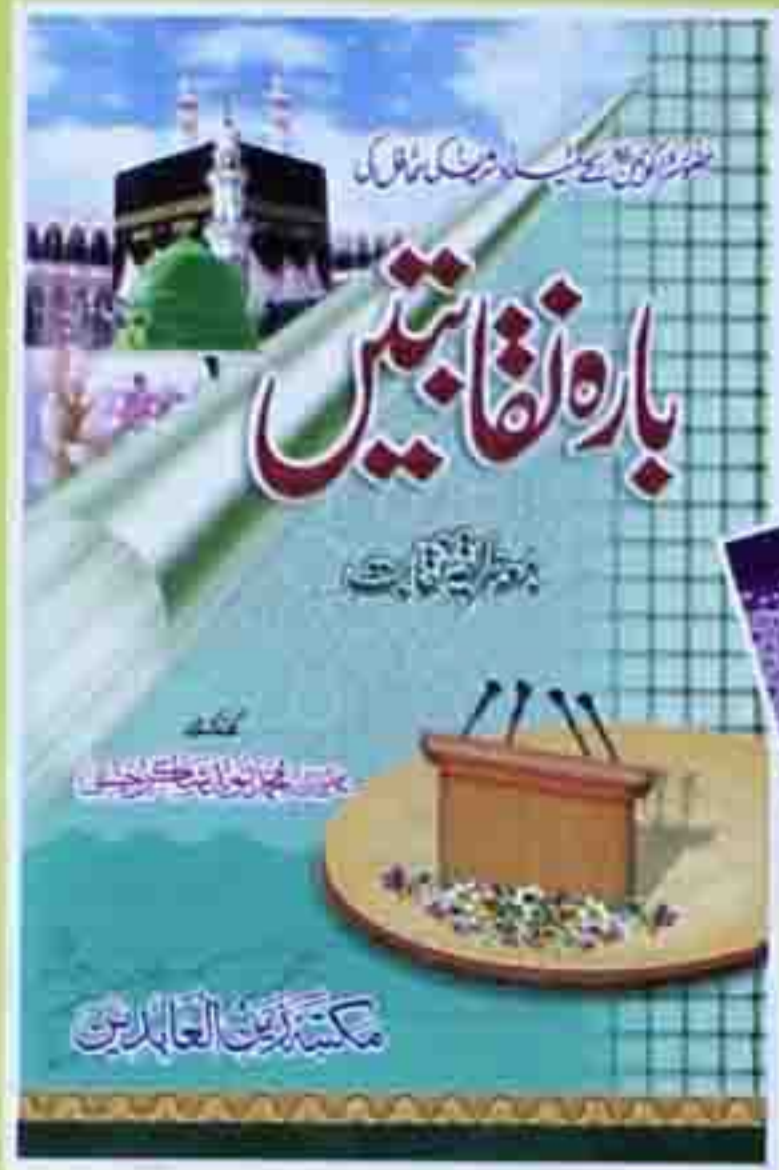
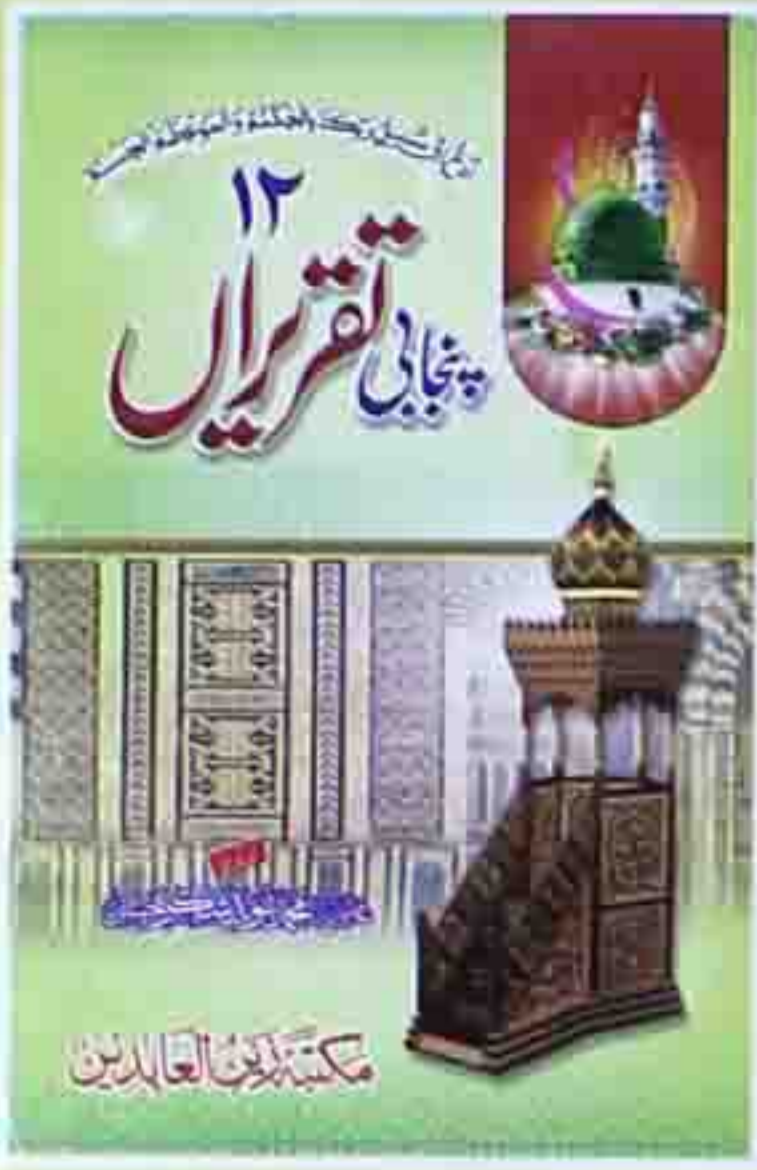
## درس حدیث

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاہ کرچشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین



نزد شالیما رگاردن  
 باغبان پورہ لاہور  
 0332-4300213  
 0315-4300213

**مکتبہ ذریعہ العابدین**